فوٹوگرافی کا جواز؟

www.KitaboSunnat.com

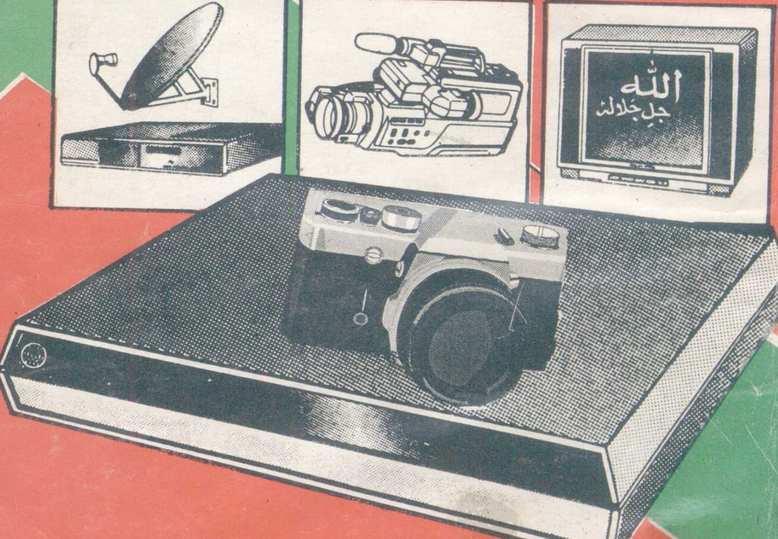

مرتب:

رانا محمد شفیق خان پسروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

موجودہ حالات میں دین و ملکی مصالح کے لئے

فوٹوگرافی

مولانا ابوالکلام آزاد، علامہ یوسف قرضاوی

[illegible]، عبدالرحمٰن عبدالخالق کویتی

www.KitaboSunnat.com

مرتب :۔

رانا محمد شفیق خان پسروری

ناشر:۔ الفلاح پبلی کیشنز چینیاں والی لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

ملنے کا پتہ

1۔ مکتبہ اہل حدیث پسرور ضلع سیالکوٹ فون 2395/3600

2۔ میاں انٹرپرائزز الفضل مارکیٹ' اردو بازار' لاہور۔ فون 7120207

3۔ دفتر جماعت مجاہدین چھوٹی سول لائن گوجرانوالہ فون 252952

4۔ حافظ محمد شفیق صاحب یوسف دھانیجی' البراہہ روڈنزد عید گاہ' مصعب بلڈنگ ڈیرہ دبئ پوسٹ بکس نمبر 55864 فون 721445

5۔ سبحانی اکیڈمی' اردو بازار لاہور

یونیورسل کمپیوٹرز' 31 الف شمع پلازہ۔ لاہور فون 7 583838

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فوٹوگرافی ۔ ضرورت و اہمیت؟

اور علماء کے خیالات!

ابلاغیات میں فوٹوگرافی کی اہمیت اور اثر اندازی و اثر انگیزی سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا مشہور مقولہ ہے کہ "پانچ ہزار الفاظ اتنے موثر نہیں ہوتے جتنی ایک تصویر ہو سکتی ہے" خبریت کے ثبوت کے لیے تصویر جو کردار ادا کرتی ہے وہ الفاظ کے مقابل کہیں زیادہ ہوتا ہے کسی چیز یا واقعہ کو ثابت کرنے کے لئے بڑی سے بڑی کتاب زیادہ سے زیادہ "علم الیقین" تک مفید ہوتی ہے مگر تصویر "عین الیقین" تک پہنچاتی ہے۔ (ایسے میں فوٹوگرافی کی نسبت سے ٹی وی' ویڈیو کیمرے اور سیٹلائٹ زیادہ کارگر اور موثر ہوتے ہیں)۔ بلکہ حق الیقین تک۔

بعض باتیں یا چیزیں پڑھنے' سننے یا بولنے سے واضح نہیں ہوتیں مگر دیکھنے سے خوب سمجھی جاتی ہیں چنانچہ آجکل علمی میدان میں تصویر ویڈیو اور ٹی وی سے خوب کام لیا جارہا ہے بڑے بڑے ادارے ویڈیو فلموں کے ذریعے اشیاء کے علم کو واضح کر رہے ہیں خود ہمارے دینی اداروں میں باتصویر "منجد" اور لغت کی کتب فائدہ مند سمجھی جاتی ہیں (میں نے کراچی کے بوہری اور آغا خانی تعلیمی اداروں میں ہر طالب علم کے لیے لازمی ویڈیو ٹی وی دیکھا ہے) سائنسی علوم میں بالخصوص میڈیکل' سرجیکل (طبی' طبیعاتی) شعبوں میں اس سے خوب استفادہ کیا جارہا ہے۔ اسطرح ڈسکوری چینل بھی اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اور قدرت کی صناعی کو واضح کر کے "سبحان اللہ" پکارنے پر مجبور کر رہے ہیں۔

بعض اوقات ایک چیز سرسری دیکھی ہوئی ذہن سے محو بھی ہو جاتی ہے مگر تصویر اسکے کئی ایک پہلو بھی سامنے لے آتی ہے میچ کے دوران وہ کچھ نظر نہیں آتا جو ٹی وی سکرین پر ری پلے میں دکھائی دے جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج کے حوالے سے ایک ایسی بات ہمارے سامنے آتی ہے جو ہماری مندرجہ بات کو واضح کرتی ہے بلکہ تصویر کی اثر اندازی و افادیت کو بھی سامنے رکھتی ہے یعنی جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو سفر معراج و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسراء کا واقعہ سنایا تو انہوں نے اعتراضات کیے' ایسے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی نشانیاں دریافت کیں تو بقول آپ ؐ کے "اللہ نے بیت المقدس کو میرے سامنے واضح کردیا وہ جو سوال کرتے میں وہاں سے دیکھ کر ان کو بتلاتا جاتا" __________ حالانکہ آپ بیت المقدس میں امامت بھی کروا چکے تھے مگر کفار مکہ کے سوالات کے جوابات کیلئے اللہ تعالی کے بیت المقدس کو واضح کرنے کی افادیت اپنی جگہ ہے۔ ایسے ہی سیٹلائٹ' ٹی وی اور فوٹوگرافی کی بھی ایک اہمیت ہے اور اس اہمیت کے پیش نظر تعلیمی صحافتی اور نظریاتی طور پر اسکو خوب استعمال کیا جارہا ہے اور اسکی افادیت اور اثر اندازی و اثر انگیزی سے فائدے اٹھائے جارہے ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے نظریاتی یا دیگر اثرات ذہنوں پر مرتب کرنے ہوتے ہیں وہ فوٹوگرافی' سیٹلائٹ' ٹی وی اور میڈیا کے دوسرے ذرائع کو خوب استعمال کر رہے ہیں اور اچھے نظریات والوں نے ان موثر ذرائع ابلاغ کو اپنے لیے شجر ممنوعہ سمجھ رکھا ہے۔ میڈیا کے انسانی زندگی پر جو اثرات مرتب ہورہے ہیں اس سے کون انکار کر سکتا ہے پروپیگنڈے کے اس دور میں ذھن سازی کیلئے میڈیا کا خوب استعمال ہورہا ہے اس کے ذریعے 'جہل کا نام خرد رکھ دیا' خرد کا نام جہل' کچھ کا کچھ کیا جارہا ہے۔ میڈیا کے استعمال سے نظریات کو فروغ بھی ملتا ہے اور استحکام بھی' آج ذرائع ابلاغ سے حکومت سیاسی ادارے جس طرح ذھن سازی کا کام لے رہے ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں' بڑی بڑی دینی جماعتیں ان ذرائع کے استعمال کیلئے "لفافے" بھی استعمال کرتی ہیں (اور بعض اوقات بلکہ اکثر اپنے اداروں کے پروپیگنڈے کیلئے ان ذرائع ابلاغ میں جھوٹ ہی جھوٹ سے کام لیتے ہیں)۔

اس وقت سیٹلائٹ مکمل طور پر یہود اور نصاری کے قبضے میں ہے ڈش کے تمام چینل یہود اور نصاری کی ملکیت ہیں اور پاکستان و اسلامی ممالک میں ھنود کے توسط سے یا براہ راست پہنچتے ہیں (پاکستان میں بھارت کے ذریعے) چنانچہ وہ اپنے نظریات کو تفریح کے پردے میں مسلم امت میں نہ صرف عام کر رہے ہیں بلکہ راسخ کر رہے ہیں ہمارے مسلمان کہلانے والے گھروں میں غیر مسلم نظریات اس طرح عام ہو چکے ہیں کہ اسلامی تعلیمات بھی نہ ہوں گی اور یہ الیکٹرانک میڈیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے غیر مسلم کے استعمال کی وجہ سے ہے ایک واقعہ ایک صاحب نے بتلایا کہ اس کی والدہ فوت ہوگئیں تو ان کے بچے نے ان سے دریافت کیا "ڈیڈی دادی کی چتا کو آگ کون لگائے گا؟" یعنی مسلمان کے اس بچے کو معلوم نہ تھا کہ مسلمان کے مردوں سے کیا سلوک ہوتا ہے؟ انہوں نے تو ٹی وی پر ھندوؤں کو دیکھا تھا جو اپنے مردے جلاتے ہیں یا پھر شادی کے موقع پر نکاح کی جگہ "اگنی کے گرد چکر لگانے کی بات ہوتی ہے" یہ سب کچھ الیکٹرانک میڈیا کے غیر مسلم کے استعمال کی وجہ سے ہے اسی طرح اس سال پہلی دفعہ ۱۵ فروری کو پاکستان میں بڑے پیانے پر "عشق معشوقی کا دن' ویلنٹائن ڈے (VALENTINESDAY) منایا گیا اور مسلمانوں کی نوجوان اولاد سرعام حرامکاری کی بنیادیں استوار کرتی رہی ہے نیو ایئر' بسنت' سالگرہ اور غیر اسلامی رواج سات جنموں اور دیگر توھمات کی باتیں اور دیگر ان گنت باتیں صرف میڈیا کے اثرات کے باعث ہیں ۔اسلام دشمن عناصر الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے اھل اسلام کو فتح کرتے جارہے ہیں (آجکل جنگ جغرافیائی سرحدوں پر نہیں نظریاتی سرحدوں پر لڑی جارہی ہے) اندار گاندھی کی بہو سونیا گاندھی نے تو بھارتیوں کو خوشخبری سنائی تھی کہ "مبارک ہو ھندو نظریہ پاکستان کے گھر گھر میں پہنچ چکا ہے" ایسے میں ہم نے الیکٹرانک میڈیا کے اثرات کو استعمال کرنے کی بجائے شجر ممنوعہ سمجھ رکھا ہے کیا ٹی وی توڑنے سے اس کے استعمال میں کمی ہو جائے گی یا اس کے اثرات کو روکا جاسکتا ہے اور ہمارا اس طرح کا بیوقوفانہ عمل ایسی ایجادات کی راہ روک پائے گا؟

ایک طرف ہم آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں اور دوسری طرف سائنسی ایجادات میں ترقی ہوتی جارہی ہے کمپیوٹر سے اب انٹرنیٹ تک بات جاپہنچی ہے نہ معلوم مستقبل میں اور کیا کچھ آنا ہے ہمیں چاہیے کہ ان ایجادات کے ذریعے اپنے نظریات کو عام کریں تمام ذراع ابلاغ کو تبلیغ کے لیے استعمال کریں اور اس میدان میں بھی غیر مسلموں اور اسلام دشمنوں کا مقابلہ کر کے انہیں منہ توڑ جواب دیں اگر غیر حقیقی و غیر صحیح نظریات ذھن مسخر کررہے ہیں تو صحیح اور حقیقی نظریات کیوں راسخ نہیں ہوسکتے؟۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹی وی کے مذاکرات بودے غیر اسلامی افکار پر مشتمل ہوتے ہیں جو جاھل اور بھولے عوام کو گمراہ کر رہے ہیں اگر اس ذریعہ ابلاغ سے دین کی تبلیغ اور اسلامی تعلیم کا کام لیا جائے تو قومی سطح پر انقلاب واقع ہو سکتا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا سے تعلیمی و تربیتی کام بہترین اور مفید ہو سکتا ہے کئی باتیں پڑھنے اور سننے کے باوجود سمجھ میں نہیں آتیں، مگر دیکھنے پر واضح بھی ہوتی ہیں اور سمجھ میں بھی آجاتی ہیں مثلاً" نماز کا طریقہ 'وضو کا طریقہ (کئی فارغ التحصیل بھی صحیح نہیں کر سکتے) اس لیے علمی مشاہدہ ضروری ہے۔ اس ضمن میں تحریری مواد کے ساتھ ساتھ تصویری تعلیم بالخوص ویڈیو کے ذریعے عملی مشاہدہ کروانا ضروری اور بہت ضروری ہے۔ رابطہ عالم اسلامی نے یورپ اور افریقہ میں مسلمان بچوں اور نو آموزوں کے لیے ویڈیو کیسٹیں تیار کروائی ہیں جو بہت موثر اور مفید ثابت ہوئی ہیں۔

اسی طرح یورپ و امریکہ اور افریقہ وغیرہ میں احمد دیدات کے مناظروں کی ویڈیو کیسٹیں بھی اسلام کی فتح اور عیسائیت کی شکست میں بہت فائدہ مند ثابت ہوئی ہیں۔

18 نومبر 1992ء کو امریکہ میں نو مسلم میلکم ایکس کی زندگی پر بننے والی فلم "X" نے نہ صرف امریکہ میں ٹاپ بزنس کیا بلکہ امریکہ میں اسلامی تحریک میں نہایت فائدہ مند ثابت ہوئی اور بے شمار غیر مسلم، مسلمان ہوئے۔

لاہور میں جماعت مجاھدین کے دفتر میں قرآن فاؤنڈیشن نے قرآنی تعلیم کا انتظام کیا ہے اسمیں انہوں نے مرد طلباء سے الگ خواتین کے لئے انتظام کر رکھا ہے ان خواتین کی تعلیم کے لئے ویڈیو کیمرے اور ٹی وی کو استعمال کیا جارہا ہے جو کہ فائدہ مند ہے۔

بہر حال تصویر اور الیکٹرانک میڈیا کی اہمیت اور اثر اندازی و اثر انگیزی سے قطعاً" انکار نہیں کیا جاسکتا' ہمارے علماء اس کو صرف "شرعی قباحت" کی وجہ سے شجر ممنوعہ بنائے ہوئے ہیں۔

موجودہ ملکی و ابلاغی ضروریات و مصالحہ کے پیش نظر علماء و شیوخ نے جو تصاویر کے جواز کا فتوی دیا ہے ان کے خیالات کو ہم درج ذیل تقسیم کے مطابق منقسم کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ علت ممانعت یا علت حرمت ختم ہو چکی ہے (یہ مولانا ابو الکلام آزاد کا فرمانا ہے) کہ تصویر تعظیم و شرک کے لیے بنتی تھی' جس کی وجہ سے اسکو منع کیا گیا جب یہ علت ختم ہو گئی تو تصویر کی بھی اجازت ہو گئی۔ (اس ضمن میں مولانا آزاد نے کئی مثالیں دی ہیں کہ جب علت ختم ہو جائے تو حکم بدل جاتا ہے)۔

جہاں تک تعظیم و شرک کا تعلق ہے تو یہ جائز چیزوں سے متعلق بھی ہو تو ناجائز ہو جاتی ہیں مثلاً "بیعت رضوان والے درخت کی تعظیم شروع ہوئی تو اسے کٹوانے کا حکم ہو گیا حالانکہ درخت تو شرع میں منع نہیں یہی صورت حال تصاویر کے بارے میں جو یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ قیامت کے دن روح داخل کرنے کا حکم دیں گے تو اس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ وہ تصاویر ہیں جو ان اشیاء کی ہیں جو مخلوق نہیں' مثلاً "ھما پرندہ ہے کہ جس کا کوئی وجود نہیں مگر نام اور شہرت بہت ہے یعنی معلوم الاسم معدوم الجسم ہے اس کی تصویر بنانا یا ھشت پہلو بلاؤں کی تصویریں یا ھندو دیوتاؤں کے کئی کئی سروں اور ہاتھوں والے وجود' یا دیگر اقوام کی دیوی دیوتاؤں کی تصاویر کہ جن کا وجود نہ تھا ان کی تصویر بنانا تو جو مخلوق ہی نہ تھے خالق فرمائیں گے کہ ان کو وجود دیا ہے تو اب روح بھی ڈالو۔

اسی حوالے سے علماء فرماتے ہیں کہ تصویر اللہ تعالی کی "صفت خالقیت" میں شرکت ہے حالانکہ ایسا نہیں ____ ورنہ علماء بتلائیں کہ وہ احادیث کے مطابق درختوں وغیرہ کی تصاویر کی اجازت دیتے ہیں کیا درخت اللہ تعالی کی مخلوق نہیں؟ اور کیا یہاں صفت خالقیت میں شرکت نہیں بنتی؟

پھر سائنس نے ثابت کر دیا ہے کہ درخت بھی ذی روح ہیں! ____ اسی طرح بعض لوگ فوٹو گرافی کے وقت منہ چھپا لیتے ہیں بقیہ وجود نہیں ____ کیا ذی روح کی ساری روح چہرے میں ہی ہوتی ہے باقی وجود ذی روح نہیں ہوتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں (بڑے بڑے علماء کا فتوی ہے) کہ جسد کے اتنے حصے کی تصویر جائز ہے جتنے کے کاٹنے سے آدمی ھلاک ہو جائے چنانچہ وہ اوپری وجود کی تصویر کی اجازت دیتے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تاکہ قیامت کے روز اللہ فرمائیں کہ اس میں روح ڈالو تو ہم کہیں کہ اتنے مین تو تو نے روح نہیں رکھی ہم کیا رکھیں! معاذ اللہ!)

مشرک کے حوالے سے تصویر سے بڑھ کر بت' اسٹیچو وغیرہ مہلک ہیں اگر تصویر شرک ہے تو اسٹیچو یا پتلا بالاولی شرک ہے جبکہ ہمیں احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عائشہ ؓ گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں اور بعد از رخصتی اللہ کے رسول کے گھر میں بھی انہوں نے ایک پردار گھوڑا بنا رکھا تھا جس کے متعلق آپ ؐ نے دریافت کیا کہ گھوڑے کے تو پر نہیں ہوتے تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ حضرت سلیمان کے گھوڑے کے پر تھے جس پر رسول اللہ مسکرا پڑے اس لیے کہ یہ تعظیم یا شرک کے لئے نہ تھے۔ حضرت عائشہ والی حدیث کے اصل الفاظ یوں ہیں کہ

"عن عائشہ قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوہ تبوک او حنین وفی سہو تہا ستر فہبت ریح فکشفت ناحیتہ الستر عن بنات لعائشتہ لعب فقال ما ھذا یا عائشتہ؟ قالت بناتی ورای بینھن فرسالہ جناحان من رقاع۔ فقال ما ھذا الذی اری وسطھن قالت فرس قال وما الذی علیہ؟ قالت جناحان قال فرس لہ جناحان؟ قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلا لھا جنحتہ قالت فضحک حتی رایت نواجذہ۔ (رواہ ابوداؤد قال البانی اسنادہ صحیح)(مشکواۃ کتاب النکاح باب عشرۃ النساء وما لکل وحدۃ من الحقوق الفصل الثانی)

باقی شرک کے متعلق تو حکم ہے کہ "ان قتلت او حرقت او قطعت" کہ قتل ہو جائے قیمہ قیمہ ہو جائے' جلا بھی دیا جائے تو بھی شرک نہیں کرنا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ عملی جواز سبھی مہیا کر رہے ہیں' کون ہے جس نے شناختی کارڈ' پاسپورٹ یا دیگر ضروریات کے لئے تصویر نہیں کھنچوائی۔ بلکہ بعض فوٹو کے سخت ترین مخالفین تو ان ممالک کے ویزے چاہت سے لیتے ہیں جن کے لئے قدم قدم پر تصویر کی ضرورت پڑتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ شرک تو کسی صورت جائز نہیں پھر تصویر جیسا شرک کیوں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعبہ سے جو تصاویر اللہ کے رسول ؐ نے اتروائی تھیں وہ وھی شرک و تعظیم سے وابستہ تھیں وہ اور دیگر پہلے انبیاء و رسل اور نیک لوگوں کی تھیں۔ بخاری شریف باب این رکزالنبی ؐ یوم الفتح میں حدیث ہے کہ "فتح کے دن آنحضرت ؐ نے کعبہ کے اندر ابراھیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کی تصویریں دیکھیں جن کے ہاتھوں میں پانسے تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ مشرکوں کو ھلاک کرے جنھوں نے یہ تصویریں بنائی ہیں ابراھیم و اسمٰعیل نے تو کبھی پانسے ہاتھ میں نہیں لیے (احسن التفاسیر جلد ۲ صفحہ ۲۵) گویا غصہ پانسو کے باعث اور شرک کے سبب تھا۔

2۔ تعارف اعراف یا پہچان کیلئے تصویر کو جائز کیا جائے۔ شناختی کارڈ یا سپورٹ ڈومی سائل (یا صحافت میں خبریت کیلئے) جواز ______ اس سلسلے میں بخاری شریف کے کتاب النکاح کے دو تین ابواب (باب نکاح الابکار اور باب النظر الی المراۃ قبل التزویج) کے حوالے سے حضرت عائشہ کی وہ حدیث نقل کی جاتی ہے کہ جس میں اللہ کے رسول نے فرمایا کہ میرے پاس مخمل میں لپٹی تصویر لائی گئی اور کہا گیا کہ اس کے ساتھ شادی ہوگی۔

یا پھر اسی ضمن میں تفسیر ابن کثیر جلد نمبر 2 صفحہ 251 سے 253 تک ایک لمبی روایت ہے جس میں انبیاء کی تصاویر بشمول رسول اللہ ؐ کا ذکر ہے۔ (تحت آیت فالذین آمنوا و عزرہ... نصروہ سورہ اعراف) آیت نمبر 157

و قال الحاکم صاحب المستدرک آخرنا محمد بن عبد اللہ ابن اسحاق البغوی حدثنا ابراھیم بن الھیثم البلدی حدثنا عبد العزیز بن مسلم بن ادریس حدثنا عبد اللہ بن ادریس عن شرحبیل بن مسلمتہ عن ابی امامتہ الباھلی عن ھشام بن العاص الاموی قال بعثت انا و رجل اخر الی ھرقل صاحب الروم ندعوہ الی الاسلام خحرجنا حتی قدمنا الغوطہ یعنی غوطہ دمشق فنزلنا علی جبلتہ ابن الایھم الغسانی فدخلنا علیہ فاذا ھو علی سریر لہ فارسل الینا برسولہ نکلمہ فقلنا و اللہ لا نکلم رسولا و انما بعثنا الی الملک فان اذن لنا کلمناہ والا لم نکلم الرسول فرجع الیہ الرسول فاخبرہ بذلک قال فاذن لنا فقال تکلمو افکلمہ ھشام بن العاص و دعاہ الی الاسلام فاذا علیہ ثیاب سود فقال لہ ھشام و ماھذہ التی علیک فقال لبستھا و حلفت ان لا انزعھا حتی اخرجکم من الشام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلنا و مجلسک ھذا و اللہ لناخذنہ منک و لناخذن ملک الملک الاعظم ان شاء اللہ اخبرنا بذلک نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال لستم بہم بل ھم قوم یصومون بالنہار ویقومون باللیل فکیف صومکم؟ فاخبرنا فملئی وجہہ سوادا فقال قوموا وبعث معنا رسولا الی الملک فخرجنا حتی اذا کنا قریبا من المدینۃ قال لنا الذی معنا ان دوابکم ھذہ لا تدخل مدینۃ الملک فان شئتم حملناکم علی براذین و بغال قلنا واللہ لا ندخل الا علیہا فارسلوا الی الملک انہم یابون ذلک فامرھم ان ندخل علی رواحلنا فدخلنا علیہا متقلدین سیوفنا حتی انتہینا الی غرفۃ لہ فانخنا فی اصلہا وھو ینظر الینا فقلنا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فاللہ یعلم لقد انتفضت الغرفۃ حتی صارت کانہا عزق تصفقہ الریاح قال فارسل الینا لیس لکم ان تجہروا علینا بدینکم وارسل الینا ان ادخلوا فدخلنا علیہ وھو علی فراش لہ وعندہ بطارقۃ من الروم وکل شیء فی مجلسہ احمر وما حولہ حمرۃ وعلیہ ثیاب من الحمرۃ فدنونا منہ فضحک فقال ما علیکم لو جئتمونی بتحیتکم فیما بینکم؟ واذا عندہ رجل فصیح بالعربیۃ کثیر الکلام فقلنا ان تحیتنا فیما بیننا لا تحل لک وتحیتک التی تحیا بہا لا یحل لنا ان نحییک بہا قال کیف تحیتکم فیما بینکم؟ قلنا السلام علیک قال فکیف تحیون ملکوکم؟ قلنا بہا قال فکیف یرد علیکم؟ قلنا بہا واذا عندہ قال فما اعظم کلامکم؟ قلنا لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر فلما تکلمنا بہا واللہ یعلم لقد انتفضت الغرفۃ حتی رفع راسہ الیہا قال فہذہ الکلمۃ التی قلتموھا فی بیوتکم تنفضت علیکم غرفکم قلنا لا ما رایناھا فعلت ھذا قط الا عندک قال لوددت انکم کلما قلتم تنفض کل شیء علیکم وانی قد خرجت من نصف ملکی قلنا لم؟ قال لانہ کان ایسر لشانہا واجدر ان لا تکون من امر النبوۃ وانما تکون من حیل الناس ثم سالنا عما اراد فاخبرناہ ثم قال کیف صلاتکم وصومکم؟ فاخبرناہ فقال قوموا فامر لنا بمنزل حسن ونزل کثیر فاقمنا ثلاثا فارسل الینا لیلا فدخلنا علیہ فاستعاد قولنا فاعدناہ ثم دعا بشیء کہیئۃ الربعۃ العظیمۃ مذھبۃ فیہا بیوت صغار علیہا ابواب ففتح بیتا وقفلا فاستخرج حریرۃ سودا فنشرناھا فاذا فیہا صورۃ حمرا" واذا فیہا رجل ضخم العینین عظیم الالیتین لم ار مثل طول عنقہ واذا لیست لہ لحیۃ واذا لہ ضفیرتان احسن ما خلق اللہ فقال اتعرفون ھذا؟ قلنا لا قال ھذا آدم علیہ السلام و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واذا ھو اکثر الناس شعرا ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ سودا واذا فیھا صورۃ بیضاء واذا لہ شعر کشعر القط احمر العینین ضخم الھامۃ حسن اللحیۃ فقال تعرفون ھذا؟ قلنا لا قال ھذا نوح علیہ السلام' ثم فتح بابا آخر فاستخرج حریرۃ سودا واذا فیھا رجل شدید البیاض حسن العینین صلت الجبین طویل الخدا بیض اللحیۃ کانہ یبتسم فقال ھل تعرفون ھذا؟ قلنا لا قال ھذا ابراھیم علیہ السلام ثم فتح بابا آخر فاذا فیہ صورۃ بیضا واذا واللہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتعرفون ھذا؟ قلنا نعم ھذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وبکینا قال واللہ یعلم انہ قام قائما ثم جلس و قال واللہ انہ لھو قلنا نعم انہ لھو کانک تنظر الیہ فامسک ساعۃ ینظر الیھا ثم قال اما انہ کان آخر البیوت ولکنی عجلتہ لکم لانظر ماعندکم ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ سودا فاذا فیھا صورت ادما سحما واذ رجل جعد قطط غائر العینین حدید النظر عابس متراکب الاسنان متقلص الشفۃ کانہ غضبان فقال ھل تعرفون ھذا؟ قلنا لا قال ھذا موسیٰ علیہ السلام والی جنبہ صورۃ تشبہ الا انہ مدھان الراس عریض الجبین فی عینہ قبل فقال ھل تعرفون ھذا؟ قلنا لا قال ہذا ہارون ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ بیضاء فیھا صورۃ رجل آدم سبط ربعۃ کانہ غضبان فقال ھل تعرفون ہذا؟ قلنا لا قال ھذا لوط علیہ السلام' ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ بیضا فاذا فیھا صورۃ رجل ابیض مشرب حمرۃ اقنی خفیف العارضین حسن الوجہ فقال ھل تعرفون ھذا؟ قلنا لا قال ھذا اسحاق علیہ السلام ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ بیضا فاذا فیھا صورۃ تشبہ اسحاق الا انہ علی شفتہ خال فقال ھل تعرفون ھذا؟ قلنا لا قال ھذا یعقوب علیہ السلام ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ سودا فیھا صورۃ رجل ابیض حسن الوجہ اقنی الانف حسن القامۃ یعلو وجھہ نور یعرف فی وجھہ الخشوع یضرب الی الحمرۃ قال ھل تعرفون ھذا؟

قلنا لا قال ھذا اسماعیل جد نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ بیضاء فاذا فیھا صورۃ کصورۃ آدم کان وجھہ الشمس فقال ھل تعرفون ھذا؟ قلنا لا قال ھذا یوسف علیہ السلام' ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ بیضاء فاذا فیھا صورتہ رجل احمر حمش الساقین اخفش العینین ضخم البطن ربعۃ متقلد سیفا" فقال ھل تعرفون ھذا؟ قلنا لا قال ھذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داود علیہ السلام ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ بیضا" فیہا صورۃ رجل ضخم الالمتین طویل الرجلین راکب فرسا فقال ھل تعرفون ھذا؟ قلنا لا قال ھذا سلیمان بن داود علیہما السلام، فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ بیضا فیہا صورۃ رجل ضخم الالیتین طویل الرجلین راکب فرسا فقال ھل تعرفون ھذا؟ قلنا لا قال ھذا سلیمان بن داود علیہما السلام ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ سودا فیہا صورۃ بیضا واذا شاب شدید سواد اللحیۃ کثیر الشعر حسن العینین حسن الوجہ فقال ھل تعرفون ھذا؟ قلنا لا قال ھذا عیسی بن مریم علیہ السلام قلنا من این لک ھذہ الصور لانا نعلم انہا علی ما صورت علیہ الانبیا علیہم السلام لانا راینا صورۃ نبینا علیہ السلام مثلہ فقال ان آدم علیہ السلام سل ربہ ان یریہ الانبیا من ولدہ فانزل علیہ صورھم فکانت فی خزانتہ آدم علیہ السلام عند مغرب الشمس فاستخرجہا ذوالقرنین من مغرب الشمس فدفعہا الی دانیال ثم قال اما واللہ ان نفسی طابت بالخروج من ملکی وانی کنت عبدا لاشرکم ملکہ حتی اموت ثم اجازنا فاحسن جائزتنا و سرحنا فلما اتینا ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ فحدثناہ بما ارانا و بما قال لنا وما اجازنا قال فبکی ابوبکر و قال مسکین لو اراد اللہ بہ خیرا لفعل ثم قال اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم والیہود یجدون نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عندھم وھکذا اوردہ الحافظ الکبیر ابوبکر البیہقی رحمہ اللہ فی کتاب دلائل النبوۃ عن الحاکم اجازۃ فذکرہ واسنادہ لاباس بہ

اور دوسری حدیث ہے کہ وقال الحافظ ابو القاسم الطبرانی حدثنا موسی بن ھارون حدثنا محمد بن ادریس بن وراق بن الحمیدی حدثنا محمد بن عمر بن ابراھیم من ولد جبیر بن مطعم قال حدثتنی ام عثمان بنت سعید وھی جدتی عن ابیہا سعید بن محمد بن جبیر عن ابیہ جبیر بن مطعم قال خرجت تاجرا الی الشام فلما کنت بادنی الشام لقینی رجل من اھل کتاب فقال ھل عندکم رجل نبیا قلت نعم قال ھل تعرف صورتہ اذا رایتہا قلت نعم فادخلنی بیتا فیہ صور فلم ار صورۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبینما انا کذلک اذ دخل رجل منہم علینا فقال فیم انتم فاخبرناہ فذھب بنا الی منزلہ فساعۃ ما دخلت نظرت الی صورۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واذا رجل آخذ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعقب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت من ھذا الرجل القابض علی عقبہ، قال انہ لم یکن نبی الا کان بعدہ نبی الا ھذا النبی فانہ لانبی بعدہ و ھذا الخلیفتہ بعدہ واذا صفتہ، ابی بکر رضی اللہ عنہ۔

تفسیر ابن کثیر کی اس روایت کا ترجمہ تفسیر احسن التفاسیر منزل دوم صفحہ ۳۰۷ سے طرح ہے کہ حاکم کی مستدرک میں ابو امامہ باہلی کی روایت ہے جس میں ہشام بن عاص اموی کہتے ہیں کہ میں اور ایک اور شخص ہرقل بادشاہ روم کی طرف بھیجے گئے تاکہ اس کو دین اسلام کا پیغام پہنچائیں جب دمشق میں پہنچے جبلہ بن ابہم غسانی جو وہاں کا حاکم تھا اس کے یہاں گئے وہ تخت پر بیٹھا تھا اس نے قاصد کو بھیجا کہ ان سے جاکر بات کرو ہم نے کہا کہ ہم قاصد سے بات نہیں کریں گے ہم تو بادشاہ کے پاس بھیجے گئے ہیں اگر وہ ہم کو اپنے پاس بلائے گا تو اس سے بات کریں گے قاصد نے یہی جاکر کہہ دیا اس نے ہم کا بلاکر کہا کہو کیا کہتے ہو ہشام بن عاص نے گفتگو کی اور دعوت اسلام پہنچائی وہ سر سے پاؤں تک کالے کپڑے پہنے ہوئے تھا ہشام نے کہا کہ تمہارے کپڑے کیسے ہیں اس نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تم کو ملک شام سے نہ نکالدونگا یہ کپڑے نہ اتاروں گا ہشام نے کہا واللہ ہم تجھ سے تیری اس محفل کو چھین لیں گے بلکہ تیرے بادشاہ کا ملک بھی لے لیویں گے ہم کو یہ خبر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اس نے جواب دیا وہ لوگ اور ہیں تم نہیں ہو وہ لوگ دن کو روزے رکھتے ہیں اور راتوں کو نماز پڑھتے ہیں تم کہو تمہارا روزہ کیسا ہے میں نے بتلادیا اس کا منہ سیاہ ہو گیا اور میرے ساتھ ایک قاصد کر کے کہا کہ جاؤ ہم لوگ بادشاہ کی طرف چلے جب شہر کے قریب پہنچے تو قاصد نے کہا کہ یہ تمہارے اونٹ شہر میں نہ جانے پادیں گے اگر کہو تو عربی خچروں پر سوار کر کے تمہیں لے چلیں ہشام نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر ہم جائیں گے تو ان ہی اپنی سواریوں پر جائیں گے قاصد نے بادشاہ کے پاس آدمی بھیج کر دریافت کیا کہ یہ لوگ عربی خچروں پر سوار ہو کر آنے سے انکار کرتے ہیں بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں کی سواریوں پر ان کو آنے دو ہشام کہتے ہیں کہ ہم تلواریں لگائے ہوئے تھے جب اندر داخل ہوئے قریب پہنچے [illegible] کے حجروں کے نیچے اپنے اونٹوں کو بٹھادیا اور لاالہ الا اللہ واللہ اکبر کہا اللہ جانتا ہے کہ وہ بر آ[illegible] [illegible]شاہ نے میرے پاس آدمی بھیجا کہ تمہیں زور سے چلاکر اپنے دین کی بات کا کہنا زیبا نہیں ہے پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اپنے پاس بلایا فرش پر بیٹھا ہوا تھا اور اردگرد علماء روم بیٹھے تھے اس کی مجلس میں ہر شے لال رنگ کی تھی کپڑے بھی لال رنگ کے پہنے ہوئے تھا ہمیں دیکھ کر ہنسا اور کہا کہ اگر تم ہم کو سلام کرتے تو کیا نقصان تھا اس کے پاس ایک عربی مترجم بھی تھا جو بڑا زبان آور تھا وہی ترجمہ کر کے عربی سے رومی زبان میں اس کو سمجھاتا تھا میں نے کہا کہ ہمارا آپس کا سلام تمہارے لیے درست نہیں ہے اور جو تمہارا سلام ہے وہ ہم کہہ نہیں سکتے اسنے پوچھا تم آپس میں کس طرح سلام کرتے ہو میں نے کہا السلام علیکم پوچھا کہ اپنے سرداروں کو کس طرح کہتے ہو میں نے کہا کہ یہی پھر پوچھا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں میں نے کہا وعلیکم السلام پھر اس نے کہا کہ سب سے بڑا کلام کیا ہے میں نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر جب ہم نے یہ کلمہ کہا تھا تو یہ برآمدہ گر پڑا اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور کہا کہ اس کلمہ سے برآمدہ گر پڑا تو جب اپنے گھروں میں بھی یہ کلمہ کہتے ہو گے تو کوئی مکان گر پڑتا ہو گا میں نے کہا کہ نہیں سوائے آج کے اور کبھی یہ بات نہیں دیکھی پھر ہم سے پوچھا کہ کس ارادہ سے تمہارا آنا ہوا میں نے دعوت اسلام پہنچائی اس نے ہماری نمازوں اور روزوں کا حال پوچھا میں نے سب بتلا دیا پھر اس نے ہم کو ایک عمدہ مکان میں اتارا اور تین روز مہمان رکھا پھر رات کے وقت آدمی بھیج کر بلایا اور ہم سے وہی پہلے کے سوال کئے میں نے وہ جواب دئے پھر ہم کو ایک سنہری حویلی میں لے گیا جس میں چھوٹے چھوٹے دروازے تھے ایک دروازہ کا قفل کھول کر ایک سیاہ حریر کا کپڑا نکال کر پھیلایا اس میں ایک تصویر لال رنگ کی تھی جس کی بڑی بڑی آنکھیں تھیں گردن ایسی لانبی تھی کہ ہم نے کبھی ایسی نہیں دیکھی وہ شخص احسن خلق اللہ معلوم ہوتا تھا بادشاہ نے پوچھا کہ تم انہیں پہچانتے ہو ہم نے کہا کہ نہیں کہا یہ آدم علیہ السلام ہیں ہم نے دیکھا تو ان کے سر میں بال لوگوں سے زیادہ تھے پھر دوسرا دروازہ کھول کر ایک کالا حریر نکالا جس میں ایک سفید تصویر تھی بال گھونگر والے تھے لال لال آنکھیں بڑا سر ڈاڑھی گھنی پوچھا کہ ان کو جانتے ہو ہم نے کہا کہ نہیں اس نے بتلایا یہ نوح علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھول کر سیاہ حریر نکالا جس میں ایک صورت بہت ہی سفید اور نہایت خوبصورت آنکھیں کھلی پیشانی لانبا چہرہ سفید ڈاڑھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسکرا رہے ہیں ہم سے پوچھا کہ پہچانتے ہو یہ کون ہیں ہم نے کہا کہ نہیں کہا کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراھیم علیہ السلام ہیں پھر ایک دروازہ کھول کر تصویر نکالی جو بالکل سفید تھی واللہ رسول خداؐ تھے ہم نے دیکھتے ہی پہچان لیا اس نے پوچھا جانتے ہو یہ کون ہیں ہم نے رو کر کہا کہ ہاں یہ محمدؐ ہیں وہ کھڑا ہو گیا اور کہا اللہ کی قسم یہ وہی ہیں ہم نے کہا ہاں گویا تم اپنی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہے ہو تھوڑی دیر خاموش رہ کر اس تصویر کو دیکھتا رہا پھر کہنے لگا کہ یہ آخری خانہ تھا میں نے جلدی کی کہ تم اس تصویر کو دیکھ کر کیا کہتے ہو پھر دوسرا دروازہ کھول کر سیاہ حریر نکالا جس میں سانولے رنگ کی تصویر تھی کسی قدر رنگ زرد تھا گھونگر والے بال تھے آنکھیں گہری تیز نظر دانت برابر ا ہونٹ موٹے موٹے چہرہ سے غصہ ٹپک رہا تھا مجھ سے پوچھا کہ پہچانتے ہو میں نے کہا نہیں بتلایا کہ حضرت موسے علیہ السلام ہیں ان کی بغل میں ایک اور تصویر انہیں کی شکل سے ملتی جلتی تھی مگر بال چکنے چکنے پیشانی چوڑی آنکھیں ابھری ہوئی پوچھا کہ پہچانتے ہو میں نے کہا نہیں کہا یہ ہارون بن عمران علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور ایک سفید حریر نکال کر دکھلایا جس میں ایک شبیہ تھی جس کا رنگ گندمی تھا بال سیدھے تھے قد میانہ تھا چہرہ سے غصہ ظاہر تھا اس نے پوچھا کہ ان کو پہچانتے ہو ہم نے کہا کہ نہیں کہا یہ لوط علیہ السلام ہیں' پھر ایک اور دروازہ کھولا اس میں سرخ و سفید تصویر تھی ناک اونچی چہرہ خوبصورت کہا پہچانتے ہو ہم نے کہا نہیں کہا یہ اسحاق ہیں' پھر ایک اور حریر نکالا اس میں اسحاق علیہ السلام کے مشابہ تصویر تھی جس کے ہونٹ پر تل تھا کہا اس کو جانتے ہو میں نے کہا نہیں کہا یہ یعقوب علیہ السلام ہیں پھر ایک دروازہ کھول کر ایک ریشمی کالا کپڑا نکالا جس میں ایک تصویر سفید حسین ناک لمبی موزون قد رنگ سرخی مائل تھا چہرے پر نور برس رہا تھا پوچھا ان کو پہچانتے ہو میں کہا کہ نہیں یہ کہا اسماعیل علیہ السلام ہیں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا پھر ایک دروازہ کھولا اور سفید حریر نکالا جس میں ایک تصویر مشابہ آدم علیہ السلام کی تھی اور سورج کی طرح چہرہ چمک رہا تھا پوچھا کہ پہچانتے ہو ہم نے کہا کہ نہیں کہا کہ یہ یوسف علیہ السلام ہیں پھر ایک دروازہ کھولا اور سفید حریر نکالا جس میں سرخ رنگ کی تصویر تھی پنڈلیاں پتلی پتلی آنکھیں چھوٹی چھوٹی پیٹ بڑا قد میانہ تلوار لٹکائے ہوئے پوچھا ان کو جانتے ہو ہم نے کہا نہیں کہا یہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور سفید حریر نکالا جس میں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھوڑے سوار کی تصویر تھی پیر لانبے لانبے کہا ان کو پہچانتے ہو ہم نے کہا کہ نہیں بولا کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں پھر ایک دروازہ کھول کر سیاہ حریر نکالا جس میں سفید تصویر تھی ایک جوان شخص جس کی آنکھیں نہایت حسین کالی ڈاڑھی خوبصورت پوچھا کہ پہچانتے ہو ہم نے کہا نہیں کہا یہ عیسیٰ السلام ہیں ہم نے یہ صورتیں دیکھ کر کہا کہ تم نے یہ کہاں سے حاصل کیں مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی شبیہ ہیں کیونکہ ہم نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو بہو شبیہ دیکھی ہے جواب دیا کہ آدم علیہ السلام نے اللہ پاک سے سوال کیا تھا کہ میری اولاد میں جتنے انبیا ہوں گے انکی صورتیں مجھے دکھلادی جاویں اس پر یہ تصویریں اتری تھیں اور خزانہ آدم علیہ السلام میں تھیں ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر ان کو دانیال علیہ السلام کے سپرد کیا تھا پھر کہنے لگا کہ اللہ کی قسم میرا جی اس بات کو بہت خوشی سے چاہتا ہے کہ میں اپنا ملک چھوڑ کر مرتے دم تک کسی کا غلام بن کر زندگی بسر کروں خواہ وہ شخص کج خلق شریر النفس ہی کیوں نہ ہو پھر ہم کو انعام دے کر رخصت کیا ہم نے واپس آکر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ تمام وکمال بیان کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے اور کہا کہ وہ مسکین ہے اگر خدا اس کے ساتھ بہتری کا ارادہ کریگا اس کو ایمان نصیب ہو گا پھر فرمایا کہ ہم کو رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اس بات کی خبر دی ہے کہ نصاری و یہود اپنی کتابوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت پاتے ہیں اس حدیث کو بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں مع اسناد کے بیان کیا ہے اور اس کی سند کو جید بتلایا ہے جس سے حاکم کی روایت کو تقویۃ حاصل ہو جاتی ہے۔

مولانا شیخ الحدیث عبدالسلام بستوی اسلامی خطبات جلد اول صفحہ ۲۴۳ پر دوسری روایت کا ترجمہ کرتے ہیں کہ جبیر بن مطعم نے بیان کیا میں شام کی طرف تجارت کی غرض سے نکلا جب میں ملک شام کے قریب پہنچا تو اہل کتاب میں سے ایک آدمی سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا کہ کیا تمہارے کوئی شخص نبی آیا ہوا ہے میں نے کہا ہاں تو اس نے کہا کہ کیا تم اس کی تصویر پہچان سکتے ہو میں نے کہا ہاں تو وہ مجھے اپنے گھر میں لے گیا جس میں تصویریں تھیں مگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نہیں دیکھی ہم اس گفتگو میں تھے کہ ایک اور شخص آیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگا کیا بات ہے ہم نے خبر دی وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا گھر میں داخل ہوتے ہی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھی اور پوچھا کہ تصویر میں ایک شخص نبی کے پیچھے کھڑا ہوا ہے میں نے کہا یہ کون ہے جو ان کے پیچھے کھڑا ہے اس نے کہا یہ نبی تو نہیں ہے لیکن اگر ان کے بعد کوئی نبی ہوتا تو یہی ہوتا ان کے بعد کوئی نہیں آئے گا لیکن یہ ان کا جانشین ہوگا (تفسیر ابن کثیر)۔

اسطرح علامہ دمیری نے تاریخ حیواۃ الحیوان الکبری میں الاسد کی بحث میں روایت نقل کی ہے عن عبدالرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ انہ قال رایت فی یدابی بردہ ابوموسی اشعری خاتما نقش فصہ اسدان بینہما رجل وھما یلحسان ذلک الرجل فقال ابوبردہ ھذا خاتم دانیال اخذہ ابوموسی حین وجدہ دفنہ فسال ابوموسی علماء تلک البلدۃ عن ذلک فقالوا ان دانیال نقش صورت وصورۃ الاسدین وھما یلحسان فی فص خاتمہ کمتری لئلا ینسی نعمتہ اللہ علیہ فی ذلک (تاریخ حیواۃ الحیوان الکبری جلد ۱ صفحہ ۰ تحت الاسد مطبوعہ مصر)

اس روایت میں حضرت ابوموسی اشعری کو ایک انگوٹھی ملنے کا ذکر ہے جو انکے صاحبزادے نے پہنے رکھی کہ اس انگوٹھی میں حضرت دانیال علیہ السلام اور دو شیروں کی تصویر تھی۔

یہ مندرجہ بالا روایات تصویر کے بطور اعراف تعارف یا پہچان کی دلیل ہیں اسی ضمن میں ملکی ودفاعی اور خبریت کی ضروریات کے تحت تصاویر آجاتی ہیں نیز تعلیم کے لئے بھی۔

۳ سعودی علماء اور کئی اور علماء موجودہ فوٹوگرافی وغیرہ کو عکس قرار دیکر جواز کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہاتھ سے بنی تصویر منع ہے مگر موجودہ فوٹوگرافی یا دیگر عکس ہیں اسطرح کا جس طرح آئینے یا پانی میں نظر آتا ہے اس لیے اس کو تصویر کی ممانعت میں لاکر انکار نہیں کرنا چاہیے۔

عکس کا یہ نظریہ آجکل بہت عام ہے اور اسی کو بنیاد بنا کر بعض امور میں فوٹوگرافی کو جائز سمجھا جاتا ہے سعودی حکومت قریبا" ہر نماز حرمین سے اور حج کے امور براہ راست ٹیلی کاسٹ کرتے ہیں اور وہ علماء بھی جو فوٹوگرافی کے خلاف ہیں سعودی حکومت کے اس فعل کی مخالفت نہیں کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء نے کیمرے سے فوٹوگرافی اور ٹی وی' ویڈیو کیمرے کی تصویر کو عکس قرار دیکر جواز کا فتویٰ اس لئے دیا ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی شکل بعینہ نقل کرتا ہے یا نقل کر کے محفوظ کرلیتا ہے اور اس تصویر کے خدوخال بنانے میں مصور کا کوئی کردار نہیں ہوتا سوائے کیمرے کا بٹن دبانے کے جس کے ذریعے تصویر کاغذ پر منتقل ہوگئی ہے' اور یہ فتویٰ معنی و مفہوم کی رعایت کرتے ہوئے دیا گیا ہے' کہ مصور کی طرف سے ایسا کوئی عمل صادر نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اس پر اللہ تعالیٰ کی صفت خلق کی مشابہت اختیار کرنے کا الزام آسکے بلکہ کیمرے کی تصویر میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ شکل و صورت ہی بغیر کسی تبدیلی اور کمی بیشی کے شامل ہوتی ہے' اس کی مثال کسی دستاویز کی فوٹو کاپی یا فلم بنوائی جائے تو وہ اس آدمی کی تحریر شمار ہوگی جس نے پہلے ورق پر لکھا تھا' وہ مشین آپریٹر کی تحریر نہیں بن جائے گی بلکہ مشین کی وجہ سے اصل تحریر ہی دوسرے کاغذ پر منتقل ہوگئی ہے' اس طرح کیمرے کی تصویر میں نظر آنے والا چہرہ جسم' آنکھیں' ہونٹ' ناک وغیرہ سب کچھ آپ کا بنایا خاکہ نہ ہوگا بلکہ مشین نے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی شکل و صورت کو ہی محفوظ کیا ہے' بلکہ اس موقف کے حامی علماء نے تو یہاں تک کہا ہے کہ اس پر حدیث کے معنی و مفہوم کی طرح الفاظ بھی صادق نہیں آتے کیونکہ قاموس میں ہے "**الصورة الشكل و صور الشئى قطعه و فصله**" یعنی الصورۃ سے مراد کسی چیز کا خاکہ بنا کر اسے آخری شکل دینے کے ہیں اور کسی چیز کی تصویر بنانے کا مطلب ہے کہ اسے کانٹ چھانٹ کر کوئی شکل ترتیب دینا جبکہ کیمرے میں دونوں چیزیں نہیں بلکہ وہ بنی بنائی صورت کو منتقل کرتا ہے جیسے شیشہ دیکھتے وقت اصلی عکس ہوتا ہے۔

اس موقف کے حامی سعودی' مصری اور کویتی علماء ہیں' جن میں علامہ البانی کے شاگرد شیخ عبدالرحمٰن عبدالخالق' شیخ صالح عثیمین اور علامہ یوسف قرضاوی کی تحریریں ہم نقل کریں گے۔

۴ بعض لوگ تصویر کی ملکی و ذاتی ضرورت و مجبوری کے وقت اجازت دیتے ہیں۔

ہم آخر میں یہی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس وقت غیر مسلم بلکہ اسلام دشمن عناصر جس طرح میڈیا کا ہتھیار استعمال کر کے امت مسلمہ اور نظریہ اسلام کے خاتمے کے درپے ہیں اور ذھنوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسخر کرتے جارہے ہیں کیا ایسے میں ہم ان موثر ہتھیاروں کو دینی تعلیم و تربیت اور اسلامی تبلیغ کیلئے استعمال نہیں کر سکتے؟

بفرض محال اگر کسی طور بھی تصویر کی اجازت نہیں تو کیا جب اسلام دشمنوں سے جنگ کا میدان گرم ہو تو بھی نہیں؟

حرمت والے مہینوں اور حرمت والے شہروں میں جنگ و جدل منع اور حرام ہے لیکن اگر دشمن حملہ آور ہو تو جائز اور روا ہے ------- آج جنگ جغرافیائی سرحدوں سے زیادہ نظریاتی سرحدوں پر لڑی جاتی ہے ------- آج دشمن ہمارے گھر گھر تک آ پہنچا ہے ------- آج مسلمانوں کے بچوں کو کافر بنایا جا رہا ہے ------- کیا اج بھی اجازت نہ ہوگی کہ اس موثر ھتھیار کو استعمال کیا جائے ------- لتکون کلمتہ اللہ العلیا ------- علماء کرام سے وردمندانہ گزارش ہے کہ وہ اس پر غور فرمائیں ------- شرائط کے ساتھ جواز کی بات کریں۔

فحاشی' عریانی اور شوقیہ کی ممانعت کر دیں۔

ملکی مصالح ------- تعلیم ------- صحافت (اصلاحی) ------- تبلیغ کیلئے اجازت ہو۔

جہاں تک تعلق ہے الیکٹرانک آلات کے استعمال کا تو وہ تو استعمال کرنے والے پر ہے ٹیپ ریکارڈ کا کثرت سے استعمال گانوں کیلئے ہوتا ہے پھر بھی علماء تقاریر اور تلاوت کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

اچھا استعمال اچھی بات ہے ------- برا استعمال بری بات ہے۔

ہم نے نیک مقصد کی خاطر عالم اسلام کے جید علماء کرام کی تحریریں یکجا کر دی ہیں تمام عالم اسلام کی قد آور شخصیات ہیں جنکے علم و عمل معروف اور مقبول ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد امام الھند اور عبقری شخصیت ------- الشیخ علامہ یوسف قرضاوی کی تحریر "الحلال والحرام فی الاسلام" سے مولانا مختار احمد ندوی امیر مرکزی جمعیت اھلحدیث بھارت کی ترجمے کے ساتھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

------الشیخ صالح عثمین سعودی عالم دین قسیم یونیورسٹی کے استاد حرمین کے مدرس اور عالم اسلام کی نمایاں علمی شخصیت------الشیخ عبدالرحمٰن عبدالخالق الکویتی عالم اسلام کے محسن مشہور سلفی شخصیت---------

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تو نیتوں کا حال جانتا ہے!

اسلام کا بول بالا فرما

کفر کا خاتمہ ہو۔

کلمہ حق سربلند ہو------آمین ثم آمین-------رانا محمد شفیق خاں پسروری۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام الہند عبقری شخصیت

حضرت مولانا ابو الکلام آزاد رحمتہ اللہ

مفسر ---------------- مجتہد

اقتباس از :- افادات آزاد
مرتبہ :- ابو سلمان شاہ جہاں پوری

صفحہ ۶۹ ------ تا ------- صفحہ ۷۷

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تذکرہ کے مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے مولانا تصویر کشی کو جائز نہیں سمجھتے تھے لیکن بعد میں ان کی وہ رائے نہیں رہی اور کسی صاحب کے استفسار کے جواب میں مولانا نے یہ تفصیل تصویر کشی اور مجسمہ سازی کے جواز میں اپنی رائے ظاہر فرمائی اور آخر تک ان کی یہی رائے رہی' مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی نے "ذکر آزاد" میں مولانا کی یہ تحریر درج کی ہے مولانا کی یہ تحریری 1921ء کی ہے)_

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جی فی اللہ! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

والا نامہ پہنچا' تاخیر کے لئے خواستگار معافی آپ نے جواز و عدم جواز فوٹو کی نسبت دریافت فرمایا ہے' یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے سردست چند اشارات پر اکتفا فرمایئے اور انشاءاللہ آپ کے لئے اشارات ہی مطلوب ہے_

یہ کہنا ضروری نہیں کہ ہر امر ونہی شرعی کسی نہ کسی علت پر مبنی اور بنیاد کار جلب مصالح و دفع مفاسد کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ بذاتہ مضر و مفسد اور کچھ ایسی ہوتی ہیں کہ گو بذاتہ نہیں' مگر مفاسد کے لئے مقدمات و وسائل کا کام دیتی ہیں' شارع کا فرض ہے کہ وہ جس طرح مفاسد کو روکے' اسی طرح مقدمات و وسائل کو بھی روکے کہ کسی نہ کسی وقت مفاسد تک منجر ہوں گی' فقہاء نے اسی لئے محرمات لغیرہ کی اصلاح قائم کی ہے اور آپ کو اس کی تفصیل معلوم ہے_

یہ بھی واضح رہے کہ انسان کی تباہی و ہلاکت کا اصلی مرض مفاسد کا عشق نہیں ہے' بلکہ وسائل و مقدمات کا فریب ہے دنیا میں ہمیشہ مفاسد کے قیام و دوام کا ذریعہ وسائل و مقدمات ہی ہوئے ہیں' مفاسد صریحہ سے نفرت' خود طبعیت انسانی میں موجود ہے' اسی لیے کوئی قوم کسی فساد صریح و حقیقی کو باسم و شکل فساد یکایک قبول نہیں کر سکتی' یہ وسائل و مقدمات ہی ہیں جو بوجہ عدم مضرت بالفعل شائع ہو جاتے ہیں اور پھر رفتہ رفتہ قطعیہ و اصلیہ تک منجر ہوئے ہیں' شرک و بت پرستی' قتل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد' انسانی قربانی' غلامی' جنگ و قتال بغیر حق وغیرہ تمام مفاسد و خبائث کے شیوع کی تاریخ پر غور کیجئے' ان سب کی ابتداء مقدمات و سائل ہی سے ہوئی ہے۔

اسلام سے پہلے جن شرائع کا ظہور ہوا' ان سب نے اپنی تمام توجہ محض مفاسد کے دفع و منع میں محدود رکھی' وسائل و مقدمات مفاسد سے چنداں تعرض نہیں کیا' اس کا سبب یہ تھا کہ انکا عہد' ابتدائی عہد تھا اور سلسلہ ارتقاء مذہب کی وہ ابتدائی کڑیاں تھیں' جو بتدریج حسب استعداد امم ظاہر ہوتی رہیں اس وقت اقوام کی استعداد یہاں تک نہیں پہنچی تھی کہ منع وسائل کے نازک و دقیق احکام کی متحمل ہو سکیں' ان کی کوتاہی نظر و حداثت فکر کا تو یہ حال تھا کہ صریح بت پرستی سے بچنے کا صاف و واضح حکم بھی بار خاطر ہوتا تھا' مصر سے نکلتے ہی بنو اسرائیل نے فرمائش کر دی تھی "اجعل لنا الھا کما لھم الھۃ، قال انکم قوم تجھلون" لیکن جب وہ وقت آ گیا "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" اور اسلام کا ظہور ہوا' تو ضروری ہوا کہ آئندہ کے لئے مفاسد کا قطعی سد باب کر دیا جائے اور ان تمام سوراخوں کو بند کر دیا جائے' جہاں جہاں سے شر و فساد کو ابھرنے کے لئے راہیں ملتی رہی ہیں' تمام شرائع کا اس اساس اور اصلاح عالم کی اصل بنیاد' عقیدہ توحید خالص اور منع شرک و ماسوی اللہ پرستی ہے' آغاز ظہور ہدایت سے اسی کی تبلیغ ہوتی رہی اور تمام انبیاء و رسل اسی کے قیام و اعلان کے لئے آئے لیکن اب تک جو کچھ ہوا تھا وہ صرف اسی قدر تھا کہ شرک صریح سے روکا گیا تھا' وسائل و ذرائع شرک کے سدباب کا کچھ انتظام نہیں ہوا تھا اور اسی وجہ سے تمام پیروان رسل توحید سے آشنا ہو کر پھر دوبارہ شرک و اصنام پرستی میں مبتلا ہو گئے تھے' پس اسلام نے تکمیل شریعت کے کام کو یوں پورا کیا کہ پہلوں کی طرح صرف بت پرستی اور شرک صریح ہی سے نہیں روکا' بلکہ ان کے تمام عقائد و اعمال کو جرم و معصیت قرار دیا' جو کسی نہ کسی رنگ میں وسائل و مقدمات شرک ہو سکتے ہیں اور گو ان میں فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفسہ کوئی مضرت نہیں ہے، لیکن وسیلہ و مقدمہ مضرات و مفاسد ضرور ہیں، اسلام کی حقیقت بینی نے اعمال انسانیہ کو صرف اسی نظر سے نہیں دیکھا کہ ان میں مضرت بالفعل ہے یا نہیں؟ بلکہ ہمیشہ اس پر نظر رکھی کہ وہ موصل الی الفساد تو نہیں ہیں؟ اور دنیا اپنی اصلاح آخری کیلئے صرف اسی نظر کی منتظر تھی۔

جب یہ حقیقت آپ کے سامنے آگئی تو اب آپ دیکھیں گے کہ بہت سے امور ایسے ہیں، جن میں فی نفسہ شرک و فساد کو کوئی دخل نہیں، لیکن شارع سے ان کی نسبت نہی منقول ہے اور علت نہی کی یہی ہے۔ بزرگوں اور پیشواؤں کی تعظیم میں فی نفسہ کوئی برائی نہ تھی۔ لیکن یہی تعظیم مفرط ہے، جو پہلوں کے لئے وسیلہ ہوئی ہے، لہٰذا قیام تعظیمی سے بھی روک دیا کہ "لاتقوموا کالاعاجم" بادشاہوں اور بزرگوں کے آگے زمین بوس کورنش بجالاتے تھے، اور مقصود بجز احترام کے اور کچھ نہ تھا، مگر شارع نے سجدہ تحیہ کو بھی روک دیا، قیس بن سعد نے جب کہ "اتیت الحیرۃ فرائیتھم یسجدون طرزبان لھم، فانت احق بان یسجدلک فقال لا تفعلوا" زیارت قبور میں فی نفسہ کیا مضرت ہے، بلکہ ذریعہ عبرت و دفع غفلت، مگر زوارات قبور پر لعنت بھیجی اور ابتدا میں بالعموم روک دیا، جیسا کہ حدیث بخاری "کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور" رسول کی محبت و طاعت، عین طاعت و محبت حق ہے اور خود قرآن ناطق ہے کہ رسول اللہ کی تعظیم و تکریم میں غفلت نہ کرو "تعزروہ و توقروہ" اور "لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی" اور ان الذین ینادونک من وراء الحجرات" اور النبی اولی بالمومنین الخ" اور حدیث عمر کہ "لایومن احدکم الخ بایں ہمہ" فرمایا کہ "لاتطرونی" اور حدیث انس کہ "انی لاارید ان ترفعونی فوق منزلتنی، انا محمد بن عبداللہ" آنحضرت صلعم کے سید اخلاق و امم ہونے میں کیا شک ہے، اور اس تمام کرہ ارضی میں بجز اس وجود کے کون ہے جس کو سیادت عالم پہنچتی ہو؟ بایں ہمہ جب وفد بنی عامر آیا اور لوگوں نے کہا "انت سیدنا" تو آپ نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"السید اللہ" اور قولو اقولکم اوبعض قولکم" انبیاء میں ایک کو دوسرے پر فضلیت ہے "فضلنا بعضھم علی بعض "اور "خیرالامم" اور "آخرالادیان" کے داعی کے افضل الرسل ہونے میں کس کو تامل ہو سکتا ہے۔ تاہم فرمایا کہ "لا تفضلونی علی یونس بن متی" الخ اور ان تمام باتوں سے مقصود یہی تھا کہ گوفی نفسہ ان امور میں کوئی فساد نہیں بلکہ بعض بحالت صحت نیت و فکر' وجمع شروط' متحسن و مامور بہ' لیکن آگے چل کر یہی چیزیں وسیلہ شرک و فساد ہو جاتی ہیں اور پچھلی قوموں نے اسی تعظیم و مدح و اطراء کے غلو سے انبیاء کو اللہ کا شریک ٹھہرا دیا ہے۔ اسی طرح منع حلف بغیر اللہ پر غور کیجئے کہ "لاتحلفوا بالطواغی ولاباٰئکم" کہ حدیث مسلم ہے' اور حدیث حذیفہ کہ "لاتقولوا ماشاء اللہ و شاء فلان ولکن قولوا ماشاء اللہ ثم شاء فلان" رای لمافیہ من التسویۃ بین اللہ و بین عبادہ" اور روایت فتیلہ مندرجہ نسائی کہ اعتراض یہود کے بعد کعبہ کی قسم سے روکنا اور فرمانا کہ "قولوا و رب الکعبتہ" اور اسی طرح حکم "لایقولن احدکم عبدی وامتی ولکن یقول غلامی وجاریتی" الخ بھی اسی علت پر مبنی کہ اس قسم کی نسبتیں انسانوں کو ارباباً من دون اللہ بنا دیا کرتی ہیں حدیث تابیر نخل بھی اس پر شاہد ہے کہ ممانعت کی بنیاد یہی علت تھی اور جو مداحین کی مذمت کی اور تمدیح و توصیف سے روکا' تو اس کا سبب بھی بجز اس کے کچھ نہ تھا۔

اب اصل مسئلے پر غور کیجئے' تصویر و تماثیل کا مسئلہ بھی دراصل اسی سلسلے میں داخل ہے۔ اسلام کے ظہور کے وقت آلات و وسائل بت پرستی و شرک میں سے ایک موثر ترین آلہ فن مصوری و تماثیل سازی بھی تھی' دنیا کی تمام بت پرست قوموں نے جب بت پرستی کی ابتدائی منزلوں سے ترقی کی (یعنی ان ابتدائی منزلوں سے جب کہ محض غیر مصنوع مظاہر فطرت کی پرستش کی جاتی تھی) تو یہی چیز (مصوری) آلہ بت پرستی بنی اور جب آپ مصوری کی تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو معلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گا کہ بت پرستی ہی کی وجہ سے یہ فن دنیا میں شائع و مقبول ہوا۔ مصوری میں ایک چیز تو خطی ہے اور ایک تجسم و تمثل ہے۔ یعنی یا تو کپڑوں اور چمڑوں پر تصویر بنائی جاتی تھی اور یا پتھر اور مٹی کے مجسّمے بت بنائے جاتے تھے' لیکن اس عہد میں یہ دونوں طریقے صرف بت پرستی اور اس کے اقسام و وسائل کے لئے مخصوص تھے' جس قدر تصویریں کھینچی جاتی تھیں اور مجسموں کی شکل میں بنائی جاتی تھیں' سب کی سب یا تو ان دیوتاؤں اور اوتاروں کی ہوتی تھیں جن کی پرستش کی جاتی تھی' یا قومی پیشواؤں اور مقدس و محترم انسانوں کی' جن کو مثل دیوتاؤں کے پوجا جاتا تھا' یا کم سے کم ان کی تصویروں کو تعظیم و تکریم سے رکھنا اور دیکھنا موجب برکت و سعادت سمجھا جاتا تھا کہ یہ بھی "لیقو بونا الی اللہ زلفی" میں داخل ہے' دجلہ و فرات کے کناروں کی تمام متمدن آبادیاں (بابل وغیرہ) میں فن تصویر کو بت پرستی ہی سے ترقی ہوئی۔ یونان اور روم کی بت پرستی نے مجسمہ سازی کو منتہاء ترقی تک پہنچا دیا' ایران کے کھنڈر' مصریوں کے قدیم آثار اور ہندوستان کی زندہ بت پرستی' ان سب کے اندر اس فن کا آلہ بت پرستی ہونا دیکھا جا سکتا ہے۔ عیسائیوں نے حضرت مریم اور حضرت مسیح کے بت بنا کر گرجوں میں سجائے اور ان کی تصویروں کو تبرک و سعادت کے لئے اپنے گھروں کے اونچے طاقوں میں رکھا' رومن کیتھولک چرچ اب تک یہی کر رہا ہے۔ عرب جاہلیت نے حضرت ابراہیم و اسماعیل کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا تھا۔ غرضیکہ ظہور اسلام کے وقت فن مصوری صرف بت پرستی کا ایک آلہ تھا اور اس کے سوا اس سے اور کوئی کام نہیں لیا جاتا تھا۔

علاوہ بریں غور کیجئے تو فن مصوری ویسے بھی بہرحال وسیلہ اصنام پرستی ہے۔ انسان کو قدرتی طور پر خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اپنے بزرگوں اور محبوبوں سے جدا ہونے کے بعد ان کی تصویروں کے نظارے سے اپنے جی کو تسلی دے' پھر رفتہ رفتہ اس میں تبرک و تقدس کا خیال شامل ہو جاتا ہے۔ تبرک و تقدس کا اعتقاد پرستش تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچتا ہے اور اس کے بعد وہی حال ہو جاتا ہے' جو قوم نوح کا ہوا تھا کہ "قالوا لا تذرن الھتکم ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق ونسرا" حضرت ابن عباس نے اس کی یہ تفسیر کی کہ سواع اور یغوث ان کے قومی پیشوا تھے۔ تعظیم و احترام و یاد آوری و تذکار کے لئے ان کے بت بنائے گئے تھے' رفتہ رفتہ ان کو دیوتا سمجھ کر پرستش کرنے لگے۔

ایسی حالت میں ناگزیر تھا کہ اس سب سے بڑے موثر و عامل وسیلہ و مقدمہ شرک کا انسداد کیا جائے اور یہی سبب ہے کہ شارع نے نہایت سختی کے ساتھ مصوروں اور تصویروں کی مذمت کی۔ ان کو لعن و غضب کا مورد قرار دیا اور ان گھروں کو سعادت و برکت سے محروم بتلایا' جن میں پرستش کے صور و اصنام موجود ہوں اور امید ہے کہ وہ تمام احادیث آپ کے پیش نظر ہوں گی'

پس تصویر و تماثیل کی ممانعت کو بھی اسی سلسلے میں لانا چاہیے جس سلسلے میں تمام ایسی چیزوں کو روک دیا گیا ہے' جو گو خود کوئی برائی نہیں رکھتیں' لیکن برائیوں کا وسیلہ و مقدمہ ہیں' جس طرح قیام تعظیمی سے روکا' جس طرح عورتوں کو زیارت قبور سے روکا اور جس طرح مداحوں کی نسبت وعید آئی' ٹھیک ٹھیک اسی طرح تصویر سازی کو بھی ممنوع قرار دیا' فی نفسہ تصویر بنانے میں کوئی مضرت نہیں ہے۔ یہ بھی ایک شکل خطی ہے جس طرح صور الفاظ و معانی' اشکال خطیہ میں ظاہر ہوتے ہیں' لیکن چونکہ یہ ایک قوی و عام تر وسیلہ اصنام پرستی ثابت ہوئی ہے' اس لئے سد باب شرک و بت پرستی و قیام توحید کامل و خالص و محفوظ کے لئے ضروری تھا کہ اس کو بھی سختی کے ساتھ روک دیا جائے۔

یہاں یہ بات بھی ضمناً آپ پر ظاہر ہو گئی ہو گی کہ اس نہی کی جو تعلیل بعض فقہاء نے کی ہے اور یہ سبب حرمت بیان کیا ہے کہ تصویر بنانے میں خدائے تعالیٰ کی صفت خالقیت کی نقل اتاری جاتی ہے اور بوجہ اشتراک فعل ایسا کرنا ناجائز ہوا' تو یہ کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح درست نہیں‘ اگر مصوری کی ممانعت میں فقہ یہی ہے‘ تو کون سی وجہ ہے کہ یہی فقہاء غیر حیوانات کی تصویروں کو ناجائز نہیں قرار دیتے؟ کیا صرف انسان و حیوان ہی اللہ کی خالقیت کا ظہور ہیں؟ درخت اور پہاڑ اس کے پیدا کئے ہوئے نہیں ہیں؟ اگر یہ تمام کائنات اسی کی مخلوق ہے‘ تو جس طرح ایک حیوان کی شکل بنانے سے خدا کی خالقیت کی نقالی ہوتی ہے‘ اسی طرح ایک درخت کے بنانے سے بھی اور ایک پہاڑ کے نقشے سے بھی۔ یہ کہنا کہ حیوانات میں روح ہے اور ان میں نہیں‘ بالکل فضول ہے‘ کیونکہ اول تو اشتراک تخلیق وجود و جسم میں ہے نہ کہ روح میں‘ مصور جسم کی صورت کھینچتا ہے نہ کہ روح کی اور جسم جیسا انسان کا ہے ویسا ہی پتھر کا اور ثانیاً یہ کون کہتا ہے کہ نباتات میں روح نہیں ہے؟ قرآن حکیم نے جابجا ارواح نباتیہ کی خبر دی ہے اور علم بھی اس کی تصدیق کر چکا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ فقہاء کو بعض احادیث و آثار صحابہ سے دھوکا ہوا ہے۔ جن میں مصورین سے مطالبہ نفخ روح کا ذکر ہے۔ حالانکہ ان کا مطلب دوسرا ہے چونکہ مصوروں سے مقصود وہ مصور تھے۔ جو پرستش کے لئے تصویریں اور بت بنایا کرتے تھے‘ اس لئے فرمایا کہ ان سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ اگر واقعی یہ اصنام و صور تمہارے لئے وسیلہ رزق و رفع حوائج و دفع مشکلات تھے اور صاحب ارادہ و قوت و صفات الوہیت تو جہاں تم نے ان کے جسم بنائے ہیں‘ وہاں ان میں روح بھی پیدا کرو‘ اگر ایسا نہیں ہے تو کیا ایک بے جان صورت مستحق عبادت و پرستش ہو سکتی ہے؟ پس ان روایات میں مطالبہ نفخ روح کی اصلی علت بھی وہی پرستش و شرک ہے نہ کہ تسویہ تخلیق۔

ممکن ہے کہ ان فقہاء کو یہ خیال بخاری و مسلم کی روایت ابو ہریرہ سے ہوا ہو جس کے الفاظ غالباً یہ ہیں کہ "سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول قل اللہ تعالٰی و من اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فیخلقو ازرۃ اولیخلقو احبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

او شعیرۃ" الخ لیکن اس حدیث سے بھی علت وہ نہیں نکلتی' جو ان فقہاء نے سمجھی ہے۔ اصلی علت وہی شرع و پرستش طواغیب ہے۔

چنانچہ شاہ ولی اللہ نے بھی اصلی علت منع تصاویر کی یہی قرار دی ہے۔ حجتہ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں' "ومنہا صناعۃ التصاویر فی الثیاب والجدران والا غاط' فنھی عنہا النبی صلعم و مدار النھی شیان احد ھما انہا احد وجوہ الارفاہ والزینتہ فانھم کانوا یتفاخرون بھا و یبذلون اموالا خطیرۃ فیھا فکانت کالحریر و ھذا المعنی موجود فی صورۃ الشجر وغیرہ ھا وثانیھما ان المخامرۃ بالصور واتخاذ ھا و جریان الرسم بالرغبتہ فیھا یفتح باب جارۃ الاصنام و ینوہ امرھا و یذکر ھا لاھلھا' ومانشات جارۃ الاصنام فی اکثر الطوئف الا من ھذہ و ھذا المعنی یختص بصورۃ الحیوان' ولذلک امر بقطع راس التماثیل لتصیر بھیئتہ الشجر" الخ شاہ صاحب نے عموم منع کی علت' اسراف و تبذیر و تزئین بیجا و مفرط کو قرار دیا ہے' اور صور حیوانات کی نہی کا سبب سد باب شرک و عبادت اصنام بتلاتے ہیں' یہ ان کے کمال فقہ کی دلیل ہے۔

جب مراتب واضح ہو چکے' تو اب اصلی سوال کی جانب توجہ کیجئے جب حرمت تصویر کا مسئلہ بھی ان نواہی میں داخل ہے' جو وسیلہ مفاسد ہونے کی وجہ سے ممنوع قرار پائے' تو بلاشبہ اس کے احکام بھی وہی ہوں گے جو اس قسم کے نواحی کے ثابت ہو چکے ہیں' آپ کو معلوم ہے کہ اس بارے میں شارع کا طریق کار یہ رہا ہے کہ علت حکم کے رفع کے بعد حکم بھی اٹھ گیا ہے۔ یعنی ان امور کو جن اسباب کی بنا پر رو کا جاتا ہے' جب ان میں تغیر ہو جاتا ہے' تو اس تغیر کا اثر نفس حکم پر بھی پڑتا ہے' کیونکہ حکم انہی اسباب کا نتیجہ تھا۔ مثال میں انہی چیزوں کو دیکھیں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اگر ایک طرف "لاتقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضہا بعض" ہے تو دوسری طرف واقعہ بنی قریظہ میں "قوموالی سیدکم" بھی ہے' اگر آغاز اسلام میں بالعموم زیارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبور سے روک دیا گیا کہ "نہیتکم عن زیارۃ القبور" تو پھر یہ بھی ہے کہ "زوروھا فانھا تذکرکم الموت" ترمذی میں ہے کہ "قال رجل یا رسول اللہ، الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ؟ قال لا افیلتزمہ ویقبلہ؟ قال لا قال افیاخذہ بیدہ ویصافحہ؟ قال نعم" لیکن ساتھ ہی اس ترمذی کے اسی باب میں حدیث صفوان بن عسال بھی ہے کہ "فقبلوا یدیہ ورجلیہ" اور ابوداؤد میں روایت زارع وفد عبدالقیس کہ "فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورجلہ" اور حدیث ابن ماجہ عن ابن عمر کہ "قبلنا یدہ" الخ اگر ایک موقع پر فرمایا کہ "لا تفضلونی علیٰ یونس بن متی" تو دوسرے موقع پر یہ بھی ہے کہ "لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی" اور "ادم ومن دونہ تحت لوائی" وفد بن عامر کی روایت میں اس سے روکا کہ مجھے سیدنا نہ کہو "السید اللہ" لیکن پھر خود ہی فرمایا "انا سید ولد ادم ولا فخر" رقی و تمائم کے متعلق کس قدر شدت کے ساتھ نہی آئی ہے۔ ابوداؤد اور احمد کی روایت ابن مسعود میں ہے کہ "ان الرقی و التمائم والتولۃ شرک" اور امراۃ عبداللہ بن مسعود کا واقعہ کہ "ان عبداللہ رای فی عنقی خیطا فقال ما ھذا؟ قلت خیط رقی لی فیہ قالت فاخذہ ثم قطعہ ثم قال سمعت رسول اللہ" الخ لیکن ساتھ ہی مسلم کی روایت عوف بن مالک کو دیکھیے کہ "اعرضوا علیّ رقاکم مالم یکن فیہ شرک" اور بکثرت احادیث موجود ہیں اس کی اجازت دی اور صحابہ نے کیا، واقعہ تابیر نخل بھی اسی سلسلے میں داخل کہ ابتداء میں بخوف شرک روکا مگر پھر اجازت دی اور فرمایا "انتم اعلم بامور دنیاکم" اسی طرح وجوہ مداحین کے لئے "احثوا التراب" فرمایا اور نہایت شدت کے ساتھ خود اپنی مدح و توصیف کے اغراق سے روکا، مگر ساتھ ہی بکثرت احادیث و آثار موجود ہیں، جن میں صحابہ کرام کے مدح و توصیف کرنے اور آپ کے سننے اور نہ روکنے کا ذکر ہے، اور اس بارے میں صحابہ کرام کے استغراق و استہلاک کا قولاً و عملاً جو حال تھا وہ محتاج بیان نہیں، شعراء اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی تمدیح و توصیف اور آپ کا تحسین فرمانا معلوم ہے۔ حضرت عمر نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ "لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان اقسم بتراب قدمیک، فقال لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد"۔

بظاہر دیکھیے تو ایک ہی چیز کے متعلق ایک موقع پر نہی ہے اور دوسرے موقع پر نہ صرف جواز بلکہ امر و تحسین، اہل علم نے ان اختلافات احکام پر مختلف پہلوؤں سے بحثیں کی ہیں، مگر فی الحقیقت ان میں کوئی اختلاف نہیں اور اختلاف حکم کی علت اختلاف حالت اور وجود و عدم وجود علت نہی ہے۔ دنیا میں انسانی پرستش کا ایک بڑا وسیلہ "یعظم بعضھا بعضا" رہا ہے کہ تعظیم مفرط پرستش تک پہنچ گئی ہے۔ علی الخصوص ایسی حالت میں کہ پیشوایان ملت و روساء دینی کی کی جائے اس لئے انسداد شرک کے لئے اس سے روکا، مگر "قوموا الی سیدکم" کا موقع دوسرا تھا اور تواضع و ادب و مراعات حقوق میں داخل، لہٰذا خود حکم دیا۔

دنیا میں فتنہ قبور سے روکا گیا، لیکن جب توحید اسلامی دلوں میں راسخ ہو گئی تو "فزوروھا" فرما کر حکم دے دیا کہ اب وسیلہ شرک ہونے کی جگہ تذکرہ موت و عبرت کا ذریعہ تھا۔ گزشتہ قوموں کی ایک بڑی ضلالت مرتبہ نبوت و الوہیت کا اختلاط و اتحاد تھا، مسیحی تحریک اسی گمراہی کی بدولت رائیگاں گئی، اس لیے شارع نے ہمیشہ اپنی تعظیم مفرط و مدح و اطراء و غلو و اغراق سے روکا "لا تفطرونی" اور "لا تفضلونی" اور "السید اللہ" وغیرہ ارشادات و احکام اسی علت پر مبنی تھے، لیکن جن جن مواقع میں یہ علت نہی باقی نہ رہی، وہاں منع و نہی کا بھی وجود نہ رہا اور کبھی "انا سید ولد ادم" فرمایا اور کبھی "ادم ومن دونہ تحت لوائی" اور کبھی "لو کان موسی حیا لما وسعہ الا اتباعی" اور مرتبہ شناسان رسالت نے بھی جو کچھ کہا اس کو سمع رضا و استحسان کے ساتھ قبول فرمایا و لنعم ما قیل۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماشئت	قل	فیہ	فانت	مصدق
فالحب	یقضی	والمحاسن	تشہد

پس یہ حالت دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ تصویر کا معاملہ بھی اسی سلسلے میں داخل ہے' دراصل علت نہی 'شرک واصنام پرستی تھی' اگر یہ علت باقی نہ رہے' تو کیوں تصویر ممنوع ہو؟ اگر زیارت قبور (جو وسیلہ مفاسد ہونے کے لحاظ سے کم از تصویر نہیں) بحالت تذکرہ موت و رفع خوف شرک جائز ہوگئی' اور اسی طرح اور بہت سی چیزیں' تو بحالت عدم خوف پرستش و باغراض مستحسنہ علمیہ و اخلاقیہ تصویر کشی کیوں جائز نہ ہو؟ (انتہیٰ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم اسلام کے مشہور محقق و مصنف

الشیخ ڈاکٹر یوسف القرضاوی

اقتباس از:-

"الحلال والحرام فی الاسلام"

ترجمہ از

مولانا مختار احمد ندوی امیر جمعیت اہلحدیث بھارت

صفحہ ۱۴۲ ------ تا ------- صفحہ ۱۶۰

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مجسم تصویریں

سوال یہ ہے کہ ان فنی تصویروں کا کیا حکم ہے جو کاغذ' کپڑے' پردہ' دیوار' فرش اور نقدی وغیرہ پر بنائی جاتی ہے؟

اس کا جواب یہ ہے اس کا حکم معلوم کرنے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ تصویر فی نفسہ کس چیز کی ہے؟ اسے کہاں رکھا جائے گا؟ کس طرح استعمال کیا جائے گا اور مصور نے اس کو کس غرض سے بنایا ہے؟

اگر یہ فنی تصویریں معبودان غیر اللہ کی ہیں' مثلاً" حضرت مسیح کی تصویر جن کو نصاریٰ نے معبود بنالیا یا گائے کی تصویر جس کو ہندو پوجتے ہیں تو اس قسم کی تصویریں بنانے والا جو اسی مقصد سے تصویریں بناتا ہے کافر ہے اور کفر و گمراہی کی اشاعت کرنے والا ہے' ایسے ہی مصوروں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شدید وعید سنائی ہے۔

ان اشد الناس عذا"با یوم القیامتہ المصورون (مسلم)

ترجمہ :۔ "قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان مصوروں کو ہو گا

طبری فرماتے ہیں :

"یہاں مراد وہ مصور ہے جو کسی ایسی چیز کی تصویر بناتا ہے جس کی پرستش کی جاتی ہے اس کا دانستہ طور پر اسی غرض کے لئے تصویر بنانا کفر کے مترادف ہے لیکن جو شخص اس مقصد سے نہیں بلکہ کسی اور مقصد سے تصویر بناتا ہے وہ صرف گنہگار ہے"۔ اسی طرح اس شخص کا معاملہ ہے جو تصویر کو مقدس سمجھ کر آویزاں کرتا ہے یہ حرکت کسی مسلمان سے صادر نہیں ہو سکتی الا یہ کہ وہ اسلام کو پس پشت ڈال دے۔

اس سے مماثلت رکھنے والی شکل یہ ہے کہ تصویر کسی ایسی چیز کی بنائی جائے جس کی پرستش نہیں کی جاتی لیکن مقصود اللہ کی تخلیق کی مشابہت ہو' یعنی تصویر بنانے والا اس بات کا مدعی ہو کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرح تخلیق و ایجاد کا کام کرتا ہے' ایسا شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اس قصد و ارادہ کی بناء پر دین توحید سے خارج ہو جاتا ہے اور ایسے ہی مصوروں کے بارے میں حدیث میں آیا ہے :۔

ان اشد الناس عذابا الذین یضاھون بخلق اللہ ۔ (مسلم)

ترجمہ "سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں"۔

یہ معاملہ صرف مصور کی نیت سے تعلق رکھتا ہے اور غالبًا اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ :

و من اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا حبتہ او ذرتہ

ترجمہ "اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو میری تخلیق کی طرح تخلیق کرنے لگے' یہ لوگ ایک دانہ یا ایک ذرہ ہی پیدا کر دکھائیں

یہ الفاظ مشابہت کا قصد کرنے اور الوہیت کی خصوصیات یعنی تخلیق و ایجاد میں ہمسری کرنے پر دلالت کرتے ہیں' اور اللہ تعالی نے انہیں چیلنج کیا ہے کہ وہ ایک دانہ یا ایک ذرہ ہی پیدا کر دکھائیں' اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ کام اسی قصد کے ساتھ انجام دیا تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو اس کا بدلہ یہ دے گا کہ علی رودس الاشہاد ان سے اپنی تخلیقات میں جان ڈالنے کے لئے کہا جائے گا اور اس میں کبھی جان نہیں ڈال سکیں گے

من جملہ ان تصاویر کے جن کا بنانا اور رکھنا حرام ہے' ان شخصیتوں کی تصویریں بھی ہیں جنہیں مذہبی لحاظ سے مقدس سمجھا جاتا ہے یا دنیوی لحاظ سے جن کو قابل تعظیم خیال کیا جاتا ہے۔ پہلی قسم کی تصویروں کی مثال انبیاء ملائکہ اور صالحین کی تصویریں ہیں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت اسحق علیہ السلام' حضرت موسی علیہ السلام' حضرت مریم اور علیہ السلام حضرت جبریل علیہ السلام کی تصویریں ان کا رواج نصاریٰ کے ہاں اور ان کی تقلید بعض مسلمان بدعتیوں نے بھی کی ہے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تصویریں انہوں نے بنالی ہیں۔

اور دوسری قسم کی تصویروں کی مثال بادشاہ' زعماء اور فن کاروں کی تصویریں ہیں ان کا گناہ پہلی قسم کی تصویریں بنانے کی بہ نسبت کم ہے لیکن گناہ کی شدت اس صورت میں بڑھ جاتی ہے جبکہ کافروں' ظالموں اور فاسقوں کی تصویریں بنائی جائیں مثلاً ان حاکموں کی تصویریں جو اللہ کی نازل کردہ ہدایت کے بغیر فیصلے کرتے ہیں' ان زعماء کی تصویریں جو باطل کو فروغ دیتے ہیں اور لوگوں کے اندر بے حیائی اور بداخلاقی پھیلاتے ہیں۔

عہد رسالت اور بعد کے زمانہ میں تصویریں زیادہ تر تقدس و تعظیم کے لئے ہوتی تھیں اور یہ اکثر روم اور فارس یعنی نصاریٰ اور مجوس کی بنائی ہوئی تھیں' اس لئے وہ مذہبی عقیدت اور حکمرانوں کی تقدیس کے اثرات سے پاک نہیں ہوتی تھیں حضرت ابوالضحیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ "میں مسروق کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تماثیل تھیں' ان کو دیکھ کر مسروق نے مجھ سے کہا کیا یہ کسریٰ کی تماثیل ہیں؟ میں نے کہا نہیں بلکہ حضرت مریم کی تماثیل ہیں گویا مسروق کا خیال تھا کہ یہی تصویریں مجوس کی بنائی ہوئی ہوں گی کیونکہ مجوس برتنوں وغیرہ پر اپنے بادشاہوں کی تصویریں بنایا کرتے تھے لیکن معلوم ہوا کہ یہ تصویریں نصرانیوں کی بنائی ہوئی ہیں' اس قصہ میں مسروق نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب کے مستحق وہ ہوں گے جو تصویریں بناتے ہیں"۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے سوا جو تصویریں غیر ذی روح کی ہوں مثلاً نباتات، درخت، دریا، جہاز، چاند، سورج، ستارے وغیرہ قدرتی مناظر کی تو ان کے بنانے اور رکھنے میں کوئی گناہ نہیں اس معاملہ میں کوئی اختلاف بھی نہیں ہے۔

اور اگر تصویر کسی ذی روح کی ہو اور اس سے کسی قسم کا اندیشہ نہ ہو جس کا بیان ہو چکا یعنی کوئی ایسی تصویر نہ ہو جس کی تقدیس و تعظیم کی جاتی ہے اور نہ اس سے تخلیق خداوندی کی مشابہت مقصود ہو تو راقم السطور کی رائے میں ایسی تصویر حرام نہیں ہے اور اس کی تائید صحاح کی درج ذیل احادیث سے ہوتی ہے۔

عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد عن ابي طلحة صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة۔ قال بسر ثم اشتكى زيد بعد فعدناه فاذا على بابه ستر فيه صورة قال فقلت لعبيد الله الخولاني ربيب ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم الم يخبرنا زيد عن الصور يوم الاول فقال عبيد الله الم تسمعه حين قال الا رقما في ثوب؟ (مسلم)

ترجمہ "بسر بن سعید زید بن خالد سے اور وہ ابو طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ملائکہ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو بسر کہتے ہیں بعد میں جب زید بیمار ہوئے ان کی عیادت کے لئے گئے تو ان کے دروازہ کے پردہ پر تصویر تھی، میں نے عبید اللہ خولانی سے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ربیب تھے کہا کہ زید نے ہمیں تصویروں کے بارے میں پہلے دن کیا بات بتائی تھی عبید اللہ نے جواب دیا جس وقت انہوں نے حرمت کی بات کہی تو اس وقت اس استثناء کا بھی تو ذکر کیا تھا "الا یہ کہ کپڑے میں نقش ہو"۔ (مسلم)

عن عتبة انه دخل على ابي طلحة الانصاري يعوده فوجد عنده سهل بن حنيف قال فدعا ابو طلحة انسانا ينزع نمطا تحته فقال له سهل لم تنزعه؟ قال لان فيه تصاوير وقال فيه النبي صلى الله عليه وسلم ما قد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال لان فیه تصاویر و قال فیہ النبی صلی اللہ علیہ و سلم ما قد علمت قال سھل اولم یقل الا ما کان رقما فی ثوب؟ فقال ابو طلحتہ بلی و لکنہ اطیب لنفسی۔ (قال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح)

ترجمہ "عتبہ نے روایت ہے کہ وہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے وہاں انہوں نے سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موجود پایا' ابو طلحہ نے ایک شخص سے کہا کہ وہ نیچے سے دری نکال لیں یہ سن کر سہل نے کہا اسے کیوں نکالتے ہو؟ انہوں نے کہا اس لئے کہ اس میں تصویریں بنی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تصویروں کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس سے آپ واقف ہی ہیں سہل نے کہا آپ ؐ نے یہ بھی تو فرمایا ہے الا یہ کہ کپڑے میں نقش ہو ابو طلحہ نے کہا صحیح ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ہٹا دینا بہتر ہو گا"۔

کیا یہ دونوں حدیثیں اس بات پر دلالت نہیں کرتیں کہ حرام تصویروں سے مراد مجسمے ہیں جن کو ہم تماثیل کہتے ہیں!

لیکن جو تصویریں تختیوں پر بنائی جاتی ہیں یا کپڑے' فرش' دیوار وغیرہ پر جن کو نقش کیا جاتا ہے ان کی حرمت کسی ایسی حدیث سے ثابت نہیں ہے جو صحیح بھی ہو اور صریح بھی' نیز وہ کسی دوسری حدیث سے متعارض بھی نہ ہو۔

البتہ ایسی صحیح حدیثیں موجود ہیں جن میں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس قسم کی تصاویر کے بارے میں ناگواری کا اظہار فرمایا ہے کیونکہ اس میں عیش پسندوں اور دنیوی مفاد کے پرستاروں کے ساتھ مشابہت کا پہلو ہے:۔

من ابی طلحتہ الا نصاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یقول لا تدخل الملئکتہ بیتا فیہ کلب ولا تماثیل قال فاتیت عائشتہ فقلت ان ھذا یخبرنی ان النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال لا تدخل الملئکتہ بیتا فیہ کلب ولا تماثیل فھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر ذلک ؟فقالت لا.... ولکن ساحد نکم مارایته فعل رایته خرج فی غزاته فاخذت نمطافترته علی الباب فلما قدم فرای النمط عرفت الکراھیہ فی وجھہ فجذبہ حتی ھتکہ او قطعہ و قال ان اللہ لم یامرنا ان نکسو الحجارتہ والطین قال فقطعنا منہ وسادتین وحشو تھما لیفا فلم یعب ذلک علی۔ (مسلم)

ترجمہ "ابو طلحہ انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا مجسمے ہوں، راوی زید بن خالد کہتے ہیں میں حضرت عائشہ کے پاس آیا اور کہا کہ ابو طلحہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ملائکہ کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا مجسمے ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں کچھ سنا فرمایا نہیں، لیکن میں نے آپ کو جو کچھ کرتے دیکھا ہے وہ بیان کرتی ہوں، آپ کسی غزوہ پر تشریف لے گئے تھے میں نے ایک چادر لی اور دروازہ کو پردہ لگا دیا جب آپ واپس تشریف لائے اور چادر کو دیکھا تو آپ کے چہرہ سے ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے پھر آپ نے چادر کو کھینچ کر اسے پھاڑ ڈالا اور فرمایا اللہ نے ہمیں پتھر اور مٹی کو کپڑوں سے آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا ہے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں ہم نے اس سے دو بنا لئے اور اس میں کھجور کی چھال بھر دی پھر آپ نے اس پر اعتراض نہیں فرمایا"۔

(مسلم)

اس حدیث سے زیادہ جو حکم اخذ کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ دیواروں وغیرہ کو تصویر والے پردوں سے آراستہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے امام نووی فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جو حرمت کی متقاضی ہو کیونکہ حدیث کے الفاظ اللہ نے ہمیں اس کا حکم نہیں دیا' سے نہ واجب ہونا ثابت ہوتا ہے اور نہ مندوب ہونا اور نہ ہی اس کی حرمت ثابت ہوتی ہے"۔

ایسی ہی ایک روایت مسلم کی ہے میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔

کان لنا ستر فیه تمثال طائر و کان الداخل اذ دخل استقبله فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حولی هذا فانی کلما دخلت فرایته ذکرت الدنیا۔ (مسلم)

ترجمہ "ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس پر پرندہ کی تصویر تھی جب کوئی شخص اندر داخل ہوتا تو اس کی نظر اس پر پڑتی لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اسے ہٹادو کیونکہ جب میں اندر داخل ہوتا ہوں تو میری نظر اس پر پڑتی ہے اور دنیا یاد آجاتی ہے"۔ (مسلم)

آپ ؐ نے اسے پھاڑنے کا حکم نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ اسے ہٹادو' یہ اس لئے کہ آپ ؐ ایسی چیزوں کو جو عام طور سے دنیا اور سامان زینت کو یاد دلاتی ہیں اپنے سامنے دیکھنا پسند نہیں فرماتے تھے خاص طور سے اس لئے بھی کہ آپ سنتیں اور نفل نمازیں گھر ہی میں ادا کرتے تھے' اس قسم کی تصاویر و تماثیل والی چادریں اور پردے انسان کو اپنی طرف متوجہ کرلیتے ہیں جس کے نتیجہ میں خشوع کا اہتمام کرنے اور مناجات کی طرف متوجہ ہونے سے دل غافل ہو جاتا ہے حضرت انس فرماتے ہیں :۔

کان قرام لعائشته سترت به جانب بیتها فقال لها النبی صلی اللہ علیه وسلم امیطیه عنی فانه لا تزال تصاویره تعرض لی فی صلاتی۔ (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جسے وہ گھر کے ایک جانب لگایا کرتی تھیں' نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سے فرمایا اس کو ہٹادو کیونکہ اس کی تصویریں نماز میں میرے سامنے ہوتی ہیں"۔

اس سے یہ بات واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک ایسے پردہ کے وجود کو جس میں پرندہ کی تصویر تھی اور دوسری تصویروں والے پردہ کو بھی برداشت کر لیا۔

یہ اور اس قسم کی دیگر احادیث کے پیش نظر سلف اس بات کے قائل ہیں کہ ممنوع صرف وہ تصویریں ہیں جن کا سایہ پڑتا ہو یعنی جو مجسم ہوں اور جن کا سایہ نہیں پڑتا ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(شرح مسلم)

امام نووی نے شرح مسلم میں اس کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ مسلک باطل ہے لیکن حافظ ابن حجر نے اس پر گرفت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ مسلک قاسم بن محمد سے جو مدینہ کے ممتاز فقیہ تھے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔ اور شیخ بخیت نے خطابی کا یہ قول نقل کیا کہ :۔

جو شخص حیوانات کی شکلیں بناتا ہے اور نقاش جو درخت وغیرہ کے نقوش بناتا ہے ایسے لوگ میں سمجھتا ہوں کہ اس وعید میں داخل نہیں ہیں اگرچہ اس کے باب کی تمام ہی چیزیں مکروہ ہیں اور اس سے انسان کی توجہ لایعنی کاموں کی طرف ہو جاتی ہے"۔

خطابی کے اس قول پر شیخ بخیت نے یہ نوٹ لکھا ہے کہ :۔

"اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص جاندار کی شکل بناتا ہے وہ جاندار کی صورت نہیں ایجاد کرتا بلکہ وہ شکل وصورت کا محض خاکہ بناتا ہے' اس طرح جو تصویر بنائی جاتی ہے اس کے بہت سے ایسے اعضاء غائب ہوتے ہیں جن کے بغیر زندہ رہنا ممکن نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے بلکہ در حقیقت جسم ہی غائب ہوتا ہے' لہذا یہ جاندار کی وہ تصویر نہیں ہے جس کا بنانے والا قیامت کے دن روح پھونکنے کی سزا کا مستحق ہو گا اور وہ اس میں روح پھونک نہیں سکے گا' بظاہر ایسی تصویر کا اطلاق جس کے بارے میں وعید آئی ہے سایہ رکھنے والے مجسمہ پر ہوتا ہے' ایسا مجسمہ جس کا کوئی اہم عضو جو زندہ رہنے کے لئے ناگزیر ہے' غائب نہ ہو' جو مجسمہ اس نوعیت کا ہو اس میں یہ قابلیت ہوتی ہے کہ روح پھونکی جا سکے' لیکن اگر مصور اس میں روح پھونکنے سے عاجز ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تصویر (مجسمہ) میں زندگی کو قبول کرنے کی قابلیت نہیں ہے بلکہ یہ مصور کا نقص ہے اس سے اس کے عاجز ہونے کی ذمہ داری خود اسی پر عائد ہوتی ہے۔

غیر مجسم تصویروں کے جواز کی جو رائے ہے اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو میری تخلیق کی طرح تخلیق کرنے لگے' ایسے لوگوں کو چاہئے کہ ایک ذرہ یا جو کا ایک دانہ ہی تخلیق کر دکھائیں"۔
(متفق علیہ)

در حقیقت اللہ تعالیٰ کی تخلیق --- جیسا کہ ہم مشاہدہ کرتے ہیں --- محض خاکہ نہیں ہے جو کسی مسطح چیز پر بنایا گیا ہو' بلکہ وہ حجم رکھنے والی مجسم تصویریں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وہی ہے جو رحم میں تمہاری جس طرح چاہتا ہے صورت گری کرتا ہے"۔
(العمران ٦)

اس مسلک کے خلاف اگر کوئی دلیل پیش کی جا سکتی ہے تو وہ حضرت عائشہ کی حدیث ہے جسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے:۔

حضرت عائشہ نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں بنی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو اندر داخل نہیں ہوئے بلکہ دروازے ہی پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہو گئے' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ؐ کے چہرہ پر ناگواری کے آثار دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرتی ہوں مجھ سے کون سا گناہ سرزد ہوا ہے؟ فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے' حضرت عائشہ نے عرض کیا میں نے اسے آپ ؐ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لئے خریدا ہے آپ ؐ نے فرمایا اس قسم کی تصاویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ اب اپنی تخلیق میں جان ڈالا' پھر آپ ؐ نے فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے"۔

صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں :-

"پھر میں نے اس کے دو چھوٹے تکئے بنائے جن کو آپ ؐ ٹیک لگانے کے لئے گھر میں استعمال کرتے رہے حضرت عائشہ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تصویروں والے تکیہ کو پھاڑ کر اس کے دو چھوٹے تکئے بنا لئے۔

لیکن اس حدیث سے درج ذیل امور متعارض ہیں :-

1۔ یہ حدیث مختلف طریقوں سے روایت کی گئی ہے جن میں بظاہر تعارض ہے' بعض روایتوں میں ہے کہ تصویر والے پردہ کو پھاڑ کر جو تکیہ بنا لیا گیا تھا اس کو آپ ؐ نے استعمال کیا لیکن دوسری روایتوں میں ہے کہ آپ ؐ نے اس کو استعمال نہیں فرمایا۔

2۔ بعض روایتیں محض کراہٹ پر دلالت کرتی ہیں اور یہ کراہت بھی دیوار کو مصور پردہ سے آراستہ کرنے کے سلسلہ میں ہے جو ظاہر ہے کہ ایک قسم کی عیش پسندی ہے جس کو آپ ؐ پسند نہیں فرماتے تھے' چنانچہ آپ کا ارشاد ہے :

"اللہ نے ہمیں پتھر اور مٹی کو پوشاک پہنانے کا حکم نہیں دیا ہے"

3۔ مسلم کی حدیث جو خود حضرت عائشہ سے پرندہ کی تصویر والے پردہ کے بارے میں منقول ہے اور جس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد مذکور ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ "اسے ہٹا دو کیونکہ جب میری نظر اس پر پڑتی ہے تو دنیا یاد آجاتی ہے" مطلقاً حرمت پر دلالت نہیں کرتی۔

4- یہ حدیث "قرام" والی حدیث سے متعارض ہے جس میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت عائشہ کے گھر میں جو پردہ تھا اسے آپ ؐ نے ہٹانے کا حکم دیا کیونکہ اس کی تصویریں نماز میں آپ کے ساتھ ہوتی تھیں حافظ ابن حجر کہتے ہیں۔

اس حدیث میں حضرت عائشہ کی نمرقہ (تکیہ) والی حدیث میں تطبیق مشکل ہے کیونکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کو ہٹانے کا حکم آپ ؐ نے اس لئے دیا تھا کہ تصویر کا رخ نماز کے وقت بالکل سامنے ہوتا تھا' ورنہ خاص طور سے تصویر کی وجہ سے یہ حکم نہیں دیا گیا تھا"۔

اس کے بعد موصوف نے دونوں حدیثوں میں مطابقت اس طرح پیدا کی ہے کہ پہلی حدیث میں جن تصاویر کا ذکر ہے وہ ذی روح کی تصاویر تھیں اور اس حدیث میں جن کا ذکر ہے وہ جاندار کی نہ تھیں یہ تطبیق صحیح نہیں ہے کیونکہ قرام (پردہ) والی حدیث میں پرندہ کی تصویر کا ذکر موجود ہے۔

5- یہ حدیث ابو طلحہ انصاری کی حدیث سے متعارض ہے جس میں کپڑے کی نقش کو حرمت سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے' علامہ قرطبی فرماتے ہیں :-

"دونوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ حضرت عائشہ کی حدیث کو کراہت پر محمول کیا جائے اور ابو طلحہ کی حدیث کو مطلق جواز پر کراہت کے منافی نہیں ہے"۔

حافظ ابن حجر نے اس تطبیق کو مستحسن کہا ہے۔

6- حضرت عائشہ کی نمرقہ (تکیہ) والی حدیث کے راوی ان کے بھتیجے قاسم بن محمد بن ابی بکر ہیں جن کے نزدیک ایسی تصویریں جائز تھیں جن کا سایہ نہ پڑتا ہو' ابن عون فرماتے ہیں میں قاسم کے پاس گیا وہ مکہ کے بالائی حصہ میں اپنے گھر میں مقیم تھے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے ان کے گھر میں ایک حجلہ دیکھا جس میں قندس (ایک آبی جانور'' اور عنقا (پرندہ) کی تصویریں تھیں۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں۔

ممکن ہے حدیث الارقمافی ثواب (الا یہ کہ کپڑے میں نقش ہو) انہوں نے عام جواز پر محمول کیا ہو اور غالباً حضرت عائشہ کے پردہ والی حدیث کی توجیہ ان کے نزدیک ہی رہی ہو کہ حضرت عائشہ کا پردہ مصور بھی تھا اور اس سے دیوار کی پوشش کا کام بھی لیا گیا جبکہ حدیث میں آتا ہے 'اللہ نے ہمیں مٹی اور پتھر کی پوشاک پہنانے کا حکم نہیں دیا' قاسم بن محمد مدینہ کے سات ممتاز فقہاء میں سے ہیں انہوں نے نمرقہ والی حدیث روایت کی ہے' اگر وہ حجلہ جیسی چیزوں میں تصویر کو جائز نہ سمجھتے تو اس کو استعمال نہ کرتے۔ (تصویر کی بحث کے لئے ملاحظہ ہو فتح الباری 'کتاب اللباس' ج 12ص503تا818)

لیکن ان احادیث سے جو تصویریں اور مصورین کے بارے میں وارد ہوئی ہیں یہ احتمال ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے مرحلہ میں جب کہ شرک و بت پرستی اور تصاویر کو مقدس سمجھنے کا زمانہ گذرے ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا تصویر کے معاملہ میں سختی برتی ہو' لیکن جب عقیدہ توحید دل و دماغ میں راسخ ہو گیا تو غیر مجسم تصاویر کی اجازت دی ہو جو فی الحقیقت محض نقوش اور خاکے ہوتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو اپنے گھر میں کسی تصویر والے پردہ کا وجود برداشت نہ کرتے اور نہ ان تصاویر کو مستثنیٰ قرار دیتے جو کپڑے میں نقش و نگار کے طور پر بنائی جاتی ہیں اسی پر کاغذ اور دیوار کی تصاویر کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔ طحاوی جو حنفی مسلک کے امام ہیں فرماتے ہیں:۔

آغاز میں شارع نے ہر قسم کی تصویر سے منع فرمایا تھا خواہ وہ نقش ہی کیوں نہ حالانکہ تصویر پرستی کا زمانہ گذرے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا اس لئے ہر قسم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویریں ممنوعہ قرار دیں، پھر جب ممانعت کے حکم پر عمل درآمد ہو گیا تو پھر کپڑوں میں بنے ہوئے نقوش کی عام ضرورت کے پیش نظر مستثنیٰ کر دیا نیز ایسی تصاویر کو بھی جائز کر دیا جن کی بے وقعتی کی جاتی ہے، جس تصویر کی بے وقعتی کی جاتی ہے اس کی تعظیم کا اندیشہ نہیں رہتا، البتہ جن تصاویر کی عام طور سے بے وقعتی نہیں کی جاتی ان کی ممانعت برقرار رہی"۔ (شیخ بخمیت نے الجواب الشافی میں اسے نقل کیا ہے)

تصویر کی بے وقعتی اسے جائز کر دیتی ہے

جب کسی تصویر میں ایسا تغیر کر دیا جائے کہ وہ قابل تعظیم نہ رہے بلکہ بے وقعت ہو کر رہ جائے تو وہ جواز کے دائرہ میں آجاتی ہے، حدیث میں آیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی تو آپ ؐ نے فرمایا:۔

ادخل قال کیف ادخل وفی بیتک ستر فیہ تصاویر فان کنت لابد فاعلا فاقطع راسھا او اقطعھا وسائد او اجعلھا بسطا۔ (النسائی وابن حبان)

"تشریف لایئے، جبریل نے کہا میں کس طرح اندر داخل ہو جاؤں جبکہ آپ ؐ کے گھر میں تصویروں والا پردہ ہے؟ اگر اس کو رکھنا ہی ہے تو تصویر کا سر کاٹ دیجئے یا پردہ کو پھاڑ کر تکیہ یا بچھونا بنا لیجئے۔ (النسائی وابن حبان)

اسی لئے جب حضرت عائشہ نے تصویر والے تکیہ کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر ناگواری کے آثار دیکھے تو اس کو پھاڑ کر دو چھوٹے تکیے بنا ڈالے کہ ایسی صورت میں تصویروں کی بے وقعتی ہوگی اور تعظیم کا ادنی اندیشہ بھی باقی نہیں رہتا۔

سلف سے منقول ہے کہ وہ غیر وقیع تصویروں کی استعمال میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے، چنانچہ عروہ سے روایت ہے کہ وہ پرندوں اور آدمیوں کی تصویروں والے تکیوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے اور عکرمہ کہتے ہیں تصویروں کا نصب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا علماء کو ناپسند تھا اور جن تصاویر کو عام طور سے پامال کیا جاتا ہے ان میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے اور بچھونے اور تکئے کی تصویروں کے بارے میں جو پامال کی جاتی ہیں کہتے یہ ان کی تذلیل ہے۔

فوٹو گرافی کی تصویریں

یہ بات بالکل واضح ہے کہ تصویر اور مصوری کے بارے میں جو حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ ان تصاویر کے متعلق ہیں جو تراش لی جاتی ہیں یا جن کا خاکہ بنایا جاتا ہے' لیکن جہاں تک عکسی تصویر کا تعلق ہے جو کیمرے کے ذریعہ لی جاتی ہے تو یہ ایک نئی ایجاد ہے' یہ فوٹو گرافی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف کے زمانہ میں نہیں تھیں' سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تصاویر اور مصوری کے متعلق جو احکام آئے ہیں کیا وہ فوٹو گرافی پر بھی منطبق ہوتے ہیں؟

جو علماء یہ سمجھتے ہیں کہ تصویر کی حرمت مجسمہ کی حد تک ہے وہ فوٹو گرافی کی تصویروں میں کوئی حرج نہیں سمجھتے' خاص طور سے اس صورت میں جبکہ تصویر غیر مکمل ہو۔

رہی دوسرے گروہ کی رائے تو سوال یہ ہے کہ کیا ان عکسی تصاویر کو ان تصاویر پر قیاس کیا جائے جو ایک آرٹسٹ کی برش کی تخلیق ہے؟ یا بعض احادیث میں یہ جو علت بیان ہوئی ہے کہ مصور اللہ کی تخلیق کی مشابہت کرتا ہے وہ علت فوٹو گرافی میں نہیں پائی جاتی اور اصول فقہ کی رو سے جب علت ہی باقی نہیں رہی تو معلول بھی باقی نہیں رہا (یعنی جو مشابہت نہیں پائی جاتی تو قربت کا اطلاق بھی نہیں)

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ واضح بات مفتی مصر شیخ محمد بخیت مرحوم کا فتویٰ ہے' موصوف فرماتے ہیں کہ فوٹو گرافی کے ذریعہ لی ہوئی تصویر جو عکس کو مخصوص ذرائع سے روک لینے سے عبارت ہے --- اس تصویر کی تعریف میں نہیں آتی ہے جس کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ جس قسم کی تصویر سازی سے منع کیا گیا ہے اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلاق تصویر ایجاد کرنے اور بنانے پر ہوتا ہے جو پہلے سے موجود یا بنائی ہوئی نہ ہو اور جس کے ذریعہ اللہ کی پیدا کردہ کسی جاندار چیز کی مشابہت کی جائے' لیکن کیمرہ کے ذریعہ لئے ہوئے فوٹو کی حقیقت یہ نہیں ہے۔ (الجواب الشافی فی اباحتہ التصویر الفوتوغرافی)

فوٹو کی اصل حقیقت اور اس کی شرعی حیثیت یہی ہے لیکن علماء کا ایک گروہ تصویر کے معاملہ میں خواہ وہ کسی قسم کی ہو شدت برتتا ہے اور اس کو مکروہ خیال کرتا ہے یہاں تک کہ فوٹوگرافی کو بھی تاہم یہ گروہ بھی مجبوری کی صورت میں یا ضرورت و مصلحت کی بنا پر تصویر کے جواز کا قائل ہے مثلاً شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں لگائی جانے والے تصویریں مشتبہ افراد کی تصویریں اور ایسی تصویریں جو توضیح وغیرہ کی غرض سے استعمال کی جائیں' اس قسم کی تصاویر سے نہ تعظیم مقصود ہوتی ہے اور نہ عقیدہ کی خرابی کا کوئی اندیشہ محسوس ہوتا ہے' ان کے استعمال کی ضرورت کپڑوں کے نقوش کی بہ نسبت جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرمت سے مستثنیٰ کیا تھا' زیادہ شدید اور اہم ہے۔

تصویر کا مقصد

اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تصویر کے مقصد کو حرمت وغیرہ کے احکام میں کافی دخل ہے اور کوئی مسلمان کسی ایسی تصویر کے حرام ہونے کی مخالفت نہیں کرے گا جس کا مقصد اسلام کے عقائد' اس کی شریعت اور اس کے آداب کے خلاف ہو' پس عورتوں کی عریاں اور نیم عریاں تصویریں اور نسوانیت کی خصوصیات رکھنے والے اور جن سے فتنہ کا اندیشہ ہو سکتا ہے ایسے اعضاء کو نمایاں کرنا اور ان کے خاکے اور تصویریں شہوانی ہیجان پیدا کرنے والی اور سفلی جذبات کو بھڑکانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی شکلوں میں بنانا جیسا کہ اس کا مظاہرہ رسائل و اخبارات اور سینما گھر میں کھلے بندوں ہو رہا ہے تو ان تمام چیزوں کے حرام ہونے میں اور اس قسم کی تصویر سازی کی ممانعت میں ادنیٰ شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے' اسی طرح ان کی اشاعت کرنا ان کو محفوظ رکھنا اور گھر' دفاتر وغیرہ مقامات پر ان کی نمائش کرنا اور دیواروں پر انہیں آویزاں کرنا نیز قصداً" ایسی تصویروں کو دیکھنا اور ان کا مشاہدہ کرنا سب حرمت میں داخل ہے۔

یہی معاملہ کافروں' ظالموں اور فاسقوں کی تصویروں کا ہے' ایک مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اس قماش کے لوگوں کی تصویریں بنائے یا ان کو محفوظ رکھے' مثلاً ملحد لیڈروں کی جو اللہ کے وجود کا انکار کرتے ہیں یا بت پرست کی جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں یا یہودیوں اور نصرانیوں کی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے منکر ہیں یا ایسے لوگوں کی جو اسلام کے مدعی تو ہیں لیکن اللہ کی نازل کردہ ہدایت سے بے نیاز ہو کر فیصلے کرتے ہیں یا سماج میں بے حیائی اور فساد پھیلاتے ہیں جیسے ایکٹر' ایکٹریس گانے والے مرد اور گانے والی عورتیں وغیرہ۔

اور یہی حکم ان تصویروں کا ہے جو بت پرستی کی نمائندگی کرتی ہیں' یا مذہبی شعائر کی حیثیت رکھتی ہیں جنہیں اسلام ہرگز پسند نہیں کرتا' مثلاً "بت' صلیب وغیرہ کی تصویریں' غالباً" عہد رسالت میں بیشتر فرش' پردے اور تکئے اسی قسم کی تصاویر اور نقش و نگار کے ہوتے تھے بخاری کی حدیث ہے کہ :۔

ترجمہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں رہنے دیتے تھے جس پر صلیب کی تصویر ہو' اگر ایسی کوئی چیز ہوتی تو اسے توڑ کر رکھ دیتے"۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اس میں داخل نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے حکم دیا اور تصویریں مٹادی گئیں"۔ (البخاری)

اس میں شک نہیں کہ یہ ایسی تصویریں تھیں جو مشرکین مکہ کی بت پرستی اور ان کی قدیم گمراہی کی نمائندگی کرتی تھیں۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں :۔

ترجمہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں شریک تھے، آپؐ نے فرمایا کون مدینہ میں یہ خدمت انجام دیتا ہے کسی بت کو توڑے بغیر کسی قبر کو ہموار کئے بغیر اور کسی تصویر کو مسخ کئے بغیر نہ چھوڑے، ایک شخص نے کہا میں یارسول اللہ! روای کا بیان ہے کہ مدینہ والے اس حکم سے خوفزدہ ہو گئے ...... وہ شخص چلا گیا اور پھر واپس آکر اس نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں نے مدینہ میں کسی بت کو توڑے بغیر کسی قبر کو ہموار کئے بغیر اور کسی تصویر کو مسخ کئے بغیر نہیں چھوڑا، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا جو شخص ان میں سے کسی چیز کا دوبارہ مرتکب ہو گا وہ اس ہدایت کا منکر ہو گا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ (احمد)

یہ تصاویر جن کو ایک پیغمبر نے مسخ کرنے اور مٹانے کا حکم دیا زمانہ جاہلیت کی بت پرستی کے مظاہر میں سے ہونے کے علاوہ ان کی اور کیا حقیقت ہو سکتی ہے؟ اسی لئے آپؐ نے چاہا کہ مدینہ کو اس کے آثار سے پاک کر دیا جائے اور یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے اس کے دوبارہ ارتکاب کو اللہ کی نازل کردہ اور ہدایت سے کفر کرنے کے ہم معنی قرار دیا۔

تصویر اور مصور سے متعلق احکام کا خلاصہ

تصویر اور مصور سے متعلق احکام کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ا) حرمت اور گناہ میں سب سے زیادہ شدید تصویریں معبودان غیراللہ کی ہیں مثلاً" نصاریٰ کے معبود حضرت مسیح کی تصویر اس قسم کی تصویر بنانا کفر کا موجب ہے' اگر کوئی شخص جانتے بوجھتے قصداً" بنائے' ایسی تصویر بنائے' ایسی تصویروں کے مجسّمے اشد گناہ کا کام اور بد ترین منکر ہیں' اور جو شخص بھی ان تصویروں کو رواج دے یا کسی نہ کسی طریقہ پر ان کی تعظیم کرے وہ اپنے حصہ کے بقدر اس گناہ میں شریک ہے۔

(ب) اور گناہ میں اس سے قریب تر وہ شخص ہے جو کسی ایسی چیز کی تصویر بنائے جس کی پرستش نہیں کی جاتی لیکن اس سے مقصود اللہ کی تخلیق و ایجاد کا کام کرنا ہے ایسی صورت میں وہ کفر کا مرتکب ہو جاتا ہے لیکن اس کا تعلق صرف مصور کی نیت سے ہے۔

(ج) اس سے کمتر درجہ کا گناہ یہ ہے کہ ایسی شخصیتوں کے مجسّمے بنائے جائیں جن کی پرستش تو نہیں کی جاتی لیکن تعظیم کی جاتی ہے' جیسے بادشا' قائد' لیڈر وغیرہ جن کی یادگار میدانوں وغیرہ میں مجسّمے نصب کر کے قائم کی جاتی ہے۔ اور مجسمہ کے کامل یا نصف ہونے سے گناہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(د) اور اس سے بھی کمتر درجہ میں ایسے اشخاص کے مجسمے ہیں جن کی تقدیس و تعظیم نہیں کی جاتی اس کی حرمت پر بھی اتفاق ہے' البتہ جن کی بے وقعتی کی جاتی ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہیں مثلاً" بچوں کے کھلونے اور مٹھائی کے مجسّمے جو کھائے جاتے ہیں۔

(ھ) اس کے بعد غیر مجسم تصویریں کا درجہ ہے یعنی فنی تصویریں ان شخصیتوں کی جن کی تعظیم کی جاتی ہے جیسے حاکموں اور لیڈروں وغیرہ کی تصویریں' خاص طور سے جبکہ وہ نصب یا آویزاں کر دی گئی ہوں' ان کی حرمت اور شدید ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے جبکہ یہ تصویریں ظالموں' فاسقوں اور ملحدوں کی ہوں کیونکہ ان کی تعظیم اسلام کو منہدم کرنے کے مترادف ہے۔

(و) اور گناہ کے لحاظ سے اس سے بھی کمتر درجہ کی وہ تصویریں ہیں جو مجسم نہ ہوں اور ان ذی الارواح کی ہوں جن کی تعظیم نہیں کی جاتی لیکن وہ عیش پرستی کے مظاہر میں سے ہوں' مثلاً" اس قسم کی تصویروں والے پردے سے دیوار وغیرہ آراستہ کرنا جو کراہت سے خالی نہیں ہے مثلاً جہاں تک غیرذی الارواح کا تعلق ہے کھجور وغیرہ کے درخت' دریا' جہاز' پہاڑ وغیرہ قدرتی مناظر کی تصویریں تو ان کو بنانے اور محفوظ کر لینے میں کوئی گناہ نہیں ہے بشرطیکہ وہ طاعت سے غافل نہ کر دیں یا تعیش کا باعث نہ بنیں بصورت دیگر ایسی تصویریں مکروہ ہیں۔

(ح) رہی عکسی تصویر یعنی فوٹو تو یہ اصلاً" مباح ہے بشرطیکہ اس سے حرام چیز مقصود نہ ہو مثلاً" جس شخص کا فوٹو ہے اس کا مذہبی تقدس یا دنیوی تعظیم' خصوصاً" جبکہ وہ شخص کافر و فاسق ہو' مثال کے طور پر شخص بت پرست ہو یا کمیونسٹ ہو یا گمراہ فن کار ہو۔

(ط) اور آخری بات یہ ہے کہ حرام مجسموں اور تصویروں کو جب مسخ کر دیا جائے یا بے وقعت اور حقیر بنا دیا جائے تو وہ دائرہ حرمت سے نکل کر دائرہ حلت میں آجاتی ہے' مثلاً" فرش کی تصویریں جنہیں پیر اور جوتے وغیرہ پامال کرتے رہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جید عالم حرمین شریفین کے مدرس مشہور مفتی

فضیلتہ الشیخ محمد صالح العثیمین

استاذ:-

قسیم یونیورسٹی سعودی عرب

منقول از ماہنامہ شہادت مظفر آباد

جولائی ۱۹۹۴ ----------------- ستمبر ۱۹۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر کا شرعی حکم۔ مصوری اور فوٹوگرافی میں فرق
مفتی الشیخ محمد صالح العثیمین کا فتوی

تصویر کے متعلق: سعودی عرب کی چوٹی کے سلفی عالم دین نے اپنے فتاوی کے مجموعہ میں قرآن و سنت کی روشنی میں تفصیلی بحث کی ہے اور اس فن کی جزئیات پر بھی اظہار خیال کیا ہے۔ آپ نے مصوری، مجسمہ سازی، پینٹنگ اور فوٹوگرافی وغیرہ میں امتیاز کرتے ہوئے فوٹوگرافی کو مصوری اور مجسمہ سازی وغیرہ سے مختلف قرار دیا ہے اور اختراعی فن قرار نہ دیتے ہوئے اسے تخلیق کے عکس کو محفوظ کرنے کی بناء پر بوقت ضرورت جائز قرار دیا ہے۔

فضیلت الشیخ العثیمین کے فتوی کی روشنی میں اگر لعو ولعب کے بجائے فوٹو جرنلزم کے جوازیت کو امت مسلمہ کے خلاف مشرک استعماری قوتوں کی ریشہ دوانیوں کو طشت ازبام کرنے کے لئے استعمال میں لایا جائے تو یہ دین اسلام کی خدمت ہوگی۔

افادہ عام کے لئے ادارہ نے فضیلت الشیخ کا فتوی اقساط میں شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ (ادارہ شہادت)

سوال: تصویر کا کیا حکم ہے؟

جواب: تصویر کی تین قسمیں ہیں۔

1- وہ تصویر جس کا جسم اور سایہ ہو اور اس کی شکل کسی انسان یا حیوان کی طرح ہو۔ خواہ تصویر بنانے والا اللہ کی صفت خلق سے تشبیہ کا ارادہ رکھتا ہو۔ یا ویسے ہی بے فائدہ اور بے مقصد ہی تصویر بنا رہا ہو خواہ اس لیے بنا رہا ہو کہ بچوں کی دلچسپی کا سامان بنے۔ صفحہ ۲۴۳۔

اور اگر تصویر بناتے وقت کسی بزرگ اور صالح کی یاد مقصود ہو (جیسا کہ قوم نوح کے شرک کی بنیاد یہی تھی) تو پھر تصویر بنانے کی حرمت مزید بڑھ جائے گی۔ صفحہ ۲۴۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ وہ تصویر جو کڑھائی یا ڈرائینگ اور رنگوں کی آمیزش سے بنائی جائے یہ بھی حرام ہے مصورین پر لعنت والی حدیث اس قسم کو بھی شامل ہے نمرقہ والی حدیث (بڑا تکیہ) بھی اس کی تائید کرتی ہے جس میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لائے او جب داخل ہونا چاہا تو تصویروں والا (بڑا تکیہ) دیکھ کر رک گئے آپ کے چہرے پر کراہت کے آثار نمایاں ہوئے حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا اے اللہ کے رسول ؐ "میں نے کیا گناہ کیا ہے؟" تو فرمایا کہ ان تصویروں کو بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیے جائیں گے ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا تھا اب اسے (جان دے کر) زندہ کرو"

تو صحیح قول کے مطابق کڑھائی ' ڈرائینگ اور رنگ آمیزش سے بنی ہوئی تصاویر بھی مجسم تصویروں کی طرح حرام ہیں اور صحیح بخاری میں "الا رقما" فی ثوب" کے جو الفاظ ہیں ان سے مراد کپڑے پر بنی ہوئی غیر جاندار کی تصویریں ہیں (نہ کہ جاندار کی تصویر) اس توجیہ سے حدیث بھی دیگر احادیث سے ہم معنیٰ بن جاتی ہے۔

3۔ تیسری قسم کی تصویر وہ ہے جو کسی آلے (مثلاً کیمرہ) کے ذریعے محفوظ کی جائے اس میں تصویر کھچوانے والے کی شکل و صورت میں کیمرہ مین کوئی تبدیلی نہیں کرتا نہ وہ اسے مزید خوبصورت کر سکتا ہے تو ایسی تصویر کے متعلق علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

4۔ پہلا قول یہ ہے کہ یہ بھی (حرام) تصویر ہے کیونکہ کیمرہ مین کی حرکت کی وجہ سے یہ اس کاغذ پر بن گئی ہے اور کوئی حرکت نہ کرتا تو اس عکس محفوظ نہ ہوتا لہٰذا کیمرہ مین کی حرکت ایسے ہی ہے جیسے اس نے تصویر بنا ڈالی ہم اسے (تصویر) ہی کہتے ہی لہٰذا یہ بھی حرام ہے اور کیمرہ مین لعنت والی حدیث میں شامل ہو جائے گا۔ صفحہ۔ ۴۴۲

(ب)۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ایسی تصویر کو تصویر کہنا ہی غلط ہے کیونکہ تصویر کہتے ہیں تصویر بنانے والے کے فعل کو اور اس آدمی (کیمرہ مین) نے در حقیقت تصویر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائی بلکہ تصویر کو کیمرے کے ذریعے محفوظ کر لیا ہے اور کیمرے نے جو تصویر محفوظ کی ہے وہ اللہ ہی کی مخلوق ہے اس کیمرہ مین کا اس میں کوئی کمال نہیں۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی لکھی ہوئی چیز فوٹو سٹیٹ میشن میں داخل کر دی جائے پھر جو ورقہ نکلے گا اس پر اور اس پر جو لکھائی نظر آئے گی وہ اسی کاتب کی لکھائی شمار ہوگی جس میں پہلا ورقہ لکھا تھا نہ کہ فوٹو سٹیٹ چلانے والی کی لکھائی شمار ہوگی' خصوصاً جب کہ فوٹو سٹیٹ مشین چلانے والا ان پڑھ آدمی ہو اور سرے سے لکھنا پڑھنا ہی نہ جانتا ہو اسی طرح کوئی آدمی بھی بٹن دبا دے تو بھی کیمرہ اور فوٹو سٹیٹ مشین تصویر محفوظ کر لیں گے۔

ج۔ امام' عثیمین فرماتے ہیں کہ یہی دوسرا قول زیادہ درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ تصویر بنانے والا اپنی ایک نئی تخلیق اور شہ پارے کے ذریعے ڈرائنگ وغیرہ سے کام لیتے ہوئے اللہ کی صفت خلق کا مقابلہ کرتا ہے' (تاکہ اس کی بنائی ہوئی تصویر بالکل اللہ کی مخلوق کی طرح ہو اور اس پر وہ فخر بھی کرتا ہے) جب کہ (کیمرہ مین اور فوٹو سٹیٹ مشین والا) آدمی ایسا نہیں ہے۔ (صفحہ نمبر 240/244)

فتوی نمبر 320

سوال :۔ تصویر کا کیا حکم ہے؟

جواب :۔ تصویر کی دو قسمیں ہیں ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویر (خواہ وہ مجسم ہو یا ڈرائننگ کے ذریعے بنائی گئی ہو) دوسری کیمرے کے ساتھ اتاری گئی۔ ہاتھ سے بنائی گئی تصویر حرام ہے بلکہ گناہ کبیرہ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کے بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ تصویر کا جسم اور سایہ ہو یا وہ صرف ڈرائننگ کے ذریعے سیکچ بنایا گیا ہو یہی راجح قول ہے کیونکہ حدیث میں عموم پایا جاتا ہے جب ایسی تصویر کبیرہ گناہوں میں سے ہے تو کسی آدمی کا دوسرے سے تصویر کھنچوانا حرام اور گناہ پر اعانت ہے پس یہ بھی حلال نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جہاں تک کیمرے کی تصویر کا تعلق ہے کہ جس کے ذریعے تصویر اس طرح اترتی ہے کہ مصور (کیمرہ مین) کا اس کے نقش و خدوخال بنانے میں کوئی کردار نہیں ہوتا تو ایسی تصویر متاخرین علماء میں اختلافی مسئلہ ہے ان میں سے بعض نے اسے بھی حرام قرار دیا ہے جب کہ بعض دیگر علماء نے اسے جائز۔

توجن علماء نے حدیث شریف کے الفاظ (صور' صورۃ اور مصورین) کا اعتبار کیا ہے انہوں نے کیمرے کی تصویر کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ کیمرے کی تصویر بھی تصویر ہی کہلاتی ہے اور اگر انسان اپنے عمل سے کیمرے کو حرکت نہ دے پوزیشن نہ لے اور تصویر کی دھلائی نہ کرے تب تک تصویر نہیں بنتی۔

ب۔ اور جن علماء نے حدیث کے معنی و مفہوم اور تصویر کی حرمت کے سبب کا اعتبار کیا ہے انہوں نے کیمرے کی تصویر کو جائز قرار دیا ہے ان کا کہنا یہ ہے کہ تصویر کو حرام قرار دینے کی وجہ حدیث شریف میں یہ بیان کی گئی ہے کہ تصویر بنانا اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کی نقل اتار کر اسی جیسی چیز بنانے کے مترادف ہے (اور کوئی اللہ کی بنائی ہوئی چیز جیسی چیز بنائے؟ یہ جسارت اللہ تعالیٰ کو قطعاً پسند نہیں ہے)

مگر کیمرے کے ذریعے تصویر اتارنے میں مشابہت نہیں پائی جاتی کیونکہ کیمرہ اللہ کی پیدا کی ہوئی شکل و صورت ہی کو محفوظ کر دیتا (اور یہ کام وہ شخص بھی کر سکتا ہے جسے سرے سے مصوری کا فن آتا ہی نہیں ہے) اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کاتب کی لکھائی کی طرح لکھنے کی کوشش کرے تو اس شخص کی لکھائی کاتب کی لکھائی کا غیر ہوگی' کاتب کی لکھائی تو اسی کی شمار ہوگی جب کہ اس شخص کی لکھائی اس کی شمار ہوگی خواہ وہ کاتب جیسا ہی لکھے۔ مگر اگر کسی کاتب جیسا ہی لکھے۔ مگر اگر کسی کاتب کی لکھائی کی تصویر یا فلم بنوائی جائے۔ تو اسی کاتب کی لکھائی شمار ہوگی نہ کہ کیمرہ چلانے والے کی لکھائی شمار کی جائے گی' کیمرہ مین نے تو صرف اسے ایک ورق پر اتارا ہے' اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیمرے کی تصویر میں بھی اللہ کی بنائی ہوئی شکل و صورت ہی محفوظ ہوتی ہے (ہاتھوں کی بنی ہوئی نہیں)

ج ۔ امام محمد صالح العثیمین فرماتے ہیں اگرچہ احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ کیمرے کی تصویر سے بھی اجتناب کیا جائے کیونکہ یہ مشتبہ چیزوں میں سے ہے اور جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین کو نقص سے اور اپنی عزت کو عیب اور گناہ کے طعنوں سے محفوظ کر لیا لیکن اگر کوئی شخص (کیمرے کی) تصویر کی ضرورت محسوس کرے (مثلاً شناخت وغیرہ) تو پھر کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ضرورت کا وجود شبے کا ازالہ کر دیتی ہے کیونکہ اس مشتبہ چیز میں فساد کی وجہ موجود نہیں ہے (یعنی کیمرے کی تصویر میں اللہ کی مخلوق جیسی شکل و صورت بنانے والا گناہ نہیں پایا جاتا لہٰذا ضرورت اس کے لئے دور کر دے گی۔

سوال ۔ تصویروں کے استعمال کا کیا حکم ہے اور ان تصویروں کا کیا حکم ہے جو صرف چہرے پر مشتمل ہوتی ہے یا جسم کے اوپر والے حصے پر؟

جواب ۔ تصویروں کا استعمال تصویر کی نوعیت پر منحصر ہے اگر تصویر کا جسم (اور سایہ) ہے تو اس کا استعمال قطعی طور پر حرام ہے۔ امام ابن العربی نے اس کی حرمت پر اجماع نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی بناء پر بچوں کے کھلونے اس سے مستثنیٰ ہے جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کرام صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچیوں (یعنی گڈیوں) کے ساتھ کھیلا کرتی اور میری سہیلیاں بھی میرے ساتھ کھیلتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو میری سہیلیاں بھاگ کر چھپ جاتیں مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیج دیتے اور میرے ساتھ کھیلتیں۔ (بخاری شریف / کتاب الادب / باب الانبساط الی الناس) امام ابن العربی نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ بچیوں کے کھیلنے کے لیے گڈیا وغیرہ بنانا جائز ہے اور یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرمت والی حدیث عموم سے مستثنیٰ ہے اور امام عیاض نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ جمہور اہل علم کا بھی یہی موقف ہے' اگرچہ بعض علماء نے حدیث عائشہ کو منسوخ قرار دیا ہے جب کہ کچھ علماء نے کہا کہ صرف بچوں کے لئے جائز ہے بڑوں کے لئے نہیں' امام محمد بن صالح العثیمین فرماتے ہیں کہ افسوس کہ آج کے مسلمانوں نے اپنے آپ کو بچوں کی سطح پر کر لیا ہے اور مختلف مجسموں کو اپنی مجلسوں اور گھروں میں سجا کر گناہ کمارتے ہیں اللہ ہمیں اور انہیں ہدایت دے آمین۔

اگر تصویر جسم اور سائے والی نہ ہو بلکہ کڑھائی کے ذریعے کسی کاغذ یا کپڑے پر بنائی گئی ہو (کیمرے والی تصویر ہو) تو اس کے استعمال کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتیں ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ اس کو لٹکا دیا جائے تو یہ حرام ہے خواہ تعظیم کے لئے اسے لٹکایا گیا ہو یاد کے طور پر لٹکایا گیا ہو یا زیب و زینت کے جہاں تک تعظیم کی خاطر تصویر کو لٹکانے کا تعلق ہے تو عام طور پر بادشاہوں' صالحین' لیڈروں' وزیروں' علماء آباء و اجداد' بھائیوں یا دیگر عزیزوں کی تصویروں کو لٹکایا جاتا ہے تو یہ اس لئے حرام ہے کہ یہ حد سے بڑھی ہوئی تعظیم ہے' (اور اسلام نے مخلوق کی تعظیم میں غلو کرنے سے منع کیا ہے) پھر اس میں بتوں کے پجاریوں کی مشابہت پائی جاتی ہے اور اگر تصویر کسی بزرگ اور عالم دین کی ہو تو شرک کا دروازہ بھی کھل سکتا ہے' اور اگر یادہانی کے طور پر اپنے دوست احباب میں سے کسی کی تصویر لٹکائی جائے تو یہ بھی حرام ہے ایک تو اس لئے کہ اس طرح دیکھنے والے کا دل اسی تصویر والے کی یاد اور محبت سے بھرا رہتا ہے جس سے اللہ' رسول اور اسلام کی محبت متاثر ہوتی ہے (جو ہر مسلمان پر فرض عین کی حیثیت رکھتی ہے) اور اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو (بخاری شریف) تو فرشتوں کا داخل نہ ہونا ایک سزا ہے اور سزا ہمیشہ حرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز پر ہی ہوتی ہے۔ جہاں تک زیب و زینت کا تعلق ہے تو یہ بھی حرام ہے (یہاں جاندار تصویر کی بات ہو رہی ہے)

اور اس کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے جس میں انہوں نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے تو میں نے گھر کے ستور (سہوۃ) پر سرخ پردہ (قرام) لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے دیکھا تو اسے پھاڑ دیا اور فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ ان لوگوں کو عذاب ہو گا تو اللہ تعالیٰ کی صفت خلق کی مشابہت اختیار کرتے ہیں'۔ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پھر اس کپڑے کا تکیہ بنالیا (بخاری شریف)

ان تصویروں کے استعمال کی دوسری صورت ہے کہ یہ ایسی جگہ پر ہوں جہاں ان کی بے حرمتی ہوتی رہے مثلاً چٹائی قالین پر جہاں قدم لگتے ہیں یا برتنوں اور دسترخوانوں پر ہوں تو امام ثوری نے جمہور صحابہ و تابعین سے اس کا جواز نقل کیا ہے اور ثوری' مالک' ابو حنیفہ شافعی اور حنابلہ کا بھی یہی مسلک ہے اور جاندار ہونے کے باوجود یہ تصویریں اس لئے جائز ہیں کہ ان کی بے حرمتی ہوتی رہتی ہے۔ البتہ ابن العربی نے ایسی تصویروں کے استعمال کے سلسلہ میں اس بات کو ترجیح دی ہے کہ اگر تصویر اپنی مکمل اور اصل حالت میں ہو تو اس کا استعمال حرام ہے اور اگر اس کا سر مٹا دیا جائے یا اس کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تو پھر اس کا استعمال جائز ہے' کسی جاندان کی غیر مجسم تصویروں کے استعمال کی تیسری قسم وہ ہے جس سے بچنا مشکل ہو چکا ہے مثلاً وہ تصویریں جو مختلف اخبارات' رسالوں اور کتابوں میں پائی جاتی ہیں اور (عموماً) مطالعہ کرنے والوں کو ان کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہوتی بلکہ وہ ان تصویروں کو ناپسند بھی کرتے ہیں اس کے باوجود وہ اخبار یا کتاب ضروری ہوتی ہے اسی طرح کرنسی کے نوٹوں اور سکوں پر جو امراء اور بادشاہوں کی جو تصویریں ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جن کے ذریعے امت اسلامیہ امتحان میں ڈال دی گئی ہے تو مجھے جو بات اقرب الصواب معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص ان تصویروں کی وجہ سے اخبار' رسالہ یا کتاب حاصل نہیں کرتا بلکہ وہ ان تصویروں سے نفرت کرتا ہے اور اس کے لئے ان سے بچنا بہت مشکل ہے تو اللہ نے اپنے بندوں پر دین کے سلسلہ میں کوئی مشقت اور تنگی نہیں رکھی اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسے کام کا مکلّف نہیں ٹھہراتا جس کو وہ کرنے کی ہمت نہ پاتے ہوں الا یہ کہ وہ بہت بڑی مشقت کا سامنا کریں یا مال ضائع کریں' اور ایسے ہی شخص کو یہ الزام نہیں دیا جا سکتا کہ وہ تصویر کو استعمال میں لا رہا ہے (ایسی تصویروں سے مراد ہاتھ سے بنائی گئی مختلف لیڈروں کی تصویریں ہیں یا اجنبی عورتوں کی تصویریں ہیں یا اجنبی عورتوں کی تصویریں ہیں وغیرہ پڑھنے والا گردن پر قلم ہی پھیر دے تو بہتر ہے (از مترجم) اور جہاں تک تعلق ہے اس تصویر کا جو چہرے یا جسم کے اوپر والے حصے پر مشتمل ہو تو حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے فرمایا کہ میں کل گزشتہ رات کو آیا تھا مگر محض اس لئے آپ کے گھر میں داخل نہیں ہوا کہ دروازے پر تصاویر تھیں اور گھر میں بھی تصویروں والا کپڑا لٹکا ہوا تھا' اور گھر میں کتا بھی موجود تھا آپ (دروازے والی) تصویروں کے پاس جائیں تو ان (کے سر) کاٹ دیں (یا مٹا دیں) تب وہ درخت کی طرح ہو جائیں گی آپ پردے کی طرف بھی جائیں اور اسے پھاڑ کر تکیے بنا لیں جن کی بے حرمتی ہوتی رہے آپ کتے کی طرف جا کر اسے گھر سے نکال باہر کریں'" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا (اہل السنن)

اس سے معلوم ہوا کہ سر کو کاٹ کر یا مٹا کر باقی جسم سے جدا کر دینا چاہئے' اس لئے امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا (اصل) تصویر تو سر ہے (یعنی چہرہ) اور جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی آپ (امام احمد) کسی تصویروں کو مٹاتے تو اس کا سر کھرچ دیتے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا "تصویر' تصویر نہیں رہتی" مگر بعض لوگ اس سلسلہ میں سستی کر جاتے ہیں حالانکہ اس سے بچنا واجب ہے۔

سوال۔ اخبار اور رسائل اور ٹیلی ویژن پر تصویروں دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر انسان کے علاوہ کوئی اور تصویر ہو تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر محض ان تصویروں کے مشاہدے کی وجہ سے ہی وہ ان چیزوں میں مشغول نہ ہو اور اگر انسان کی تصویر ہے تو شرطوں کے ساتھ اسے دیکھا جاسکتا ہے۔

1- لذت اور نظر کا نشتہ مقصود نہ ہو یعنی اسے دیکھنے میں شہوت کا جذبہ کار فرمانہ ہو۔

ب۔ ایسے انسان کی تصویر ہو جسے دیکھنا' دیکھنے والے کے لئے شرعاً جائز ہے' مثلاً مرد' مرد کی تصویر دیکھے تو حرج نہیں اسی عورت' عورت کی تصویر دیکھ لے تو کوئی حرج نہیں اور اگر عورت کسی مرد کی تصویر دیکھ لے تو صحیح قول کے مطابق پھر بھی کوئی حرج نہیں ہے اور اگر تصویر ایسے انسان کی ہے کہ جسے دیکھنا دیکھنے والے کی طرح شرعاً درست نہیں مثلاً کسی آدمی کا کسی اجنبی عورت کی تصویر دیکھنا تو اس کے جواز اور عدم جواز میں تردد ہے احتیاط اسی میں ہے کہ فتنہ سے بچتے ہوئے آدمی اسے نہ دیکھے' ہمیں یہ تردد اس لئے پیدا ہے کہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کوئی عورت عورت سے نہ ملے کہ پھر وہ اس کا نقشہ خاوند کے سامنے اسطرح بیان کرے کہ گویا وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے۔

تو جب گفتگو کے ذریعے کسی عورت کے حسن و جمال کا نقشہ کسی آدمی کے لئے بیان کرنا ممنوع ہے تو تصویر کے ذریعے اس عورت کا نقشہ تو اور زیادہ واضح ہو کر آدمی کے سامنے آجاتا ہے لہٰذا اسے دیکھنا بھی حرام ہوا' مگر مسند امام احمد کی روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (ایک کپڑے میں) کے الفاظ بھی موجود ہیں اور تو ان تمام روائیتوں کو ملایا جائے تو مفہوم ہی بدل جاتا ہے اور وہ یہ کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے کہ پھر وہ اس کے اسرار اپنے خاوند کے سامنے بیان کر دے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اسی وجہ سے ہمیں کسی مرد کے اجنبی عورت کی تصویر دیکھنے کے جواز اور عدم جواز کے سلسلہ میں تردد ہوا' اور فتنوں والی چیزوں سے بچنا ہی شریعت کو مطلوب ہے (207)

سوال۔ تصویر کا کیا حکم ہے؟ اور وہ طالب علم کیا کرے جس سے امتحان کے دوران تصویر بنانے کا مطالبہ کیا جائے؟

جواب۔ تصویر دو قسم کی ہیں' ایک یہ کہ وہ غیر جاندار کی ہو مثلاً پہاڑ' نہریں' چاند' سورج اور درخت وغیرہ تو اکثر اہل قلم کے نزدیک ان کے بنانے میں کوئی حرج نہیں اگر بعض علماء نے پھلدار درخت یا فصل کی تصویر بنانے کو منع کیا ہے تو اکثر علماء کا قول ہی درست ہے' اور اگر کوئی تصویر جاندار کی ہے اور وہ ہاتھ سے بنائی گئی ہے (خواہ اس کا جسم اور سایہ ہو یا نہ ہو) تو اس کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ کبیرہ گناہ میں سے ہے اس سلسلہ میں مختلف احادیث میں سخت ڈرایا (وعید شدید) گیا ہے مثلاً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے' آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "ہر تصویر بنانے والا آگ میں ہو گا اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کو ایک نفس بنا دیا جائے گا جو اسے جنہم میں عذاب دیتا رہے گا (مسلم شریف)

2- حضرت ابو حجیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے (بخاری شریف)

3- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی صفت خلق کی مشابہت اختیار کرتے ہیں" (بخاری شریف' مسلم شریف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ تصویر سے مراد ہاتھوں کی بنائی ہوئی تصویر ہے مصور اپنے ہاتھ سے سکیچ (خاکہ) بناتا ہے یہاں تک کہ وہ اس تصویر کو مکمل کر دیتا ہے تب وہ (تصویر) اس شکل کی طرح ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے کیونکہ مصور بالکل اللہ کی بنائی ہوئی تصویر کی طرح ہو گو اس نے اللہ کی صفت خلق کی مشابہت کا ارادہ نہ بھی کیا ہو پھر بھی وصف (مصور کی یہ کوشش کہ اس کی تصویر اصل آدمی کے عین مطابق ہو) موجود ہے تو حرمت کا حکم بھی لگے گا اور عموماً مصورین کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ان کی بنائی ہوئی تصویر اصل کے مطابق ہو اس لیے جب تصویر بن جاتی ہے تو وہ فخر کرتے ہوئے اُسے شاہکار یا شہ پارہ قرار دیتے ہیں۔ اور جتنی اچھی تصویر بنتی چلی جائے گی ان کے فخر میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور اللہ کی صفت خلق کے ساتھ مشابہت کے لیے مصور کا فعل ہی کافی ہے۔ اس کا وہ ارادہ کرے یا نہ کرے اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی آدمی ایسا کام کرے جو کسی اور آدمی کے کام سے ملتا جلتا ہو اور لوگ کہیں کہ اس کا کام تو فلاں آدمی کے کام سے ملتا جلتا ہے اگرچہ پہلے آدمی نے دوسرے آدمی کی مشابہت کا ارادہ بھی نہ کیا ہو۔

3۔ اور کسی جاندار کی وہ تصویر جو ہاتھ کے بغیر ہو مثلاً کیمرے کی تصویر جو کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی شکل و صورت بعینہٖ نقل کر کے محفوظ کر لیتا ہے اور اس تصویر کے خدوخال بنانے میں مصور کا کوئی کردار نہیں ہوتا سوائے کیمرے کا بٹن دبانے کے جس کے ذریعے تصویر دوسرے کاغذ پر منتقل ہو گئی ہے تو یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے کیونکہ کیمرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ و تابعین اور سلف صالحین کے دور میں موجود نہیں تھا اسی وجہ سے متاخرین علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔

(الف)۔ ان میں سے بعض علماء نے کیمرہ کی تصویر کو تصویر کہنے کی وجہ سے ممانعت والی حدیث کے عموم میں داخل کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب)۔جب کہ بعض دیگر علماء نے اسے حلال قرار دیا ہے معنی و مفہوم کی رعایت کرتے ہوئے کیونکہ کیمرہ کے تصویر میں مصور کی طرف سے کوئی ایسا عمل صادر نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اس پر اللہ کی صفت خلق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کا الزام آسکے بلکہ کیمرے کی تصویر میں اللہ کی پیدا کی ہوئی شکل و صورت ہی بغیر کسی تبدیلی اور کمی بیشی کے شامل ہو جاتی ہے۔

اس کی مثال کسی دستاویز کی فوٹو کاپی ہے۔

شناختی کارڈ' پاسپورٹ' اسناد اور صحافتی مقاصد کے لیے تصاویر کے استعمال کی گنجائش موجود ہے

کیونکہ آپ نے جب کسی دستاویز کی فوٹو کاپی یا فلم بنوالی تو وہ اس آدمی کی تحریر شمار ہوگی جس نے پہلے ورق پر لکھا تھا۔وہ آپ کی تحریر نہیں بن جائیگی بلکہ مشین کی وجہ سے اصل تحریر ہی دوسرے کاغذ پر منتقل ہو گئی ہے۔

اور کیمرہ کی تصویر میں نظر آنے والا چہرہ' جسم' دو آنکھیں' ناک' ہونٹ' سینہ اور دونوں قدم یہ سب کچھ آپ کی بنائی ہوئی تصویر نہیں۔یا آپ کا بنایا ہو خاکہ نہیں بلکہ مشین نے اللہ کی پیدا کی ہوئی شکل و صورت کو ہی محفوظ کر لیا ہے بلکہ اس موقف کے حامی علماء کرام نے تو یہاں تک کہا ہے کہ "کیمرے کی تصویر پر حدیث کے معنی و مفہوم کی طرح اس کے الفاظ بھی صادق نہیں آتے کیونکہ قاموس میں ہے کہ الصورت الشکل وصور الشیئ قطعہ وفصلہ "یعنی الصورت سے مراد کسی چیز کا خاکہ بنا کر اسے آخری شکل دینے کے ہیں اور کسی چیز کی تصویر بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اسے کانٹ چھانٹ کر کوئی شکل ترتیب دینا۔

جب کہ کیمرے کی تصویر میں یہ دونوں چیزیں موجود نہیں بلکہ وہ بنی بنائی شکل و صورت کو کسی دوسری کاغذ پر منتقل کر کے محفوظ کر دینے کا نام ہیں۔جیسے شیشہ دیکھتے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت وہاں اصل عکس ہی ظاہر ہوتا ہے شیشہ دیکھنے کی ممانعت آج تک کسی نے نہیں کی اسی طرح انسانی تصویر میں مختلف افراد کا عکس بھی محفوظ ہوتا ہے شاید یہی فارمولا کیمرے میں استعمال کیا گیا ہے۔ (از مترجم)

ان علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اعمال جو تعبدی حیثیت نہیں رکھتے ان میں اصل چیز حلت ہے جب تک کہ شرعی نص کسی عمل کو حرام کر دے۔

ج امام محمد بن صالح العثیمین فرماتے ہیں کہ کیمرے کی تصویر کی حرمت کا فتویٰ زیادہ احتیاط کی بناء پر ہے جب کہ اس کی حلت کا فتویٰ محض جواز کی حد تک ہے (فتویٰ کے الفاظ یہ ہیں والقول بحلہ اقعد) لیکن حلت و جواز کا یہ فتویٰ بھی اس بات کے ساتھ مشروط ہے کہ کیمرے کی اس تصویر میں ایسی کوئی چیز نہ ہو جو شرعاً حرام ہے مثلاً یہ کہ وہ تصویر کسی اجنبی خاتون کی ہو یا کسی شخصیت کی تصویر اس کی یاد تازہ رکھنے کے لئے لٹکا دی جائے یا اسی مقصد کی خاطر البم میں محفوظ کر دی جائے تاکہ اس کی نظر کا ناشتہ بھی ہوتا رہے تو ایسی صورت میں کیمرے کی یہ تصویر بھی حرام ہوگی

اور اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ کھیل کود (اور تفریح) کے لئے تصویر بنائی جا رہی ہو یا طلباء کو وضاحت کے ساتھ سمجھانے کے لئے بلیک بورڈ پر تصویر بنائی جائے' چنانچہ استاد کے لئے جائز نہیں ہے کہ بلیک بورڈ پر بھی کسی انسان یا حیوان کی تصویر بنائے اگر انسانی بدن کے کسی عضو کی تصویر بنانے کی ضرورت پیش آجائے مثلاً وہ ٹانگ بنائے اور مطلوب شرح کر کے اس کو مٹا دے یا ہاتھ بنائے اور بات سمجھا کر اسے مٹا دے اسی طرح سر وغیرہ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' انشاءاللہ تعالیٰ اور رہی بات طالب علم سے دوران امتحان کسی تصویر کا مطالبہ کرنے کی تو طالب علم کو انسان یا حیوان کی بجائے کسی درخت نہر یا پل پہاڑ کی تصویر بنا دینی چاہئے۔ کیونکہ اللہ کی نافرمانی کر کے کسی کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال۔ ٹیلی ویژن میں کارٹون فلموں کا کیا حکم ہے؟ اور یہ علماء کرام ٹیلی ویژن پر آتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ کارٹون تصویریں جو ٹیلی ویژن کی سکرین پر نمودار ہوتی ہیں اگر وہ آدمی کی شکل پر ہوں تو ان کی طرف دیکھنا تردد سے خالی نہیں تردد اس لئے کہ کیا ان تصویروں کو حقیقی تصویر تصور کیا جائے کہ نہیں؟ صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ کارٹون تصویریں حقیقی انسانی تصویروں کے ساتھ نہیں ملائی جاسکتیں اور اگر وہ غیر انسانی شکل پر ہوں تو انہیں دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے' بشرطیکہ کوئی ممنوع وصف شامل نہ ہو جائے مثلاً موسیقی وغیرہ وہ دینوی یا دنیاوی واجبات کی ادائیگی سے غافل کردیں تو بھی انہیں دیکھنا جائز نہ ہوگا۔ جہاں تک ٹی وی پر علماء کرام کے آکر وعظ و نصیحت کرنے تعلق ہے تو یہ بھی ایک اجتہادی مسئلہ ہے اگر انسان کا اجتہاد درست ہے تو اسے دوہرا اجر ملے گا' ورنہ اس کے لئے ایک اجر ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ نیکی اور خیر پسند علماء کرام نے محض دینی علم اور اسلامی احکامات کی تبلیغ کے لئے ہی ٹی وی پر آنا گوارہ کیا ہے۔ کیونکہ ٹی وی ذرائع ابلاغ میں سے ایک موثر ترین ذریعہ ہے اس کے ذریعے بات زیادہ وضاحت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ عوام تک پہنچائی جاسکتی ہے۔ (لہٰذا ٹیلی ویژن کو بغیر شرائط کے شیطان قرار دے کر اسے توڑنے کے فتوے صادر کرنے والوں کو اپنی متشددانہ رائے پر نظر ثانی کرنا چاہیے (از مترجم) اور لوگوں کا اس کے ساتھ تعلق بھی ریڈیو' اخبارات کی نسبت زیادہ ہوتا ہے تو ان علماء کرام کا موقف یہی ہے کہ اگر ہم ٹی وی پر آکر حق بیان نہ کریں اور دوسروں کے لئے میدان صاف کردیں تو دوسرے لوگ غلط افکار بھی پھیلا سکتے ہیں' تو ہم عوام الناس کی خیر خواہی کرتے ہیں' اور ان عناصر کا راستہ روکتے ہیں جو بغیر علم کے خود بھی گمراہ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں (اور ویسے بھی فلم کی ریل میں محفوظ تصویر کیمرے والی ہوتی ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال۔ شناختی کارڈوں' روپوں' سندوں اور اجازت ناموں پر جو تصویریں چسپاں ہوتی ہیں ان کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ یہ انسانی ضرورت کی چیزیں ہیں (جن سے بچنا محال ہے) للذا ان پر تصویر کا وجود فرشتوں کو داخل ہونے میں رکاوٹ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم اسلام کے محسن

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن عبدالخالق الکویتی

محقق -------------- مصنف

(منقول کتابچہ ترجمہ شدہ) شائع کردہ مولانا مختار احمد ندوی
(بمبئی۔ بھارت)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمتہ المولف

اسلام میں تصویر کی حلت و حرمت کے متعلق آئے دن سوالات کئے جاتے ہیں کیونکہ تصویر جہاں ایک طرف فتنہ و فساد کے پھیلانے میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے وہیں روز مرہ کی زندگی کا ایک اہم حصہ بھی بن چکی ہے' آج تصویر سکوں' کرنسیوں' نوٹوں' سونے چاندی اور دیگر معدنیات سے بنی ہوئی چیزوں اخبارات و رسائل' ملبوسات و مصنوعات' کتابوں' کاپیوں' غلافوں یہاں تک کہ عام استعمال کی چیزوں میں بھی پائی جاتی ہیں پاسپورٹ ٹریڈ اور ڈرائیور لائسنس وغیرہ میں تو تصویر کا ہونا ضروری قرار دیا جاتا ہے سرکاری دفاتر اور گھروں میں مجسمہ نصب کرنا ایک فیشن بن چکا ہے مدارس میں تصویر سازی ایک مستقل لازمی مضمون قرار دیا جاتا ہے جسے فائن آرٹ یا فنون جمیلہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کیمرہ سے تصویر لے کر اخبارات و ٹیلی ویژن پر پیش کرنا حادثات کی ویڈیو فلم بنانا اور کیسٹ میں محفوظ کرنا ایک عام سی بات ہوگئی ہے ایسی حالت میں جب کہ تصویر زندگی کا اہم جز بن چکی ہے ہر غیور مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ اس کے بارے میں شریعت نے کیا حدود متعین کئے ہیں' کیا کیمرے سے تصویر بنانا اس حکم میں داخل ہے جس میں تصویر کی ممانعت کی گئی ہے۔ یا اس کا کوئی علیحدہ حکم ہے۔

اور چونکہ اس سے متعلق جتنے بھی مضامین میرے سامنے آئے وہ ناکافی تھے اس لئے میں نے اس مختصر رسالہ میں تمام جزئیات اشکالات کو سامنے رکھ کر حق و ناحق کا تجزیہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ ہمیں غلطیوں سے بچائے اور ہماری خطاؤں کو معاف کرے۔ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمتہ انک انت الوھاب' آمین

عبدالرحمن عبدالخالق

الکویت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں تصویر کا بیان

قرآن کریم میں مصور اللہ کی ذات کو قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ہے

ھو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنٰی یسبح لہ مافی السموت والارض وھو العزیز الحکیم (الحشر: 24)

ترجمہ 1 :۔"اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی پیدا کرنے والا ہے ایجاد و اختراع کرنے والا ہے صورتیں بنانے والا' اس کے سب اچھے نام ہیں' آسمان اور زمین کی سب چیزیں اس کی تسبیح کرتی ہیں اور غالب حکمت والا ہے"۔ (الحشر : 24)

اللہ تعالی کا نام المصور ہے جس کی تفسیر قرآن میں اس آیت میں کی گئی ہے۔

ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء (عمران : 6)

ترجمہ 2 :۔"وہی تو ہے جو (ماں کے پیٹ میں) جیسی چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے"۔

اور اس آیت میں بھی۔

یایھا الانسان ماغرک بربک الکریم الذی خلقک فسوٰک فعدلک فی ای صورۃ ماشاء رکبک (الانفطار : 8)

ترجمہ 3 :۔"اے انسان تجھ کو اپنے رب کریم سے کس چیز نے دھوکہ دیا جس نے تجھ کو پیدا کیا اور تیرے اعضاء کو ٹھیک کیا اور تیرے قد کو سیدھا کیا جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا

ولقد خلقنکم ثم صورنکم ثم قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم (الاعراف : 11)

ترجمہ 4 :بے شک ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری صورت شکل بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) مذکورہ آیات کی روشنی میں جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی صورت خود اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اور وہی کائنات کا حقیقی خالق، مدبر و مصور ہے، اسی نے ہر مخلوق کی الگ الگ تصویر بنائی یہاں تک کہ ہر انسان کی شکل و صورت خصلت میں اللہ رب العزت کی دلیل ہے، جس میں اس کا کوئی ثانی نہیں، یہ بنیادی چیز جس کا سمجھنا اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے بے حد ضروری ہے اور یہ کوئی فروعی فقہی یا ثانوی مسئلہ نہیں بلکہ بنیادی اور عقائدی مسئلہ ہے۔ اللہ کے علاوہ بتوں مجسموں اور تصویروں کی پرستش وہ تصاویر اور مجسمے جن کی پوجا اور تعظیم و تکریم کی جاتی ہے ان کی سخت ترین الفاظ میں قرآن کریم میں مذمت کی گئی ہے اور ایسی تصویریں بنانے والوں، ان کی عبادت کرنے والوں کی عقلوں پر ماتم کیا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

ترجمہ :۔ "اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتارا تو وہ ایسے لوگوں کے پاس جا پہنچے جو اپنے بتوں کی عبادت کے لئے بیٹھے رہتے تھے تو بنی اسرائیل کہنے لگے کہ موسیٰ جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دو" (الاعراف : 138)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے جو تصویر بنا رکھی تھیں یا بنو اسرائیل نے فرعون سے نجات حاصل کرنے اور مصر سے نکلنے کے بعد جن تصویروں کے بنانے پر اصرار کیا تھا یہ وہ تصویریں تھیں جو پتھر لکڑی یا دیگر معدنیات سے تراش کر بنائی گئی تھیں، ان تصویروں کو قرآن کریم نے نجس قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے۔

ترجمہ :۔ "اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب ناپاک کام اعمال شیطان میں سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا کہ نجات پاؤ"

انصاب سے مراد وہ تصویریں ہیں جن کو مشرکین پتھروں سے تراش کر مندروں گھروں یا چوراہوں پر نصب کرتے تھے اور ان کی عبادت کرتے تھے، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح شرک و بت پرستی کا رواج ہوا جو حضرت نوح کے زمانہ سے لے کر آج تک رائج ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے بھی اہل روم بت پرستی میں مبتلا تھے' صائبین ستاروں کی پرستش کرتے اور عراق شام روم ہر جگہ بت پرستی رائج تھی۔ حضرت مسیح کے بعد بھی بت پرستی رائج رہی' یہاں تک کہ دین مسیح ہی کو بت پرستی میں بدل دیا گیا' اب اہل یونان کی طرح حضرت عیسیٰ اور مریم کی تصویر یہ لوگ بنانے لگے۔ اور ان کی پوجا کرنے لگے اسلام آنے کے بعد بھی ان کی یہ حالت رہی یہاں تک کہ بت پرستی میں عیسائیوں نے کفار و مشرکین کو بھی پیچھے چھوڑ دیا' اور آج بھی ان کی تعداد دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ یہ لوگ قیامت کے دن سب سے بری امت ہوں گے جیسا کہ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں ہے کہ انہوں نے حبشہ میں ایک کنبہ دیکھا جس کے اندر تصویریں لٹکی ہوئی تھیں' آپ ؐ سے جب اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مرجاتا تھا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے پھر اس کی تصویر اس مسجد میں بناتے یہ لوگ اللہ کے یہاں سب سے برے لوگ ہوں گے (متفق علیہ)

نصاریٰ آج بھی حضرت مریم و عیسیٰ علیہ السلام کی تصویریں گھروں اور دیواروں پر بناتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں' ان کا شمار بھی درحقیقت بت پرستوں میں ہے اور وہ تمام علمی و ثقافتی ترقی کے باوجود عقائد کے معاملہ میں فقیر و جاہل ہیں' یہی حال دنیا کے دیگر اہل مذاہب کا ہے جیسے بدھ مت و جین مت ہندو مت جو چین جاپان' جنوب مشرق ایشیاء میں ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ افریقہ' امریکہ اور آسٹریلیا میں بھی بت پرستی پائی جاتی ہے۔

ملحدین کمیونسٹ اور بت پرستی

جو لوگ کسی دین کو نہیں جانتے بلکہ کسی مادی نظریہ یا فکر کے تابع و داعی ہیں وہ بھی بت پرستی کا شکار ہیں' یہ لوگ گوتم بدھ' مارس' اپولو' ھبل کارل مارکس'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لینن وغیرہ کی تعظیم و تکریم پرستش کی حد تک کرتے ہیں' اور ان کے یہاں شخصیت پرستی نے بت پرستی کی جگہ لے رکھی ہے۔ اس طرح دیکھا جائے تو علمی و صنعتی و ثقافتی ترقی کے باوجود ساری دنیا میں آج بھی قدیم بت پرستی اور جدید بت پرستی نے اپنے قدم جمار کھے ہیں' آج بھی ایشیاء ممالک میں گوتم بدھ میکادو اور دیگر رہنماؤں اور پیشواؤں کی پوجا کی جاتی ہے' ان بیانات کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ موجودہ زمانہ میں امتوں کی حالت گزشتہ امتوں سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

فلا تک فی مریۃ مما یعبد ھولاء ما یعبدون الا کما یعبدون آباء ھم من قبل وانا لموفوھم نصیبھم غیر منقوص (ھود : 109)

ترجمہ 5 :۔ تو یہ جو لوگ غیر اللہ کی پرستش کرتے ہیں اس سے تم خلجان میں نہ پڑنا یہ اس طرح پرستش کرتے ہیں جس طرح پہلے ان کے باپ دادا پرستش کرتے آئے ہیں اور ہم ان کو ان کا حصہ پورا بلاکم و کاست دینے والے ہیں" قرآن کریم کا مطالعہ کرنے کے بعد تصویروں کے بارے میں دو اہم باتیں سامنے آتی ہیں۔

(1) حقیقی مصور و خالق اللہ تعالیٰ ہے جس نے ہر چیز کی مختلف شکل بنائی اور یہ اس کے کمال قدرت و عظمت کی دلیل ہے۔

(2) وہ تصویریں یا مجسمے جن کو مختلف قومیں ہر زمانہ میں بناتی چلی آئی ہیں وہ کل بھی گمراہی و ضلالت کا سب سے بڑا ذریعہ تھے جس نے بت پرستی کا دروازہ کھولا اور آج بھی گمراہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔

احادیث میں تصویروں کے بارے میں احکامات

(1) احادیث کے مطالعہ سے جو چیز تصویر کے بارے میں معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ تصویر بنانے والے کو قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ہو گا کیونکہ وہ خلقت میں خدا کا مقابلہ و برابری کر رہا ہے۔ چنانچہ قیامت کے دن اسے حکم دیا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا کہ تم ان تصویروں میں جان ڈالو جو تم نے بنائی ہیں جس کی وہ یقیناً قدرت نہیں رکھ سکے گا' پھر اسے اس جرم کی بنا پر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مجسموں اور تصویروں کو توڑنا اور ہٹانا ضروری ہے اور مسلمان کا گھر تصویر سے خالی ہونا چاہئے کیونکہ تصویر کی موجودگی میں رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں اور یہ کہ تصویر کی خرید و فروخت اس کا دیوار پر لٹکانا یا پردوں پر منقش کرنا حرام ہے البتہ اگر وہ استعمال کئے گئے معمولی کپڑے میں ہو یا بچوں کا کھلونا ہو تو کوئی حرج نہیں' وہ احادیث اس طرح ہیں۔

وہ احادیث جو تصویر کے بارے میں ہیں

قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہو گا

(1) حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کے یہاں قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو دیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(2) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ تصویریں بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا تم ان تصویروں میں جان ڈالو جو تم نے بنائی ہیں (منتفق علیہ)

(3) حضرت ابو زرعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ کے ایک گھر میں داخل ہوا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس گھر کے بالائی حصے میں ایک مصور کو تصویر بناتے ہوئے دیکھا تو فرماتے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اس شخص سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو میرے بنانے کی طرح بناتا ہے پس چاہئیے کہ وہ دانہ بھی بنائے اور ذرہ بھی۔ (متفق علیہ)

(4) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس ہوئے اس وقت میں نے ایک باریک پردہ اپنے ایک چھوٹے سے تہہ خانہ نما حجرہ میں لگا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ نے اسے دیکھا تو پھاڑ دیا۔ اور فرمانے لگے کہ سب سے سخت عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی خلقت میں مقابلہ ارائی کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ پھر ہم نے اس کپڑے کا ایک یا دو تکیہ بنالیا۔ (بخاری و مسلم)

تصویر بنانے والے کو لعنت کی گئی ہے

(5) حضرت ابو حجیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک پچھنا لگانے والا غلام خریدا تو ان کے باپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی لینے سے منع کیا ہے اور سود کھانے والے اور کھلانے والے، گودنا لگانے والے اور لگوانے والے نیز تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے (بخاری)

اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو

(6) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک چھوتا گدا خریدا جس کے اندر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے اس کو دیکھا تو گھر میں داخل نہیں ہوئے بلکہ دروازہ پر کھڑے رہے۔ میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے آثار محسوس کیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول میں اللہ اور اس کے رسول سے توبہ کرتی ہوں اگر مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہو اپ نے فرمایا کہ یہ گدا کس لیے ہے میں نے کہا کہ میں نے اس کو اس لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور ٹیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگائیں۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ ان تصاویر کے بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے ان کو زندہ کرو۔ اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں۔ (متفق علیہ)

(7) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں۔

(8) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہوتی ہے (بخاری)

(9) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ میں کل تمھارے پاس آیا تھا لیکن اس لیے اندر داخل نہیں ہوا کیونکہ دروازہ پر تصویر لگی ہوئی تھی اور گھر میں ایک پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں اور گھر میں کتا تھا۔ لہٰذا آپ حکم دیجیے' چنانچہ آپ ؐ نے ایسا ہی کیا۔ وہ کتا حضرت حسن یا حسین کا تھا جو ان کی چارپائی کے نیچے بیٹھتا تھا چنانچہ اس کو نکال دیا گیا۔ (ابوداؤد)

ترمذی 'نسائی اور دوسری کتابوں میں اس طرح کے الفاظ ہیں۔

(10) حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کی آپ ؐ نے فرمایا اندر تشریف لائیے حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں کیسے داخل ہوں جب کہ آپ کے گھر میں ایک پردہ ہے جس میں تصویریں ہیں۔ ان کے سروں کو یا تو کاٹ دیا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ان کا بچھونا بنالیا جائے جس کو روندا جاتا ہے کیونکہ ہم فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

ان تصاویر کا بیان جو اس حکم سے مستثنٰی ہیں

1 حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بسر بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسر نے کہا اور بسر بن سعید کے ساتھ اس وقت عبید اللہ الخولانی بھی تھے جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت میمونہ کی گود میں پلے تھے۔ کہ اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں تصویر ہوتی ہے۔ بسر کہتے ہیں کہ زید بن خالد بیمار ہوگئے تو ہم لوگ ان کی عیادت کے لیے گئے ہم نے ان کے گھر میں ایک پردہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں میں نے عبید اللہ الخولانی سے کہا کہ کیا زید بن خالد نے ہم سے تصویر کے بارے میں حدیث بیان نہیں کی تھی۔ عبید اللہ خولانی کے کہا بے شک لیکن انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کپڑے میں نقش ہو (تو کوئی حرج نہیں) کیا تم نے سنا نہیں تھا۔ میں نے کہا نہیں انھوں نے کہا بالکل انھوں نے یہ بات کہی تھی۔ (بخاری' مسلم)

2 سعید بن ابوالحسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ابن عباس میں ایک ایسا شخص ہوں جو اپنی روزی اپنے ہاتھ کی کاریگری سے کماتا ہوں' میں تصویریں بناتا ہوں' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے وہی بات کہوں گا جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے تصویر بنائی تو اللہ اس کو عذاب دے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اندر روح ڈالے۔ اور وہ کبھی اس کے اندر روح نہیں ڈال سکتا۔ اس آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کو بہت بڑی بات سمجھا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس کی یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا کہ اگر تمھیں بنانا ہی ہے تو درخت کی یا پھر اس چیز کی تصویر بناؤ جس میں جان نہیں ہوتی ہے

(بخاری)

3 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھیلا کرتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے تو وہ سہلیاں کھیلنے سے رک جاتیں چنانچہ آپ ان کے ساتھ آسانی کرتے جب تک وہ میرے ساتھ کھیلتی رہتیں (بخاری و مسلم)

4 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت جس کو ابوداؤد و نسائی نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا غزوہ خیبر سے واپس آئے پھر انھوں نے وہ حدیث بیان کی جس میں ہے کہ آپ نے دروازہ پر تصویر دیکھی تو پردے کو پھاڑ ڈالا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آپ نے پردہ کا ایک کونا اٹھایا تو حضرت عائشہ کی کچھ گڑیاں رکھی ہوئی تھیں آپ نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے انھوں نے کہا کہ میری گڑیاں ہیں۔ پھر آپ نے ان میں ایک بندھا ہوا گھوڑا دیکھا جسکے دو پر تھے۔ آپ نے فرمایا یہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ گھوڑا ہے جس کے دو پر ہیں کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان کے گھوڑے کو پر تھا۔ یہ سنکر آپ ہنس پڑے۔

تصویر کو مٹانا واجب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1 حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی تصویریں اپنے گھر میں دیکھیں ان کو توڑ ڈالا (بخاری)

2 حضرت ابو الهیاج اسدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا تمہیں میں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کام کے لیے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ وہ یہ کہ تم جو بھی تصویر پاؤ اس کو مٹا ڈالو اور جو بھی اونچی قبر دیکھو اس کو برابر کر ڈالو۔ (مسلم)

3 حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر جب کہ آپ مقام بطحا میں تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب کو حکم دیا کہ وہ خانہ کعبہ میں جا کر تمام تصویروں کو مٹا ڈالیں۔ چنانچہ آپ اس وقت تک کعبہ میں داخل نہ ہوئے جب تک کہ ساری تصویریں مٹا نہ دی گئیں۔

4 حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خانہ کعبہ میں داخل ہوا آپ نے اس کے اندر کچھ تصویریں دیکھیں تو پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم دیا جس کو میں لے کر حاضر ہوا آپ اس پانی سے تصویروں کو مٹانے لگے اور فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہلاک کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جس کو وہ پیدا نہیں کر سکتے۔

5 (طیالسی نے اس کو اپنی مسند میں ذکر کیا ہے اور حافظ نے اس کی سند کو جید قرار دیا ہے)

دیواروں پر تصویریں لٹکانا اور پردوں پر تصویریں بنانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم میرے گھر میں داخل ہوئے اس وقت میں نے اپنے ایک چھوٹے سے حجرہ پر پردہ ڈال رکھا تھا جس کے اندر تصویریں تھیں ایک روایت میں ہے کہ اس میں پر والے گھوڑے کی تصویر تھی آپ نے دیکھا تو اسے پھاڑ ڈالا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمانے لگے اے عائشہ اللہ کے یہاں قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو دیا جائے گا جو کہ اللہ تعالیٰ کی خلقت میں برابری و مقابلہ آرائی کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ تصویر بنانے والوں کو عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اور ان سے کہا کہ ان کے اندر جان ڈالو پھر آپ نے فرمایا کہ وہ گھر جس کے اندر تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے پھر اس پردہ کو کاٹ ڈالا اور اس کا ایک یا دو تکیہ بنالیا۔ ان میں سے ایک پر میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو ٹیک لگائے ہوئے دیکھا جس کے اندر تصویر تھی۔ (بخاری و مسلم)

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ جو گدا نما تھا بھرا اس کے اندر تصویریں تھیں آپؐ دونوں دروازوں کے درمیان کھڑے ہو گئے اور چہرہ متغیر ہونے لگا یہ دیکھ کر میں نے کہا یا رسول اللہ میں اللہ سے توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا غلطی ہوگئی ہے آپؐ نے فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے میں نے کہا کہ یہ تکیہ میں نے آپ کے لیے تیار کیا ہے تاکہ آپؐ اس پر لیٹیں آپ نے فرمایا کیا تمھیں معلوم نہیں ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہوتی ہے اور تصویر بنانے والے کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ اور ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کہا جائے گا کہ جو تم نے تصویریں بنائی ہیں ان میں روح پھونکو ایک روایت میں ہے کہ ان تصویروں کے بنانے والے کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آپ پھر گھر میں اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک کہ میں نے اس کو نکال نہیں دیا (بخاری مسلم)

تصویر کا بیچنا اور اس کا بنانا حرام ہے

(1) حضرت ابو حجیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی لینے سے منع کیا ہے اور سود کھانے والے اور کھلانے والے، گودنا لگانے والے اور لگوانے والے، نیز تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے (بخاری)

(2) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویر رکھنے اور تصویر بنانے سے منع کیا ہے۔ (ترمذی)

(3) مزکورہ احادیث سے جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

تصویر بنانے والے کو سب سے سخت عذاب ہو گا۔

(یعنی وہ شخص جو تصویر بنانے میں اللہ کا مقابلہ و برابری کرتا ہے) اور یہ سخت عذاب کسی جرم عظیم ہی کی بناپر ہو گا جو کہ کفرو شرک سے بھی بڑھ کر ہے ورنہ آپ "سب سے سخت عذاب کی دھمکی نہ دیتے" آیئے غور کریں کہ اس عظیم گناہ کی حقیقت کیا ہے جس کا ارتکاب مصور کرتا ہے۔

تصویر بنانا اللہ کی صفت مصوری کا مقابلہ کرنا ہے

(الف) تصویر بنانا اللہ کی خاص صفتوں میں سے ایک صفت ہے اس لیے جب کوئی شخص تصویر بناتا ہے تو گویا کہ وہ اللہ کی خلقت میں مقابلہ و برابری کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح سے وہ اس کی ایک خاص صفت پر ظلم کرتا ہے اور جیسے کہ کبرو عظمت جیسی صفت میں وہ اپنی مقابلہ آرائی کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جو میرے بنانے کی طرح بناتا ہے چنانچہ وہ ایسے شخص کو چیلنج دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر تم میری نقالی کرتے ہو ایک حقیقی ذرہ یا گیہوں کا دانہ بنا کر دکھاؤ۔ اور اسی بنا پر اس کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ جو تم نے تصویریں بنائی ہیں ان میں جان ڈالو جس کی وہ طاقت ہرگز نہیں رکھ سکے گا۔

تصویر غیر اللہ کی تعظیم کا ذریعہ ہے

اور اللہ کے علاوہ دوسروں کو معبود بنانے کا وسیلہ ہے۔

یہی دو بنیادی چیزیں ہیں 'یعنی خدا کی خلقت میں مقابلہ آرائی' اور شرک و بت پرستی کا ذریعہ 'جس کی بنا پر تصویر بنانا حرام قرار دیا گیا ہے۔

تصویر کے بارے میں اسلامی شریعت کا موقف

(ا) تصویر کی خرید فروخت حرام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر حرام کردہ چیزوں میں یہی قاعدہ ملحوظ ہے کہ جو چیز حرام ہے اس کی قیمت بھی حرام ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت میں ہے۔ (احمد 'ابوداؤد) و صححہ الالبانی فی صحیح الجامع)

(ب) تصویر کا رکھنا لٹکانا اور نصب کرنا اس کی تعظیم و تکریم کرنا حرام ہے کیونکہ اس میں ظاہری طور پر ہی سہی کفار و مشرکین کی مشابہت ہوتی ہے۔ اسی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب ایسا پردہ لٹکائے ہوئے دیکھا جس میں تصویریں تھیں تو یہ جانتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کہ حضرت عائشہ کی نیت ان کی تعظیم کرنا نہیں ہے آپ نے منع فرمایا۔ کیونکہ اس کے اندر کفار و مشرکین کی مشابہت ہو رہی تھی اور یہ اندیشہ تھا کہ مسلمانوں کے اندر بھی کفر و شرک کا یہ طریقہ رائج نہ ہو جائے۔

(ج) تصویر کا مٹانا ضروری ہے اور خاص طور پر اس وقت جب اس کی تعظیم و تکریم کی جاتی ہو جیسا کہ ابو الهیاج الاسدی کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علی نے ان سے کہا کہ کیا میں تم کو اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے رسول اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا تھا۔ وہ یہ کہ جو بھی اونچی قبر دیکھو اس کو برابر کر ڈالو اور جو بھی مجسمہ پاؤ اس کو مٹا ڈالو (مسلم)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں جس چیز کے اندر بھی تصویریں دیکھیں اس کو توڑ ڈالا۔ (بخاری)

جو تصویریں اس حکم میں داخل نہیں ہیں ان کا بیان

مذکورہ احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بعض تصویریں اس حکم سے مستثنی ہیں اگر تصویر ایسے کپڑے میں ہو اس کو گھر میں لٹکایا نہ جاتا بلکہ بچھایا یا روندا جاتا ہو اور بچوں کا کھونا ہو تو اس کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں ہے۔ (الارقمانی ثوب)

اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ نسخ دلیل سے ہوتا ہے احتمال سے نہیں۔

تحریم کیوں اور استثناء کیوں

تصویر کے حرمت کی دو علتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) اللہ کی صفت عمل خاص پر حملہ و ظلم۔

(۲) غیر اللہ کی تعظیم کا ذریعہ جو شرک تک پہونچاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا ۔ اگر یہ دونوں علتیں نہ پائی جاتی ہوں تو تصویر کا استعمال جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ نے ایک ایسا کھلونا بنایا تھا جو گھوڑے کی شکل کا تھا اور اس کے پر تھے۔ اس کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہا کہ اس کے بنانے میں خدا کی خلقت کا مقابلہ کرنا ہے اور نہ ہی حضرت عائشہ کے دل میں ایسی کوئی بات ائی ہوگی' بلکہ وہ ایک کھلونا تھا جس میں تعظیم کا کوئی پہلو نہیں تھا۔ اس طرح دونوں علتیں اس صورت میں نہیں پائی جارہی تھیں۔

اسی طرح جو کپڑا پہنایا روندا جاتا ہے اس کے اندر بھی یہ دونوں علتیں نہیں پائی جاتی ہیں۔

جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں داخل ہوتے

احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جس گھر میں تصویر لٹکتی ہے اس میں فرشتے نہیں ہوتے ہیں۔ اس سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں ورنہ وہ فرشتے جو انسان کا نامہ اعمال تیار کرتے ہیں کہ ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔

انسان کوئی بات بھی بولتا ہے تو اس کے نگہبان تیار ہیں۔ (ق 88)

اور کہیں گے ہائے شامت یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے نہ بڑی کو مگر اسے لکھ کر رکھا ہے اور جو عمل کئے ہوں گے سب حاضر فرمائیں۔ (الکھف 49)

اس آیت میں کتاب سے مراد نیکیوں اور برائیوں کا دفتر ہے البتہ رحمت کے فرشتے جو مومنوں کے گھر آتے اور دعائیں دیتے اور ذکر و درود کی مجلسوں میں شریک ہوتے ہیں وہ ان تصویر والے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جو درحقیقت خیرو برکت سے محرومی ہے اس طرح مومن گھر میں کتے رکھ کر بھی فرشتوں کی خیرو برکت سے محروم ہوتے ہیں کیونکہ حضرت جبریل نے آپ سے کہا تھا کہ ہم ایسے گھروں میں نہیں جاتے جن میں کتے اور تصویر ہوں (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی قسم فنی تصویریں

(1) مجسمہ یا اسٹیچو یا فنی تصویریں جن کو فنکار یا آرٹسٹ اپنی ذاتی قدرت و استطاعت سے بناتا ہے اس قسم کی تصویر بنانے والا خدا کی خلقت میں مقابلہ آرائی کرتا ہے یہاں تک کہ بعض فنکار کے اندر غرور و تکبر اس حد تک داخل ہو جاتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی بنائی ہوئی تصویر خدا کی بنائی ہوئی اصل تصویر سے بھی بہتر ہے جیسا کہ میں نے اہل یونان کے نزدیک جمال کی دیوی فینوس کے مجسمہ کے نیچے یہ تحریر دیکھی جس کا مفہوم یہ ہے کہ آرٹسٹ نے فینوس کی تصویر کو اس مہارت کے ساتھ بنایا ہے گویا کہ وہ قدرت سے کہہ رہا ہو کہ پیدا اس طرح کیا جاتا ہے اس طرح سے فنکار یا سنگ تراش قدرت کا مقابلہ کرنے لگتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو میرے بنانے کی طرح بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

اس طرح کی تصویریں خواہ وہ اسٹیچو یا مجسّے کی شکل میں ہوں یا کاغذ اور کپڑے پر بنی ہوئی ہوں جن سے فنی قدرت کا اظہار مقصود ہو مطلقاً حرام ہیں کیونکہ حرمت کی پہلی علت ان کے اندر پائی جاتی ہے۔

اور اگر یہ تصویریں کسی معبود دیوتا یا عظیم رہنما کی ہوں تو بدرجہ اولی حرام ہیں کیونکہ اس صورت میں حرمت کی دونوں علتیں پائی جاتی ہیں یعنی اللہ کی خلقت میں مقابلہ آرائی اور غیر اللہ کی تعظیم پھر اس کے اندر اور بھی نقصانات ہیں مثلاً انسانی محنتوں و کوششوں کا بے مقصد ضیاع اور اگر تصویروں کو زینت کے لیے بنانا ہے تو بے جان چیزوں کی تصویریں بنائی جا سکتی ہیں جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے اس مصور کو حکم دیا تھا جو آپ کے پاس آیا تھا کہ تم درختوں اور پہاڑوں اور اس جیسی ان چیزوں کی تصویریں بنا سکتے ہو جن میں روح نہیں ہوتی۔

دوسری قسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(1) دوسری قسم آلات سے تصویر بنانا ہے جیسے کہ کیمرہ کے ذریعہ جسم پر روشنی کو منتقل کر کے روشنی اور تاریکی کی مدد سے جسم کا عکس کسی شفاف پلاسٹک کی نگیٹیو پر اتارا جاتا ہے پھر اس نگیٹیو سے تصویر روشنی کی مدد سے کسی شفاف کاغذ پر اتاری جاتی ہے اس قسم کی تصویر سازی میں نہ تو کسی فنی قدرت کا اظہار مقصود ہوتا ہے اور نہ ہی فنان یا مصور یہ دعوی کر سکتا ہے کہ وہ اس طرح کی تصویر بنانے میں اصل کا مقابلہ کر رہا ہے بلکہ یہ در حقیقت کیمرے کا کمال ہے جس کو ایک بچہ بھی انجام دے سکتا ہے

(2) اسی طرح ویڈیو کیسٹ پر جو تصویر لی جاتی ہے اور جس میں یکے بعد دیگرے کئی تصویریں محفوظ کر لی جاتی ہے پھر اسے ٹیلی ویژن پر دکھایا جاتا ہے اس کے اندر بھی مقناطیس بجلی کی لہروں کی مدد سے تصویریں دکھائی جاتی ہیں اس صورت میں بھی مصور یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ وہ خلقت میں خدا کا مقابلہ کر رہا ہے اور اس نے ایسی چیزوں کی تصویر بنائی ہے جو حرکت کرتے اور بات کرتے ہیں اس میں بھی در حقیقت آلات کا کمال ہے نہ کہ مصور کا۔

(3) ٹیلی ویژن پر جو تصویر پیش کی جاتی ہے وہ در حقیقت کیمرہ سے ڈائرکٹ ریلیز کی جاتی ہے اس میں کیمرہ تصویر کو مقناطیسی بجلی کی لہروں کی شکل میں محفوظ کرتا ہے جو بغیر شکل و شباہت کے ہوتی ہے پھر ان لہروں کو ٹیلی ویژن پر منتقل کرتا ہے چنانچہ روشنی کی مدد سے بعینہ وہی تصویر ٹیلی ویژن پر ظاہر ہو جاتی ہے۔

عملی زندگی میں آج اس قسم کی تصویر سازی عام ہو چکی ہے ٹیلی ویژن کے علاوہ ٹیلی فون میں بھی اب مخاطب کی تصویر دکھائی جاتی ہے جس میں آنے والے کے دروازوں پر بھی اس قسم کی مشین لگائی جاتی ہے جس میں آنے والے کی تصویر آجاتی ہے اور گھر کے اندر اس کی آمد کی اطلاع تصویر کے ساتھ پہونچ جاتی ہے اس قسم کی مشینیں گھروں اور آفسوں کی حفاظت میں بہت مددگار ثابت ہو رہی ہیں کیونکہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴ گھنٹہ آنے والوں کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھتی ہیں یہاں تک کہ حرمین شریفین کے اندر بھی اس قسم کی مشینیں لگائی گئی ہیں۔

(4) ایکسرے مشین کی مدد سے جسم کے داخلی حصے کی تصویر لی جاتی ہے جو علاج کی غرض سے بے حد ضروری سمجھا جاتا ہے۔

(5) سونوگرافی اس مشین کی مدد سے جسم کے داخلی حصہ کی تصویر لے کر ٹیلی ویژن یا کمپوٹر پر ظاہر کیا جاتا ہے اس سے جنین کی تصویر بھی لی جاسکتی ہے اور جسم کے اندرونی حصہ کی نقل و حرکت کو بھی ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

آلات سے بنائی گئی تصاویر کا حکم

کیمرہ یا دیگر مذکورہ آلات سے بنائی گئی تصاویر ان تصاویر سے مختلف معلوم ہوتی ہے جنکو حرام قرار دیا گیا ہے وہ اس طرح ہے کہ۔

(1) یہ تصویریں ان تصویروں کی طرح ہیں جو آئینہ میں دکھائی دیتی ہیں فرق دونوں صورتوں میں صرف اتنا ہے کہ آئینہ میں دکھائی دینے والی تصویر جسم کے ہٹنے کے بعد صرف خیال میں باقی رہ جاتی ہے جب کہ کیمرہ سے لی گئی تصویر کا عکس نگیٹیو پر آجاتا ہے چنانچہ جس طرح آئینہ سامنے آنے والے کا صرف عکس ظاہر کرتا ہے اس میں خدا کی خلقت میں مقابلہ آرائی کا عنصر شامل نہیں ہے اسی طرح کیمرہ بھی صرف عکس ظاہر کرتا ہے اور اس سے لی گئی تصویر میں بھی خدا کے ۔ ۃ خلقت میں برابری نہیں کی جاتی ہے۔

(2) تصویر کی ممانعت میں جن علتوں کا پتہ چلتا ہے وہ یہ ہیں اس میں خدا کی خلقت میں مقابلہ آرائی کی جاتی ہے اور اس کے نام المصور پر ظلم کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ غیر اللہ کی تعظیم کا ذریعہ ہے اور شرک تک پہونچتا ہے اس کو گھر میں لٹکانے سے رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں۔ اور گھر میں برکت حاصل نہیں ہو پاتی۔

یہ وہ تین بنیادی علتیں ہیں جن کی وجہ سے تصویر کا بنانا اور لٹکانا حرام قرار دیا گیا ہے اور کیمرہ سے لی گئی تصویروں میں یہ تینوں علتیں نہیں پائی جاتی ہیں بشرطیکہ وہ دیوار یا پردہ پر نہ لگائی جائیں وہ اس طرح سے کہ۔

(1) کوئی شخص یہ گمان نہیں کر سکتا کہ کیمرہ سے تصویر بنانے میں خدا سے اس کی خلقت میں برابری کی جا رہی ہے بلکہ کیمرہ تو صرف حقیقی جسم کا عکس کاغذ پر اتارتا ہے جس کو ایک جاہل ان پڑھ ذکی غبی بوڑھا اور بچہ کوئی بھی اتار سکتا ہے بلکہ بسا اوقات تو کیمرہ خود ہی بغیر کسی کی مدد کے تصویر لے لیتا ہے ایسی صورت میں در حقیقت کمال آلہ کا ہوتا ہے نہ کہ تصویر لینے والے کا اور نہ ہی اس صورت میں کسی فنی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے اور مصور اپنی فنی مہارت کا اظہار کر کے خدا سے خلقت میں مقابلہ آرائی کرتا ہے اور اس کے دل میں بسا اوقات یہ وسوسہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کے بنانے کی طرح وہ بھی اس پر قادر ہے

اسی طرح ٹیلی ویژن پر جو تصویر پیش کی جاتی ہے اس کے اندر بھی خدا کی خلقت میں برابری نہیں کی جاتی ہے بلکہ عین اس کی خلقت کو پیش کیا جاتا ہے۔

(2) دوسری علت یہ ہے کہ تصویر غیر اللہ کی تعظیم کا ذریعہ ہے جو شرک تک پہونچتا ہے اور یہ بات بالکل درست ہے اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ سیاسی قائدین یا مذہبی پیشواؤں یا اہم شخصیتوں کی تصویریں بنانا خواہ وہ مجسمہ کی شکل میں ہوں یا کیمرہ سے لی گئی ہوں اور ان کو میدانوں یا حکومت کے اداروں یا گھروں میں لگانا اور نصب کرنا حرام ہے کیونکہ اس میں تعظیم کا پہلو شامل ہے جو شرک تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہونچاتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک یا بڑا آدمی مرجاتا تھا تو اس کی قبر پر مسجدیں بناتے اور اس میں اس کی تصویریں بناتے یہ لوگ اللہ کے یہاں قیامت کے دن سب سے برے لوک ہوں گے۔

آپ ؐ نے اسی بنا پر حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی تصویروں کو خانہ کعبہ کے اندر سے مٹادیا تھا جن کو مشرکین نے تیروں سے فال نکالنے کے لیے بنا رکھا تھا اور آپ ؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ان دونوں نے کبھی فال نہیں نکالا۔

یہی وہ ممانعت کی احادیث ہیں جن کی بنا پر آج تک الحمد اللہ مسلمانوں کی مسجدیں تصویروں سے پاک ہیں ورنہ یہ مسجدیں نصاری کے کنیسوں کی طرح ہوتیں جن میں حصرت مریم اور عیسی علیہ السلام اور ان کے حواریوں کی تصویریں بنائی جاتی ہیں اور ان کی عبادت کی جاتی ہے اگرچہ مسلمانوں کی مسجدیں تصویروں سے خالی ہیں لیکن پھر بھی شرک دوسرے راستوں سے ان کے اندر داخل ہو چکا ہے وہ اس طرح کہ وہ سیاسی رہنماؤں کے مجسمے اور تصویریں میدانوں حکومت کے آفسوں ودفاتر میں نصب کرتے ہیں جب کہ اس میں غیراللہ کی تعظیم پائی جاتی ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متنبہ کیا ہے۔

غرضیکہ اس قسم کی تصویریں خواہ وہ آرٹسٹ نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہوں یا کیمرہ سے لی گئی ہوں حرام ہیں کیونکہ ان کے اندر دوسری علت یعنی غیراللہ کی تعظیم بہرحال پائی جاتی ہے۔

(3) حرمت کی تیسری علت یہ ہے کہ اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں تصویر ہوتی ہے یعنی وہ تصویر جس کو دروازوں دیواروں یا پردوں پر زینت کے لیے یا احترام کے طور پر لٹکایا جائے خواہ وہ کیمرہ سے لی گئی تصویر ہو یا آرٹسٹ نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پردہ پر حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ کے حجرے میں تصویریں دیکھیں تو غضبناک ہوئے اور اس کو پھاڑ ڈالا۔ جس کا حضرت عائشہ نے تکیہ بنالیا۔

لیکن اگر ایسی تصویر ہو جس میں احترام کا پہلو نہ ہو اور اس کو گھر میں احتراماً" یا زینت کے طور پر یا بستر پر ایسا کپڑا جس کو دھویا اور پہنا جاتا ہے یا کھلونا تو حرج نہیں۔ کیونکہ ایسی تصویریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بھی پائی جاتی تھیں۔ اور جو لوگ اس کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

موجودہ زمانہ میں تصویر

یہ بات کسی پر مخفی نہیں کہ موجودہ زمانے میں تصویر اور فوٹوگرافی سب سے بڑا اور خطرناک وسلیہ ہے خاص طور سے میڈیا، تعلیم، امن و جنگ اور زندگی کے تمام شعبوں میں اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔

میڈیا یا خبر رسانی

تصویر ذرائع ابلاغ میں آج سب سے اہم ہتھیار ہے جو افکار و نظریات عقائد و مبادی کے پھیلانے میں ایک اہم رول ادا کر رہا ہے۔ آج جس کے پاس تصویر کے ساتھ خبر پیش کرنے والی چیزیں ہیں ان کے پاس سب سے قوی ذرائع ابلاغ ہیں، کیونکہ جو خبر تصویر کے ساتھ ہوتی ہے وہ نفوس پر بہت زیادہ اور جلد اثر انداز ہوتی ہے بہ نسبت اس خبر کے جو صرف پڑھ کر یا سن کر جانی جاتی ہے۔ کیونکہ تصویر کے ساتھ خبر سننے یا پڑھنے میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آدمی حادثات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔

"لیس المخبر کالمعاین"

خبر سننے والا دیکھنے والے کی طرح نہیں ہو سکتا۔

من حدیث ابی حریدۃ وصححہ الالبانی فی ص۔ ص 5650)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بنا پر تصویر کے ساتھ لوگ اخبار ٹیلی ویژن اور ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ اپنے نظریات و عقائد و افکار کی ترویج و اشاعت بڑے پیمانے پر آج کر رہے ہیں' ایسی حالت میں اگر ہم نے ان جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال اسلامی عقائد و افکار و نظریات کو عام کرنے اور باطل کی تردید کرنے کے لئے نہ کیا تو اس کی مثال ایسے ہی ہوگی جیسے کہ موجودہ زمانہ میں توپ' ٹینک اور طیارہ کا مقابلہ تلوار اور کدال سے کیا جائے جس کا کوئی بھی عاقل مشورہ نہ دے گا۔

خلاصہ کلام یہ کہ ذرائع ابلاغ میں تصویر سازی آج ایک اہم جز بن گئی ہے جس کا استعمال کرنا اہل حق کے لئے اب ضروری ہو گیا ہے تاکہ وہ اسلامی عقائد کی اشاعت اپنے جلسوں اور کانفرنسوں کی خبریں حج و عیدین کی نماز کے طریقے اور امت کے دیگر مسائل اچھے اور موثر انداز میں پیش کر سکیں' بلکہ اس موثر طریقے سے احتراز و اجتناب تو امت کے لئے خودکشی کے برابر ہوگی۔

تعلیم

تعلیم کے میدان میں تصویر کی اہمیت و افادیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا' کیونکہ حیوان و انسان نباتات و جمادات کی حالت اور وصف بیان کرنے کے قدیم طریقے آج زیادہ موثر و کارگر ثابت نہیں ہو رہے ہیں اس کے مقابلہ میں جدید طریقے جن میں تصویر کا استعمال کیا جاتا ہے بے حد موثر و سود مند ہیں' یہاں تک کہ بچہ جن چیزوں کو سالوں میں نہیں سیکھ سکتا وہ تصویروں کی آلات پر مہینوں میں با آسانی سیکھ لیتا ہے۔ لہٰذا اگر کیمرہ کو آج مسلمانوں کے لئے حرام قرار دے دیا جائے تو مسلمان تعلیم کے ایک اہم وسیلہ سے محروم ہو جائیں گے۔

جنگ میں سماج میں امن و امان قائم کرنے کے لئے تصویر کی ضرورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ کی حالت میں اور اندرونی امن و امان کے لئے بھی تصویر کی سخت ضرورت ہے۔ آج دشمن کی پوزیشن' رسد و کمک' حرکات و سکنات اور محاذ کا پتہ تصویر کے ذریعہ ہی معلوم کیا جاتا ہے۔ یہ کام آج سیٹلائٹ اور جنگی ہوائی جہازوں سے لیا جاتا ہے تو کیا مسلمان آج ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے اور دشمن کی مدافعت کے لئے جدید دفاع کے طریقوں کو استعمال نہیں کریں گے جس میں تصویر کشی کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔

اسی طرح داخلی امن کے لئے تصویر کی سخت ضرورت ہے۔ مجرمین و مفسدین کی شناخت تصویر ہی کے ذریعہ کی جاتی ہے لہٰذا مسلمان اگر اس وسیلہ کا استعمال ترک کر دیں گے تو داخلی امن و امان کے برقرار رکھنے کا مسئلہ پیدا ہو گا۔

ان تمام وجوہات کی بناء پر ہم کہیں گے کہ کیمرہ یا دیگر آلات سے لی گئی تصویر جس میں خدا کی خلقت میں مقابلہ آرائی نہیں کی جاتی یا جس کو تعظیم و تکریم یا زینت کے طور پر گھروں میں لٹکایا نہیں جاتا جائز و مباح ہے بلکہ بعض حالات میں اس کی سخت ضرورت ہے اور یہ دو دھاری تلوار کی مانند ہے۔ اگر اس کو اچھے کام میں استعمال کیا جائے تو خیر ہی خیر ہے اور برے کام کے لئے استعمال کیا جائے تو فساد کا سب سے بڑا ذریعہ بھی ہے۔ آج جب کہ دشمنان اسلام اس ہتھیار کا استعمال ذائل کے پھیلانے اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے کے لئے کر رہے ہیں تو ایک مسلمان کے لئے یہ بالکل مناسب نہیں ہے کہ اس جدید ہتھیار کا استعمال اپنے اوپر اس لئے حرام کر لے کہ اس کا استعمال رذائل کے پھیلانے کے لئے کیا جا رہا ہے بلکہ نیک مقاصد کے لئے ان کا استعمال بے حد مفید اور ان کے پھیلائے ہوئے رذائل کا منہ توڑ جواب انہیں کے ہتھیار سے دینا عین حکمت ہے۔

آج اسلام کے داعی کے لئے قدیم وسائل کی بجائے جدید وسائل کا استعمال زیادہ نفع بخش ہو گا اسلام کی تعلیم ویڈیو کیسٹ' ٹیلی ویژن وغیرہ پر دی جائے یا علم طب'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جراحت اور دیگر علوم نافعہ کو ان پر پیش کیا جائے تو کیا حرج ہے بلکہ یہ تو زیادہ ہی موثر ہو گا اور اس کے خلاف فتویٰ دینا امت کے لئے مضر ہو گا۔

خاتمہ

اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کیمرہ سے تصویر بنانا حرام ہے اور ٹیلی ویژن کی تصویر جائز ہے کیونکہ کیمرہ کی تصویر نیگٹو پر چھپ جاتی ہے جب کہ ٹیلی ویژن کی تصویر کسی چیز پر نہیں چھپتی ہے بلکہ صرف روشنی کو منتقل کیا جاتا ہے تو ان کا یہ قول قبول نہیں 'کیونکہ دونوں حالتوں میں آلہ ہی تصویر کشی کرتا اور ٹیلی ویژن کے پردہ پر بھی تصویر کسی نہ کسی شکل میں پہلے چھپ کر پھر نمودار ہوتی ہے اور دونوں صورتوں میں خدا کی خلقت میں برابری یا مقابلہ آرائی نہیں کی جاتی اس لئے تفریق کی کوئی وجہ نہیں۔

یہ میرے علم کی انتہاء ہے اگر درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو شیطان کی طرف سے اور میری طرف سے ہے' اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اگر میں غلطی پر ہوں اور اپنی علمی بے بضاعتی کا اعتراف کرتا ہوں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلالہ

کی شرعی حیثیت

رانا محمد شفیق خاں پسروری

الفلاح پبلیکیشنز
چینیانوالی۔ کوچہ چابکسواراں۔ رنگ محل لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے چار دِن

قرآن و سُنّت کی روشنی میں

مرتبہ:

رانا محمد شفیق خان پسروری

اصلاح پبلی کیشنز (جینیاں والی، کوچہ چابک سواراں) لاہور
رنگ محل لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیگر تالیفات و تصنیفات

۱۔ **تحقیق البشر فی ضوء الکتاب و الخبر:**

مسئلہ بشریت پر ایک عجیب انداز کی کتاب

۲۔ **شرعی اذان اور مروجہ صلوٰۃ و سلام:**

اذان سے قبل پڑھے جانے والے مروجہ درود پر سیر حاصل بحث

۳۔ **لقب اہلحدیث:**

لقب اہلحدیث پر کئے جانے والے تمام اعتراضات کا جواب

۴۔ **اہلحدیث اور پاکستان:**

تحریک اہلحدیث کے ایک باب پر

۵۔ **سواد اعظم اور اہلحدیث:**

سواد اعظم کے معانی اور مصداق کے متعلق

۶۔ **اسلام اور جمہوریت:**

اسلام کے جمہوری دین ہونے کی بحث

۷۔ **خطبات چینیاں والی:**

جامع مسجد چینیاں والی کے علمی خطبات

۸۔ **مجموعہ مضامین:**

مختلف اخبارات و جرائد میں شائع شدہ مضامین کا مجموعہ۔

۹۔ **کالمیات:**

ہفت روزہ الاسلام' اہلحدیث' صحیفہ اور مختلف اخبارات' جرائد کے کالموں کا مجموعہ